خطباتِ مشاہیر
منبرِ حقانیہ سے
عظیم بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی جامعہ حقانیہ
کے منبر و محراب سے تقریباً پون صدی پر مشتمل
اساطین علم و فضل ، علماء و محدثین ، مشائخ
واکابرین امت ، دانشورو مصنفین اور نامور
خطباء کرام کے خطبات، مواعظ و نصائح کا
علمی ، فقہی ، روحانی مجموعہ ......
علم و عمل، معارف و حکم ، دعوت و جہاد، حکمرانی
وسیاست اور تصوف وارشاد کا بحرذخار
مکمل تحقیق و تخریج کیساتھ مستند دستاویز
شناوران علم وحکمت کیلئے ایک نایاب تحفہ
جلد ہشتم
www.besturdubooks.net
ترتیب وتدوین ، توضیح وحواشی
مولانا سمیع الحق

خطباتِ مشاہیر

جلد ہشتم

منبرِ حقانیہ سے

خطباتِ مشاہیر

(جلد ہشتم)

ترتیب وتدوین .... حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

معاون .... محمد اسرار ابن مدنی

نظر ثانی وتخریج .... مولانا محمد اسلام حقانی / مفتی یاسر نعمانی

کمپوزنگ .... بابر حنیف

ضخامت .... ۳۶۰ صفحات

تعداد 1100

اشاعتِ اوّل .... اپریل 2015

برقی رابطے .... editor_alhaq@yahoo.com
www.jamiahaqqania.edu.pk

ملنے کے پتے

☆ مؤتمر المصنفین ...... جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ☆ القاسم اکیڈمی ...... جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

☆ مکتبہ ایوان شریعت ...... جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ☆ کتاب سرائے، اردو بازار لاہور

☆ تحقیقات پبلشرز نوشہرہ ☆ یونیورسٹی بک ایجنسی، خیبر بازار پشاور

☆ مکتبہ محمودیہ، سردار پلازہ، اکوڑہ خٹک (0300-9610409)

فہرست

(۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب

● اجلاس کے لئے مادر علمی جامعہ حقانیہ کا انتخاب

● سندات کے معادلے کی کوششوں کا پس منظر

● شرکاء کی طرف سے پیش کی گئی تجاویز

(۴) مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن

● دینی مدارس گزارشات، تجربات اور مشاہدات

● نصاب معادلہ پر تبادلۂ خیالات

(۴) مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ صدر دارالعلوم کراچی

● حق اور باطل کا معرکہ اور جامعہ حقانیہ

(۵) مولانا مفتی انور شاہ صاحب، ناظم وفاق المدارس

● اجلاس میں کئے جانے والے اہم فیصلے

● ایجنڈے کی تفصیلات اور تبادلہ خیالات

(۶) مولانا اسعد تھانوی صاحب مہتمم دارالعلوم سکھر

● اجلاس میں پیش کی گئی قراردادیں

(۷) مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحبؒ

● تحفظ دینی مدارس کانفرنس

● تحفظ مدارس دینیہ

خطبۂ استقبالیہ از مولانا سمیع الحق مدظلہ

(۸) حضرت مولانا اسعد تھانوی صاحب

● دینی مدارس کی آزادی کا تحفظ اور برائیوں کا روک تھام

(۹) حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحبؒ

● دینی مدارس کے خلاف سازشوں کا تسلسل

(۱۰) شیخ الحدیث مولانا نذیر احمدؒ، جامعہ امدادیہ فیصل آباد

● مدارس کے تحفظ کیلئے مجتمع قوت اور حکیمانہ جماعت کی تشکیل

(۱۱) شیخ الحدیث مولانا اسفند یار خان صاحب جامعۂ دارالخیر کراچی

● دینی مدارس کے تحفظ کیلئے قربانی دینے کی ضرورت

(۱۶) **مولانا اشرف علی صاحب**، تعلیم القرآن راولپنڈی

(۱۷) **مولانا سعید یوسف خان صاحب پلندری آزاد کشمیر**

(۱۸) **مولانا مفتی زرولی خان صاحب** مہتمم احسن العلوم کراچی

(۱۹) **قاری محمد حنیف جالندھری صاحب** مہتمم خیر المدارس ملتان

● دہشت گردی کے الزامات اور اسکے جوابات

(۲۰) **مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی صاحب** مہتمم مخزن العلوم خانپور

● حکمرانوں کا اسلام مخالف رویہ

(۲۱) **مولانا قاضی عبداللطیف صاحب** مدرسہ نجم المدارس ڈی آئی خان

● مدارس دینیہ کی دشمنی کا سلسلہ

(۲۵) مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ راولپنڈی صدر

● اسلام کے قلعوں کے لئے ناسازگار حالات

(۲۶) مولانا قاضی عبدالرشید صاحب، راولپنڈی

● عصری نصاب میں تبدیلی کیوں نہیں؟

(۲۷) مولانا جاوید ابراہیم پراچہ، مدرسہ تعلیم القرآن کوہاٹ

● دشمن کے عزائم اور منصوبوں سے واقفیت

(۳۲) مولانا مفتی محی الدین صاحب جامعہ ابوھریرۃ کراچی

● اپنی اصلاح کی ضرورت

(۳۳) شیخ الحدیث مولانا حمد اللہ جان صاحب ڈاگئی مردان

● دوسروں کا سہارا بنو تماشائی نہیں

● اضیاف کرام کا تشکر

الوداعی خطبہ از شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب

مقدمہ

از: مولانا سمیع الحق

باسمہ سبحانہ وتعالی الحمدللّٰہ و کفیٰ والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ ارسلہ مزکیاً و مربیاً کما قال سبحانہ تعالیٰ: كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ:۱۵۱)

خطبات مشاہیر کی جلد ہشتم کا تعلق دینی مدارس سے ہے جو ہمیشہ سے امت کی تعلیم وتربیت اور اسلامی تشخص کی بقاء کا ذریعہ ثابت ہورہے ہیں۔ ہندوستان پر انگریزی سامراج کے تسلط کے باوجود یہی ادارے وعدہ خداوندی اور اعلان تحفظ دین اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کی ایفا کا ثبوت ہیں۔ عصر حاضر میں عالم کفر کیلئے افغانستان اور عالم اسلام کے استعماری عزائم کی راہ میں یہی مدارس اوراہل مدارس رکاوٹ بنے، جوان کے مذموم منصوبوں کو خاک میں ملا گئے، اب ان سامراجی قوتوں اور عالم اسلام پر مسلط ان کے ہمنوا حکمرانوں کا ہدف مدارس کی تعلیم وتربیت اور آزادانہ نظم ونسق کے نیٹ ورک کوتوڑنا ہے۔ وہ اصلاح کے نام پر اس کے نصاب کی روح نکالنا چاہتے ہیں، ملک کی لبرل وسیکولر لابیاں بھی میڈیا کے ذریعے مغرب کے اس آتش نمرود کو پھونک پھونک کر بھڑکانے میں مصروف ہیں۔

دوسری طرف مدرسہ سے وابستہ ارباب علم ودانش، دینی مدارس کے نصاب تعلیم وتربیت میں اصلاح وتحسین وتزئین اورنصاب کی ترمیم وتکمیل سے غافل نہیں ہیں۔ خوش قسمتی سے مدارس سے متعلق ان تمام امور پر غور وفکر کے لئے مدارس کی ہمہ گیر تنظیم وفاق المدارس پاکستان سے ایک بھرپور ملک گیر دوروزہ مجلس شوریٰ کا تاریخی اجلاس مورخہ ۲۸۔۲۹ مارچ

۱۹۸۲ء کو دارالعلوم میں منعقد ہوا۔ جس میں اس وقت کے وفاق کے سرکردہ تمام اکابر اور دینی مدارس و جامعات کے تدریسی، تعلیمی اور تربیتی نظام کے حسن و قبح پر گہری نظر اور تجربہ رکھنے والے ارباب علم و دانش شریک ہوئے۔ والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے استقبالیہ کلمات اور تجاویز سے افتتاح ہوا، بقیۃ السلف رفیق وتلمیذ شیخ الہندؒ، اسیرِ مالٹا مولانا میاں محمد عزیز گلؒ کی شرکت نے اجلاس کی اہمیت کو دوبالا کیا۔ وفاق المدارس کے موجودہ صدر شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان جو اس وقت وفاق کے جنرل سیکرٹری تھے، یہ ساری کاروائی باحسن طریقے سے نبھاتے رہے۔ دو دن تک مختلف تجاویز پر رَدّ و قدح، بحث و تمحیص ہوتی رہی، اس اجلاس کی تقاریر اور بحث و مباحثہ کو بروقت ضبط کیا گیا، جو شامل کتاب ہیں۔

مدارس کے خلاف جب بھی حکومتی ارادے و منصوبے سامنے آئے تو ناچیز اور اس کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام نے فوراً تحفظ مدارس دینیہ کی تحریک چلائی۔ اس سلسلے میں مورخہ ۳۰راپریل ۲۰۰۰ء کو دارالعلوم میں ''تحفظ مدارس دینیہ کانفرنس'' کا انعقاد ہوا۔ جس کے تمام مقررین کا موضوع یہی مسائل رہے۔ اس کی مفصل رپورٹ بھی شامل کتاب ہے۔ اس طرح یہ کتاب اہل علم، ارباب مدارس اور دینی طلباء کے لئے ایک ایسی مشعل راہ بن گئی ہے جس کی تقاریر، تجاویز، قراردادیں، اعلامیے اس نظام تعلیم و تربیت کو نہایت موثر مفید تر اور مستحکم بنا سکتی ہیں۔ اگر میرا بس چلتا تو خطبات کی اِس جلد کو تمام مدارس، اور اس کے ارباب اہتمام و انصرام سمیت اسلامی علوم کے پڑھنے اور پڑھانے والوں کیلئے نصاب کا لازمی مطالعاتی حصہ بنا دیتا۔ کاش! کہ مدرسہ والے اس خواہش کو عملی شکل دے سکیں......

دادیم ترا از گنج مقصود نشان   گر ما نہ رسیدیم تو شاید کہ بہ رسی

والحمد للہ اوّلہ وَآخرہ

احقر: سمیع الحق غفرلہ

۲۲۔اپریل ۲۰۱۵ء بمطابق ۳ر رجب ۱۴۳۶ھ

(اکوڑہ خٹک سے جنوبی اضلاع جاتے ہوئے سفر میں قلمبند کیا)

خطبات

اجلاس مجلس شوریٰ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

منعقدہ ۲۸، ۲۹ مارچ ۱۹۸۲ء یکم جمادی الثانیہ ۱۴۰۲ء

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

خطبہ استقبالیہ

از: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہٗ

پیش کنندہ: شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

دینی مدارس
کیلئے چند اہم دینی واصلاحی تجاویز

خطبہ استقبالیہ اجلاس مجلس شوریٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

خیر مقدمی کلمات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ أما بعد

بزرگانِ محترم اضیاف کرام ومشائخ عظام! سب سے پہلے میں خداوند قدوس کا ہزار بار شکر گذار ہوں کہ جس نے آج اس دور افتادہ گاؤں میں (دارالعلوم حقانیہ میں) وفاق المدارس کے اکابر وارکان کی ایک قدسی جماعت کے قدوم مبارکہ کی سعادت سے نوازا اس کے بعد میں اکابر وفاق المدارس کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ یہاں کی دور افتادگی اور ہر لحاظ سے بے سرو سامانی کے باوجود دارالعلوم کے خدام کو ایسے برگزیدہ اجتماع کی میزبانی کا شرف بخشا اس کے ساتھ ہی اس مبارک اجتماع میں تشریف لانے والے تمام معزز مہمانان گرامی کا صمیم قلب سے خیر مقدم کرتا ہوں جنہوں نے وفاق المدارس کی ترقی و استحکام کی خاطر اس دور دراز قصبے کا رخ کیا اور سفر کی صعوبتیں برداشت کیں فجزا کم اللہ عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء ۔

دارالعلوم کے لئے عید سعید کا موقع

حضرات گرامی! یہ موقع دارالعلوم حقانیہ کیلئے عید سعید سے کم نہیں یہاں کے تمام اساتذہ وطلبہ دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے ہیں یہاں کا ذرہ ذرہ آپ جیسے علمی آفتاب و ماہتاب حضرات سے مستنیر ہونا چاہتا ہے اور ہم سب خلوص ومحبت کی ساری پونجی آپ کے قدموں پر نچھاور کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہمیں اس تقصیر وکوتاہی کا بھی شدت سے احساس واعتراف ہے کہ اس دیہاتی ماحول میں آپ حضرات کے شایان شان آرام وراحت کا ہرگز انتظام نہیں کر سکے جس پر ہم نہایت عجز واخلاص سے آپ سب حضرات سے معذرت خواہ اور عفو درگذر کے خواستگار ہیں۔

اسیر مالٹا مولانا عزیر گل صاحب کی موجودگی

حضرات علماء کرام! آج ہماری مسرتیں اور خوشیاں اس لحاظ سے بھی دو بالا ہوگئی ہیں کہ اس مبارک اجتماع میں ہمارے قافلہ سالار جہاد وحریت کا آخری جرنیل بقیۃ السلف حضرت اقدس مولانا میاں عزیر گل صاحب اسیر مالٹا رفیق وتلمیذ حضرت اقدس شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی قدس سرہ العزیز ہم میں موجود ہیں ان کا وجود ہمیں جہاد وعزیمت، اخلاص وللہیت، علم وتفقہ اور زہد وتقویٰ کے ان عظیم سرچشموں کی طرف متوجہ کر رہا ہے جو ہمارے اسلاف واکابر دیوبند کی شکل میں اس صدی میں عالم اسلام کیلئے روشنی کے مینار اور رشد وہدایت کے آفتاب بنے جن کی مثال چشم فلک نے اس صدی میں کہیں اور نہیں دیکھی تھی پھر ریشمی رومال، مالٹا اور الجزیرہ کے زندان ہمیں قدوسیوں کی اس عظیم جماعت کی یاد دلاتی ہے جو امیر المومنین، امام المجاہدین سید احمد شہید قدس اللہ سرہ کی قیادت وسیادت میں حق کی علمبردار بنی اور جنہوں نے اپنے خون سے چمنستان اسلام کو سینچا تحریک شیخ الہندؒ کا سرچشمہ یہی جماعت تھی۔

اکوڑہ خٹک کی سرزمین سید احمد شہید اور شہدائے بالاکوٹ کی پہلی رزم گاہ

اور آج خوش قسمتی سے آپ جہاں جمع ہیں تو یہ قصہ زمین برسرزمین والا معاملہ ہے سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور ان کے رفقا کے مقدس خون نے سب سے پہلے اسی خطہ کو لالہ زار بنایا اور کئی صدیوں بعد اسلامی حدود و شرائط کے مطابق یہ پہلا جہاد اسلامی تھا جو اکوڑہ خٹک کی سرزمین پر اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے لڑا گیا اور امام حریت و شریعت سید احمد شہیدؒ نے اکوڑہ خٹک کی اس رات کو لیلۃ الفرقان قرار دیا بے شک یہاں جو بھی کچھ حقیر سی خدمت دین ہورہی ہے یہ انہی فدایان شمع رسالت کے خون شہادت کے برگ و بار ہیں اور انہی نفوس قدسیہ کی برکات ہیں جو یہاں کی فضاؤں میں بکھری ہیں......

بہر زمین کہ نسیمے ززلف اوزدہ مست
ہنوز از سرآں بوئے مشک می آید

یہ قربانیاں جتنی لافانی تھیں اور یہ جہاد جتنا عظیم اور اَثمر تھا اس کے اثرات و برکات بھی قیام عالم تک جاری و ساری رہیں گے یہ دعوت کبھی تحریک دیوبند کبھی تحریک ریشمی رومال اور کبھی آزادی ملک و ملت کی شکل میں ظاہر ہوا تو کبھی علمائے حق کے مدارس و مراکز اور کبھی ان کی تنظیم وفاق المدارس کی صورت میں نشان دعوت و عزیمت بن کر صفحہ عالم پر ابھرتا اور پھلتا پھولتا رہے گا۔

جہاد افغانستان میں فضلاء حقانیہ کا کردار

اکوڑہ خٹک کی اس چھوٹی سی بستی پر لیلۃ الفرقان میں شہداء اسلام کے خون نے چمنستان اسلام کی جو آبیاری کی تو آج دنیا کے سب سے بڑے اسلام دشمن سامراج سوویت یونین کے ظلم و عدوان کے مقابلے میں جو طائفہ حقہ آہنی دیوار بنا ہوا ہے اور افغانستان کی سرزمین پر بدر و حنین کی تاریخ رقم کر رہا ہے اس میں ایک بہت بڑی

جماعت اور اہم قائدانہ کردار اسی بستی پر قائم اسی ادارہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور مستفیدین کا ہے اور شاہ ولی اللہؒ حضرت سید احمد شہیدؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور بطل اسلام شیخ الہندؒ کا جہاد افغانستان کے پہاڑوں اور وادیوں میں جاری وساری ہے۔

اسلاف کرام اور دینی علوم کی ترویج

حضرات اکابرین ملک وملت! برصغیر پاک وہند پر برطانوی سامراج کے تسلط کے بعد دینی علوم اور اسلامی فنون کی تعلیم وترویج کا سلسلہ درہم برہم ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے دین متین اور اسلامی ورثہ کی حفاظت کے لئے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند اور ان کے قدسی صفات مخلص رفقاء کار نے سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ جیسے صاحب بصیرت ولی اللہ کی ہدایات وراہ نمائی میں دارالعلوم دیوبند اور دیگر مدارس عربیہ کی داغ بیل ڈالی یہ نہایت بے سروسامانی کا عالم تھا اور دین کی کسمپرسی کا عجیب حال، مگر ان اکابرین وقت نے نہایت نازک صورت حال کا بروقت اندازہ لگایا اور برصغیر کے اطراف واکناف میں مدارس دینیہ کا ایک جال پھیلا دیا یہ مساعی کارگر ثابت ہوئیں اور برصغیر کے طویل عہد غلامی واستبداد کے باوجود علوم دینیہ کی ترویج واشاعت کا سلسلہ جاری ہوگیا اور اسلامی تہذیب وتمدن کا علمی اثاثہ علوم اسلامیہ کی شکل میں محفوظ ومصئون رہ گیا ان علمی مراکز سے ہزاروں علماء اور رجال کار نکلے جنہوں نے برصغیر میں اشاعت کتاب وسنت کے ساتھ ساتھ آزادی وطن جہاد حریت اصلاح معاشرہ اور تنظیم امت کے کاموں میں شاندار اور قائدانہ کردار ادا کیا اور بالآخران مساعی سے جب ملک آزادی سے ہمکنار ہوا تو دینی اثاثہ ان مدارس کی بدولت محفوظ تھا اور یہ سرزمین دینی لحاظ سے تاشقند وبخارا، اسپین اور چین اور ترکستان جیسے المناک حالات سے دوچار نہ ہوئی۔

وفاق المدارس کے انقلابی مقاصد ومحرکات

پاکستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ہمارے یہ دینی مدارس اور دارالعلوم اسی سلسلۃ الذہب کی کڑیاں ہیں جو اس امانت الٰہی کی پرچار اور اسلامی صداقتوں کی اشاعت میں شب و روز مشغول ہیں اور انہی مدارس کے دم سے پاکستانی قوم کی دینی تشخص اور اسلامی حمیت قائم و دائم ہے اور ان مدارس و جامعات کی سب سے جامع اور موثر تنظیم یہی آپ ہی کی تنظیم وفاق المدارس العربیہ ہے، جسے اس کے دور اندیش اصحاب بصیرت نے علم اور دین کی نشأۃ ثانیہ اور تعلیم وتربیت کے انقلابی مقاصد کو پیش نظر رکھ کر قائم کیا۔ اس کے محرکات میں مدارس عربیہ کے احیاء و بقا اور ترقی کا ملاً اور ارتباط و تنظیم کیساتھ ساتھ ملک وملت کی رہنمائی کیلئے ہر شعبہ حیات میں اعلیٰ ترین رجال کار اور جید علماء راسخین کی تیاری بھی تھا جدید عصری تقاضوں کے مطابق تعلیمات اسلامیہ کی ترویج و اشاعت بھی مد نظر رہی، مروجہ نصاب تعلیم (درس نظامی) کو زیادہ سے زیادہ جامع اور موثر بنانا بھی ملحوظ تھا اور اس کے ساتھ ہی ان مدارس کو جو کارخانہ حیات انسانی کے رشد و ہدایت کے حقیقی سرچشمے ہیں ان تمام تعلیمی، انتظامی، اخلاقی اور معاشرتی نقائص سے اجتماعی طور پر دور رکھنا بھی اہم ترین مطمع نظر تھا ان تمام اہم مقاصد و عزائم پر ابتدائے قیام سے وفاق کے اکابر اور اجتماعات کے فیصلے، قرار دادیں، ہدایات تحریری شکل میں مطبوعہ رپورٹوں کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں ان تمام چیزوں کو نئے جوش وخروش اور پختہ ایمان و یقین کے ساتھ لے کر منزل مقصود کی طرف گامزن ہونا چاہئے اور اس اجتماع کا اصل مقصد اور حقیقی افادیت یہی ہے کہ ہم وفاق کے اصل محرکات و مقاصد کی طرف متوجہ ہوں اور دولت اخلاص اور جوش عمل کا نیا ولولہ لے کر یہاں سے اٹھیں۔

مدارس کے بارے میں چند معروضات

اس مبارک موقع کو مناسب سمجھتے ہوئے ناچیز بھی چند معروضات پیش کرتا ہے کہ سب حضرات اہل علم وفضل ہیں اور یہ جرأت ایک لحاظ سے گستاخانہ بھی ہے کہ حکمت بہ لقمان آموختن والی بات ہے محض برائے تذکر وتذکیر مودبانہ گذارشات ہیں جن سے دینی مدارس کے نظام ونصاب اور تعلیم وتربیت میں بہتری پیدا ہو سکے گی۔

وفاق کے مقاصد اور رو بہ انحطاط شعبے

دینی مدارس اور ان کے موجودہ وفاق کے دو بنیادی مقاصد ہیں تعلیم دین اور دینی تربیت ان دونوں مقاصد کے حصول کیلئے مدرسوں میں اندرونی نظم ونسق کو بہتر بنانے کی بھی ضرورت ہے اور مدارس کے درمیان باہمی تنظیم کی بھی اس طرح مدارس اور وفاق اور جدوجہد کے تین اہم شعبے ہو جاتے ہیں:

(۱) تعلیم

(۲) تربیت

(۳) نظم ونسق اور باہمی تنظیم

میں حضرات علمائے کرام اراکین مجلس شوریٰ اور ذمہ داران مدارس دینیہ کے اس مبارک اور مؤقر اجتماع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تینوں شعبوں کے متعلق چند ضروری گذارشات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہماری شامت اعمال سے اس وقت یہ تینوں شعبے انحطاط کا شکار ہیں یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے مدارس سے ہمارے اسلاف کے نمونے پیدا نہیں ہو رہے ہیں الا ما شاء اللہ اور عامۃ المسلمین کا اعتماد ان مدارس سے اور یہاں سے فارغ ہونے والے علمائے کرام سے روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے مدارس کی طرف طلبہ کا رجوع بھی کم ہے کیونکہ جو لوگ سرکاری نظام تعلیم کے مصارف برداشت کر

سکتے ہیں وہ اپنی اولاد کو ان مدارس میں بھیجنے سے اس لئے بھی گریز کرنے لگے ہیں کہ ان کو یہاں کے تعلیم و تربیت پر اعتماد نہیں حتی کہ اب تو بہت سے علماء کرام اور دینی مدارس کے مدرسین بھی اپنی اولاد کو دینی مدارس میں بھیجنے سے گریز کرنے لگے ہیں۔

بیرونی خطرات سے بڑھ کر اندرونی خطرات

اگر خدانخواستہ ہمارے مدارس میں تعلیم و تربیت کا انحطاط اسی طرح کچھ عرصہ اور جاری رہا تو ان مدارس کا بقاہی خطرے میں پڑ جائے گا میں سمجھتا ہوں کہ ان مدارس دینیہ کو جو بیرونی خطرات لاحق ہیں ان کے مقابلے میں یہ اندرونی خطرہ سب سے زیادہ شدید ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ اندرونی خطرہ خود ہمارا پیدا کردہ ہے اور اس کے علاج کی ذمہ داری بھی ہم پر ہی عائد ہوتی ہے لہٰذا ہمیں تینوں شعبوں کی اصلاح کیلئے اپنی بھرپور توجہ مرکوز کردینی چاہئے جس کے لئے چند تجاوزی پیش خدمت ہیں۔

ابتدائی تعلیم میں تحریر عربی اردو انشاء پر زور

طلبہ کا بالکل ابتدائی تعلیم کے زمانہ سے نوشت و خواند اور حساب کتاب سکھانے کا خاص اہتمام کیا جائے بلکہ ہو سکے تو قرآن کریم ناظرہ کے دوران ہی اس کا آغاز کسی حد تک کر دیا جائے حفظ کے طلبہ کا وقت لینا تو ممکن نہ ہوگا لیکن ناظرہ کے طلبہ کا کچھ وقت اس کام کیلئے مخصوص کیا جا سکتا ہے اور درس نظامی کے درجہ اعدادیہ و اولیٰ سے طلبہ کو باقاعدہ تحریر و کتابت کا عادی بنایا جائے اور عربی و اردو میں انشاء کی مشق کرائی جائے۔

اساتذہ مطالعہ کا خاص اہتمام کریں

اسباق کی تیاری کیلئے اساتذہ کرام اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گہرے اور وسیع مطالعے کا اہتمام فرمائیں اور تحقیق مسائل میں وہ معیار واپس لانے کی

کوشش فرمائیں جو ہمارے اسلاف کا شعار رہا ہے اور ایسے تمام مشاغل کو زہر سمجھیں جو اس کام میں ادنیٰ خلل کا باعث ہو سکتے ہیں۔

طلباء پر تکرار اور مطالعہ کی پابندی

طلبہ کو مطالعہ اور تکرار کا پابند بنایا جائے اور اس کی بطور خاص نگرانی کی جائے اور دوسرے مشاغل مثلاً اخبار بینی جلسے جلوسوں لایعنی مجالس اور بازاروں میں گھومنے سے پورے اہتمام کے ساتھ ان کو روک کر ان کی تمام تر توجہ اپنی تعلیم و تربیت پر مرکوز کر دی جائے۔

اردو میں تدریس

درس حتی الامکان اردو میں ہونا چاہئے تاکہ بعض طلبہ اردو نہ جاننے کے باعث دوسرے مدارس کے طلبہ سے پیچھے نہ رہ جائیں اور عالم دین بن کر قومی زبان کے ذریعہ دین کی مفید وسیع اور موثر خدمت انجام دے سکیں اور سوشلزم، قادیانیت، انکار حدیث اور بدعت و الحاد جیسے فتنوں کا مقابلہ کر سکیں جو زبان کے راستے سے داخل ہو رہے ہیں۔

عربی کی ترویج اور تقریر کی تربیت

مدارس کے ماحول میں زیادہ سے زیادہ عربی زبان کو رائج کرنے کی کوشش کی جائے جمعرات کو طلبہ تقریر و خطابت کی مشق کرتے ہیں اس مشق میں عربی تقریروں، عربی نظموں اور مشاعروں کا بھی اہتمام کیا جائے ادب عربی کے اسباق میں انشاء عربی کی مشق پر خصوصی توجہ دی جائے اور امتحانی نمبروں میں بھی ان کو ملحوظ رکھا جائے مدارس میں تمام تختیاں اور بورڈ اردو کے ساتھ عربی زبان میں بھی ہونے چاہئیں اور درس نظامی کے تمام درجات داخلہ کے فارم عربی زبان میں طبع کرائے جائیں اور مدارس کے اندر بول

چال عربی زبان میں رائج کرنے کی کوشش کی جائے،ان تدابیر پر بتدریج عمل کرنا مشکل نہیں تھوڑے سے اہتمام اور کوشش سے یہ کام ہوسکتا ہے ہمارے بزرگان دیو بند نے اردو کے علاوہ عربی زبان میں بھی ایسی نادرۂ روزگار تصانیف چھوڑی ہیں جن کو بلاشبہ گذشتہ صدی کا عظیم ترین علمی سرمایہ کہا جاسکتا ہے آج عرب کے علماء کرام ہمارے بزرگوں کے ان محققانہ وادیبانہ کارناموں پر رشک کررہے ہیں۔

تعلیمی سال میں قطع برید سے احتراز

بعض مدارس تعلیمی سال کے آغاز پر اسباق بہت تاخیر سے شروع کرتے ہیں اور بعض مدارس میں اختتام سال شعبان کی بجائے رجب ہی میں ہوجاتا ہے بلکہ بعض مدارس میں تو نوبت جمادی الثانی تک آگئی ہے ظاہر ہے کہ مدت تعلیم کم ہوجانے سے تعلیم کا سخت نقصان ہوتا ہے اور استعدادیں بہت ناقص رہ جاتی ہیں مدارس اہتمام فرمائیں کہ اسباق ۱۵ شوال تک شروع ہوجائیں اور رجب کے اواخر تک جاری رہیں۔

طلبہ کا عملی سیاست سے احتراز

مدارس، اساتذہ اور طلبہ کو عملی سیاست سے دور رکھا جائے اور ان کی پوری توجہ تعلیم و تربیت پر مرکوز رکھنے کے لئے تمام ممکنہ وسائل و تدابیر اختیار کی جائیں۔

تربیت

تعلیم جتنی ضروری ہے اتنی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم اور ضروری چیز اخلاقی تربیت ہے قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد بعثت میں تزکیہ کا ذکر تعلیم سے بھی مقدم کیا ہے وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ احقر کے نزدیک تربیت اخلاق کیلئے مندرجہ ذیل تین تدابیر فوری طور پر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

اساتذہ طلباء کی تربیت اپنا فریضہ سمجھے

(۱) اساتذۂ کرام اپنے درس میں اور درس کے باہر بھی طلبہ کی اخلاقی تربیت کا فریضہ اپنے دیگر فرائض منصبی کی طرح انجام دیں اور اپنے قول وعمل سے ان کے سامنے اسلاف کا نمونہ پیش فرمائیں۔

صحبت صالح

(۲) ہفتہ وار اور دیگر چھوٹی بڑی تعطیلات میں طلبہ کو ترغیب دی جائے کہ وہ کسی متبع سنت شیخ طریقت کی خدمت وصحبت میں کچھ وقت گذارا کریں۔

تبلیغی جماعت کے ساتھ تعطیلات

(۳) اور جن کو اس کے مواقع میسر نہ ہوں وہ اپنی تعطیلات کا کچھ وقت اور کچھ ایام تبلیغی جماعت میں لگائیں۔

تقویٰ واخلاص کا اہتمام

ایک چیز جو سب سے زیادہ اہم ہے یہ ہے کہ آج ہمارے ان مدارس کو طرح طرح کے فتنوں اور بے شمار الجھنوں کا سامنا ہے جن کیلئے ممکنہ تدابیر اختیار کرنی چاہئیں لیکن یہ کبھی نہ بھولنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت وحمایت کے حصول کا سب سے موثر ذریعہ تقویٰ اور اخلاص ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق: ۲) اس آیت مبارکہ میں ہمارے مدارس کے بھی تمام مسائل کا حل موجود ہے لہٰذا اس وعدہ خداوندی کے حصول کیلئے تمام مدارس کے منتظمین اور اساتذہ کرام کا فرض ہے کہ وہ تقویٰ، اخلاص زہد وتوکل اور استغنا کو سب سے پہلے اپنا شعار بنائیں اگر ہم نے یہ اوصاف اپنے اندر پیدا کر لئے تو طلبہ ان اوصاف میں خود بخود ڈھل جائیں گے ورنہ یہ اوصاف محض تقریروں اور مواعظ سے پیدا نہیں ہو سکتے۔

خلاف شرع امور سے اجتناب

آج ہمارے مدارس میں جہاں اور بہت سے مفاسد پیدا ہو گئے ہیں ایک مفسدہ یہ بھی نظر آنے لگا ہے کہ خلاف شرع امور مثلاً تصاویر، مخرب اخلاق لٹریچر، ناجائز لہو ولعب اور وضع قطع سے اتنی احتیاط نہیں کی جاتی جتنی کہ شرعاً واجب ہے اتباع سنت مسلک دیو بند کی سب سے بڑی اور بنیادی خصوصیت ہے آج ہمارے مدارس میں اس کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔

اتباع سنت مسلک دیو بند کی شناخت

بے شمار سنتیں آج ہمارے ہی مدارس میں مردہ ہو چکی ہیں اگر ہمیں مسلک دیو بند کو زندہ رکھنا ہے تو سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کو اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں زندہ کرنا ہوگا، اگر دینی مدرسوں میں بھی یہ کام نہ ہوسکا تو باہر کے معاشرے اور عامۃ المسلمین میں محض زور خطابت اور مناظروں کے بل بوتے پر کوئی سنت زندہ نہیں کی جا سکے گی اگر ہم نے اتباع سنت میں اپنی اور طلبہ کی زندگیوں کو نہ ڈھالا تو تاریخ ہمارا یہ جرم کبھی معاف نہیں کرے گی اور مستقبل کا مورخ جب مسلک دیو بند کو نقصان پہنچانے والوں کا شمار کرے گا تو ہمارا نام بھی ان میں شامل کرنے پر مجبور ہوگا و لا فعلها الله

مسلک دیو بند کے لئے بیرونی اور اندرونی فتنے

آج مسلک دیو بند پر جتنی شدید یلغار بیرونی حملوں کی ہے اندرونی فتنوں کی یلغار اس سے کم نہیں اندرونی فتنہ سب سے بڑا یہی ہے کہ ہمارے مدارس میں اتباع سنت میں بہت ڈھیل اور سستی پیدا ہوگئی ہے ہم اپنے اسلاف کی جفاکشی، سادگی، تواضع، خشیت، اخلاص، زہد و توکل اور استغنا کو بھولتے جا رہے ہیں حب جاہ اور حب مال کے فتنے ہماری کارکردگی پر ضرب کاری لگا رہے ہیں یہ ہمارا اندرونی فتنہ ہے اور سب جانتے

ہیں کہ اندرونی فتنہ بیرونی حملوں سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے بلکہ درحقیقت بیرونی حملوں کو بھی اندرونی فتنوں ہی سے شہ ملتی ہے اس لئے اس خطرناک اندرونی فتنہ کا سد باب ہماری سب سے پہلی اور سب سے اہم ضرورت ہے اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نظم ونسق اور باہمی تنظیم

مدرسوں کا نظم ونسق مثالی ہونا چاہئے ہر کام میں شائستگی سلیقہ اور صفائی ستھرائی اگر ہوگی تو دینی تعلیم میں کشش پیدا ہوگی اور ابنائے زمانہ کا رجوع ان مدارس کی طرف زیادہ ہوگا ہر مدرسہ میں ہر شعبہ عمل کیلئے قواعد وضوابط مرتب اور ان پر عمل کرنا اس زمانے میں بہت اہم ہوگیا ہے ہر مدرسہ اپنے حالات کے مطابق ضابطے خود مقرر کرے پھر جو ضابطے مقرر ہو جائیں ان کی تعمیل ہر خورد وکلاں سے کرائی جائے اور کسی سفارش یا منت سماجت کا ہرگز لحاظ نہ کیا جائے ورنہ بے شمار فتنے پیدا ہوتے رہیں گے۔

وفاق المدارس کو متعین حدود میں رکھیں

وفاق المدارس کو مفید موثر اور فعال بنانے کیلئے ضروری ہے کہ اس کے اغراض ومقاصد (جو طبع شدہ ہیں) ان کی تکمیل کے لئے بھرپور کوشش کی جائے وفاق بحیثیت وفاق کی جملہ کاروائیاں انہی اغراض ومقاصد کی حدود میں رہنی چاہئیں ان حدود سے باہر کے کام اگرچہ فی نفسہ کتنے ہی مفید ہوں اگر ان میں وفاق کی توانائیاں اور وسائل خرچ کئے گئے تو ہماری توانائیاں بکھر کر رہ جائیں گی اور کوئی کام بھی پائیدار نہیں ہو سکے گا۔

دستور اور قواعد کی پابندی

وفاق المدارس کے دستور اور قواعد وضوابط کی پابندی ملحقہ مدارس بھی پورے اہتمام سے فرمائیں اور وفاق کے ارکان عاملہ، عہدیداران اور جملہ کارکنان بھی، اور ان ضوابط کی خلاف ورزی سے پورا اجتناب کیا جائے ورنہ وفاق کبھی مؤثر فعال اور قابل

اعتماد حیثیت حاصل نہ کر سکے گا ان چند گذارشات کے ساتھ میں اپنی معروضات ختم کر کے ایک بار پھر صمیم قلب کے ساتھ اپنے تمام عالی قدر اور عظیم المرتبت مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور قدوم مبارکہ کو اپنے لئے اور پورے دارالعلوم اور اس کے خدام و متعلقین کے لئے دینی اور اخروی سرخروئی اور سعادتوں کا باعث سمجھتا ہوں۔

والحمد للّٰہ اولا وآخراً

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ

پیش کنندہ: احقر سمیع الحق خادم العلم بدارالعلوم الحقانیہ

خطبات

شیخ الحدیث حضرت

مولانا سلیم اللہ خان صاحب

مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس، حالاً صدر وفاق المدارس پاکستان

تعارف

شیخ الحدیث فاضل دیوبند بانی و مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی صدر وفاق المدارس العربیہ، علوم نقلیہ وعقلیہ کا مجمع البحرین، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے زمانہ دیوبند کے اخص تلامذہ میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ عمر کے آخری ادوار میں بڑے خدمات کی توفیق سے نوازرہے ہیں۔ وفاق المدارس کو ان کے عہد صدارت میں چار چاند لگے اس پیرانہ سالی اور ضعف میں بھی پرصعوبت اسفار کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ حقانیہ سے اس اجلاس کے وقت وہ عہدۂ نظامت علیا پر فائز تھے، تقاریر وتجاویز اس حیثیت سے ہیں اور کانفرنس کا روح ہیں۔(س)

اجلاس کیلئے مادر علمی جامعہ حقانیہ کا انتخاب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم أما بعد

ابتداء میں تو وفاق المدارس العربیہ کے اراکین عاملہ اور صدر وفاق کی طرف سے اور اسی طرح میزبان جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اراکین ،اساتذہ اور عمائدین کی طرف سے آپ حضرات کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے وفاق اور دارالعلوم حقانیہ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے سفر کی زحمت گوارا فرمائی اور ہمارے لیے حوصلہ افزائی کا باعث بنے فجزا کم اللّٰہ تعالیٰ أحسن الجزاء

اجلاس کیلئے مادر علمی کا انتخاب باعث مسرت ہے

حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کا فرزندِ روحانی ہونے کی وجہ سے یہ خادم دارالعلوم حقانیہ کو اپنے لیے مادر علمی سمجھتا ہے اس لیے مجھے بطور خاص اسی لیے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وفاق المدارس العربیہ کے اجلاس کیلئے اس جامعہ کو منتخب کرنے کی توفیق عطا فرمائی اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے حضرات کو دور دراز علاقوں سے سندھ، بلوچستان اور پنجاب کے دور دراز کے علاقوں سے سفر کی زحمت اٹھانا پڑی اور یہاں تشریف لائے پچھلے سال کراچی میں سالانہ اجلاس رکھا گیا تھا اس وقت

بھی آپ حضرات کو زحمت دی گئی تھی اور اسی طرح آئندہ بھی ذہن میں یہ ہے کہ بلوچستان اور اندرون سندھ میں اجلاس رکھے جائیں دراصل بات یہ ہے کہ وفاق المدارس العربیہ کی تنظیم کی ایک ایسی حیثیت ہے اور ایک ایسی صورت ہے کہ جس کے ذریعے ہم مدارس کے اندر باہمی ربط زیادہ سے زیادہ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ہر علاقے کے علماء اور ہر علاقے کے مدارس کا یہ حق سمجھتے ہیں کہ ان کے علاقے میں اور ان کے قرب و جوار میں کسی مرکزی مدرسے میں اور مرکزی مقام پر شوریٰ کا اجلاس رکھا جائے یہ بات پہلے سے معلوم چلی آرہی ہے کہ صوبہ سرحد کے بہت سے مدرسے وفاق المدارس کی تنظیم میں شروع سے شامل چلے آرہے ہیں اور یہ بھی تقریباً واضح ہے کہ وفاق المدارس العربیہ کے سالانہ امتحان میں شرکت کرنے والے مدارس کا اوسط صوبہ سرحد میں بمقابلہ دیگر صوبوں کے زیادہ ہے۔

جامعہ حقانیہ میرا مادر علمی ہے

بہرحال میں نے عرض کیا کہ میرے لیے ذاتی کشش کا باعث یہ بھی ہے کہ میں اس دارالعلوم کو اپنے لیے مادر علمی تصور کرتا ہوں تو اس لیے مجھے اس سے بے حد خوشی ہے اور آپ حضرات کو جو طویل سفر کرنے کی زحمت ہوئی تو اس میں ہم آپ کے شکرگزار ہیں کہ آپ نے یہ زحمت فرمائی یہاں علاقائی سطح پر جب اجلاس رکھا جاتا ہے تو اس علاقے کے زیادہ سے زیادہ مدارس کو اجلاس میں شرکت کرکے وفاق کے حالات سے آگاہی کا موقع ملتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ بڑے دارالعلوم جن کو فوقانی کہا جاتا ہے یا اس سے نیچے وسطانی درجے کے دارالعلوم وہ نسبتاً ابتدائی مدارس کے مقابلے میں کم ہیں اور ابتدائی مدارس وہ ہر علاقے میں زیادہ ہوتے ہیں ان کے لیے دور اور دراز کا سفر بھی مشکل اور کٹھن ہوتا ہے تو اس علاقے میں بھی اگر اجلاس رکھے جائے تو آسانی سے ان علاقوں کی نمائندگی حاصل کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

بہر حال اب یہاں یہ اجلاس رکھا گیا ہے اب اس میں ایک بات یہ کہی گئی کہ میں وفاق المدارس العربیہ کی اہمیت کے سلسلے میں آپ کے سامنے کچھ اظہار خیال کروں میں سمجھتا ہوں کہ جو پروگرام آپ کے سامنے آیا ہے وہ پروگرام ہی اور اس کے عنوانات وفاق المدارس العربیہ کے اہمیت کے اظہار کیلئے کارآمد اور مفید ہے اور تفصیل کے ساتھ تمام منتخب اور مقرر حضرات آپ کے سامنے اظہار خیال کرینگے۔

وفاق میں مدارس کی کثیر تعداد کی شمولیت

میں ایک گزارش آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہوں ایک ہے وفاق المدارس کی تنظیم اور اس میں مدارس کی شرکت وشمولیت اور ایک ہے مدارس عربیہ کا مفید اور مؤثر کردار ہمارا خیال یہ ہے کہ وفاق المدارس عربیہ کی تنظیم میں اس سے پہلے جو مدارس شامل تھے ان کی تعداد بہت تھوڑی تھی اور یہ کہ بہت سی مختصر مدت میں خلاف توقع مدارس کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے تین سو پونے تین سو کے مقابلے میں ایک ہزار تک مدارس کی تعداد کا بڑھ جانا ہے بہر حال یہ تو بہت بڑی ترقی ہے میرے خیال میں تو اچانک ہی کہا جا سکتا ہے اور اس کی وجہ سے وفاق کا وہ عملہ جو مشغول بہ کار رہتا ہے اور تمام امور انجام دیتا ہے اس کے کام کا بوجھ بڑھ گیا ہے یعنی تین گنا بوجھ اس کے اوپر اور ڈالا گیا ہے۔

وفاق اور مدارس کے درمیان رابطہ

تمام مدارس کے ساتھ رابطہ رکھنا تمام مدارس کو حالات سے اپنے آپکو باخبر کرانا تمام مدارس کیلئے لٹریچر جو وفاق سے متعلق ہوتا ہے اس کو تیار کرنا اور تقسیم کرنا اور اسکی علاوہ بہت سی باتیں قریب سے دیکھنے والے حضرات کو اس بات کا علم ہے کہ ان کی مشکلات اور انکی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں بہر حال کام تو انجام پا رہا ہے اور اس سلسلے میں ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے فکر اور غور کیا جا رہا ہے لیکن میں عرض کر رہا تھا کہ

ایک ہے تنظیم کا مسئلہ اور اس میں شرکت اور شمولیت کا مسئلہ اس میں بڑی حد تک ہمیں کامیابی ہوئی اور دوسرا مسئلہ ہے مدارس کے کردار کا مؤثر ہونا تو دوستو! یہ ایسی بات ہے کہ وفاق اس سلسلے میں چونکہ آپ حضرات کے سامنے مشورہ پیش کرتا ہے وفاق کوئی ہیئت حاکمہ نہیں وہ گزارش کرتا ہے اور درخواست کرتا ہے وہ آپ کے سامنے مشورہ پیش کرتا ہے عمل کرنا وہ ہمارا اور آپ کا کام ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرات علماء کرام جو مدارس کا اہتمام کرتے ہیں اور مدارس چلاتے ہیں وہ دینی سوجھ بوجھ کے اعتبار سے اپنے علاقے میں ممتاز مقام رکھتے ہیں اور اس ممتاز مقام کی وجہ سے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان دینی اداروں کو بہتر سے بہتر شکل دیں اور بہتر سے بہتر صورت میں چلائیں ان میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ، ان میں تعلیم دینے والے اساتذہ ان میں کام کرنے والا دوسرا عملہ وہ اپنے اخلاق اور کردار اور عمل کے اعتبار سے تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعتبار سے دوسروں سے بہت ممتاز ہونا چاہیے اور یہ انتہائی ضروری ہے ہمارے پاس یہ ہوتا ہے کہ وفاق کا نصاب ہے ہم نے اس کو تقسیم کیا ہے اور تمام مدارس کو پہنچانے کی کوشش کی اس وفاق کے نصاب کے بارے میں کچھ ضروری مشورے ہوتے ہیں ضروری ہدایات ہوتی ہے کہ اس کو درجہ بندی کے نصاب سے پڑھایا جائے داخلہ کے وقت طلبہ سے امتحان لیا جائے سہ ماہی ششماہی امتحان کا اہتمام کیا جائے طلبہ کو تحریر کیلئے تیار کیا جائے خط کی استعداد ان کے اندر پیدا کیا جائے، یہ اس طرح کی چیزیں جو ہر مدرسے کو بطور خود ہی اپنے ہاں جاری کرنی چاہیے اور اپنے پاس ان تمام امور کا اہتمام کرنا چاہیے اور وفاق بھی اس سلسلے میں آگاہی بخشتا ہے مشورہ دیتا ہے ہدایات پہنچاتا ہے لیکن عملاً دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ بہت بڑی تعداد ہماری مدارس کی ایسی ہے جو ان ہدایات کی اہمیت یا محسوس نہیں کرتی اور یا محسوس کرتی ہے لیکن عملاً اور

قصداً اس کو نظر انداز کرتی ہے نصاب کی پابندی ہونی چاہیے اور اپنا معیار تعلیم بلند ہونا چاہیے طلبہ کی اخلاقی حالت بہتر ہونی چاہیے ان تمام چیزوں کی طرف توجہ دینا ضروری ہے تنظیم برائے تنظیم نہیں ہوتی حکومت نے یہ چاہا ایک مرحلے پر کہ ان مدارس کی اصلاح اور ترقی کے لئے ان کو قومی سر پرستی میں لیا جائے تو ہمارے مدارس کا یہ رابطہ جن میں مدارس کی تعداد بڑھی یقیناً زیادہ مؤثر ثابت ہوا اس صورت کے مقابلے میں جبکہ تعداد کم ہوتی تو اس لئے بہرحال یہ فائدہ تو ہوا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے مدارس کی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیے ہمیں اپنے معیار تعلیم کو بلند کرنا چاہیے۔

نقص نصاب تعلیم میں نہیں طریقہ تعلیم میں ہے

آج عام شکایت یہ ہے کہ نا اہل لوگ پیدا ہو رہے ہیں مدرس پیدا نہیں ہو رہے، خطبہ بیان کی صلاحیت رکھنے والے علماء کرام پیدا نہیں ہو رہے ہیں تصنیف و تالیف کی صلاحیت اور استعداد رکھنے والے علماء پیدا نہیں ہو رہے ہیں دوسرے ادیان کے لوگوں کو سمجھانے کیلئے اور اسلام کی حقانیت واضح کرنے کیلئے یا ان کے غلط اور رکیک اعتراضات کا تسلی بخش اور مسکت جواب دینے کیلئے ہمارے پاس آدمی تیار نہیں ہو رہے تو کیا یہ نصاب کا نقص ہے؟ نہیں یہ نصاب کا نقص نہیں اس نصاب سے ایسے ایسے حضرات پیدا ہوئے کہ جن کا نام لیکر آپ اپنے لئے سرمایہ فخر جمع کرتے ہیں لیکن درحقیقت فرق جو آگیا ہے وہ طریقہ تعلیم میں آگیا ہے طریقہ تعلیم ہم نے لاپرواہی کی وجہ سے، بے اعتنائی کی وجہ سے، تعلیم کو اولین اہمیت نہ دینے کی وجہ سے ہم نے اپنا طریقہ تعلیم برباد کیا ہوا ہے تو دوستو! بہر حال میں تو یہ عرض کروں گا کہ وفاق المدارس العربیہ کی تنظیم میں جتنے مدارس شامل ہیں اگر وہ دلچسپی اور لگن کے ساتھ اپنی زندگی کا مقصد بنا کر اور اور اپنی زندگی کا مطمع نظر قرار دے کر اپنے مدارس کی فلاح و بہبود کیلئے

اپنے مدارس کی اصلاح اور ترقی کیلئے وہاں کے معیار تعلیم اور معیار اخلاق کو بلند کریں تو یہ ہم سب کیلئے بہت بڑا کام ہوگا اور حقیقت میں وفاق المدارس العربیہ کی تنظیم کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔

نہ ڈگریاں مقصد ہیں نہ سرمایہ نہ شہرت

اس واسطے میں اپنے ان کلمات پر پھر مکرر عرض کرتے ہوئے گفتگو کو ختم کرتا ہوں کہ للہ یہ نہ بھولیے اور اس کو کسی وقت فراموش نہ کریں نہ ڈگریاں مقصود ہیں اور نہ سرمائے کا جمع ہونا مقصود ہے اور نہ ہی شہرت اور نام آوری کوئی حقیقت اور حیثیت رکھتی ہے اصل چیز جو ہے وہ آپ کا مقام ہے جس کیلئے آپ نے مدارس قائم کیے ہیں اور وہ ہے دین متین کی حفاظت اشاعت اور اسکا دفاع کرنا اس کے واسطے آپ اہل لوگ پیدا کرلے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں عرض کروں کہ حقیقت یہ ہے کہ صاحب علم اور صاحب کردار آدمی اگر ایک بھی ہوتا ہے اب تو یہ ہے کہ علاقے کے علاقے علماء سے بھرے پڑے ہیں اور پوچھ کس کی نہیں کسی طرف بھی کوئی رجوع نہیں ہوتا اور پہلے یہ ہوتا تھا کہ علاقہ کا علاقہ خالی ہوتا تھا اور ایک اللہ کا بندہ وارث علم نبی ﷺ وہاں آکر قیام کرتا تھا تو خلقت ٹوٹ ہی پڑتی تھی اور ایسی ان کیلئے وہ رہنمائی کا سامان فراہم کرتا تھا کہ آج تک آپ اپنے اپنے حلقوں میں اس کا تذکرہ اس عنوان سے کرتے ہوں گے تو اس واسطے مدارس دینیہ میں آکر آپ اس کا اہتمام کریں گے کہ آپ کے طالب علموں کی استعداد اعلیٰ درجے کی ہو۔

علمی استعداد پیدا کرنا چاہیے

موقوف علیہ پڑھ رہے ہیں صیغے نہیں آتے فاعل اور مفعول کی پہچان نہیں اور جناب دورہ حدیث میں آگئے ہیں اور انکو لکھنا نہیں آتا وہ ایک حدیث اگر ایک سطری بھی

ہوتو اس کی بھی عبارت صحیح نہیں پڑھ سکتے اور اگر محاورۃً بار بار سننے کی وجہ سے ایسی مختصر روایت کو انہوں نے صحیح بھی پڑھ لیا اور آپ نے نحوی ترکیب کا کوئی سوال کر لیا یا صرفی کوئی سوال کر لیا تو وہ عاجز ہوتے ہیں یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ آٹھ برس مکمل پڑھ لینے کی بعد بھی اس کی یہ حالت ہے تو ہمیں اپنے مدارس کو زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کی طرف توجہ مرکوز کرنی چاہیے اس سلسلے میں وفاق کی ہدایات بھی آپ کے پاس پہنچے گی اور آپ خود بھی صاحبان علم ہے آپ خود بھی اچھے طرح سمجھتے اور جانتے ہیں تو اس لیے اس مقصود کو فراموش نہ کیا جائے اور اس کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

اہل مدارس رجال کار پیدا کریں

کتنی بڑی ہماری جماعت ہے کتنے ماشاء اللہ ہمارے مدارس ہیں اور کتنے ہمارے طلبہ ہیں کہ ملک میں نہ علماء کی جماعت کسی کے پاس اتنی بڑی ہیں نہ اتنے اہم اور وقیع ادارے کسی مکتب فکر کے پاس موجود ہیں اور نہ طلبہ کی تعداد اتنی کسی کے پاس ہیں اور ایسی صورت میں ہم اس نعمت عظیم کی قدر نہ کریں ہماری زندگی کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ ہم یہ ایک ادارہ لے کر بیٹھے ہے کہ یہاں ہم رجال تیار کریں ہم ایسے مضبوط کردار کے لوگ اور ایسے صاحب علم لوگ، صاحب بصیرت لوگ اور رسوخ فی العلم رکھنے والے علماء یہاں تیار کریں کہ زمانہ دیکھے اور سمجھے کہ ان حضرات کی خدمات کا کیا انداز ہے؟

دیوبندی مدارس کا ممتاز مقام

یہ بات میں آپ سے عرض کردوں کہ اب بھی آپ دوسروں کے مقابلے میں تو بہت ممتاز ہیں لیکن اپنے چند ساتھیوں کی وجہ سے ممتاز ہیں آپ کے چند ساتھی ایسے ہیں کہ جو اس نہج پر کام کرتے ہیں اور اس طرح کے رجال تیار کرتے ہیں کاش! کہ ہم سب ہی ایسے ہو جائے ایک دارالعلوم میں اگر تعلیم کافیہ تک ہوتی ہے تو آپ یہ بھی

جانتے ہیں کہ کافیہ تک ہی طالب علم بنتا ہے اور بگڑتا ہے اگر طالب علم کو آپ نے بنا دیا اور اسکو آپ نے کسی قابل کر دیا تو وہ آگے بھی آپ کیلئے نام روشن کرنے کا باعث بنے گا اور صدقہ جاریہ ہونے میں کوئی تو شک وشبہ ہے ہی نہیں ہمارے پاس صورتحال یہ ہے کہ ہم کافیہ تک پہنچے سے پہلے وسطانی میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں وسطانی میں شامل ہونے سے پہلے ہم فوقانی میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم اپنے تئیں مطمئن ہیں کہ ہمارا مدرسہ فوقانی مدارس میں شامل ہے اور تعلیم ہدایۃ النحو کی بھی نہیں ہو رہی ہمارا مدرسہ فوقانی مدارس میں شامل ہے اور تعلیم وہاں میزان اور منشعب کی بھی نہیں ہو رہی یہ انداز تو ظاہر ہے باہر کسی بھی عام آدمی کے پاس آپ پیش کرینگے تو وہ بھی اس پر افسوس اور ملال کا اظہار کریگا اس واسطے ہم اپنے مدارس کی تعمیر ظاہری نہیں حقیقی تعمیر کے قائل ہیں ظاہری تعمیر خود بخود ہوگی ظاہری تعمیر کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ انتظام فرمائیں گے اور اسکا مشاہدہ ہر شخص کرسکتا ہے یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

نظام اخلاق پر برابر غور وفکر اور توجہ دینا

ہمیں اس بات کی طرف توجہ دینی چاہیے کہ ہمارے مدارس کی تعلیم اور اخلاق کا معیار کیا ہے مدارس میں آپ جایئے اور دیکھئے نمازوں کے اوقات میں مدرسہ کے مسجد میں آپ جائیں مدارس میں آپ جائیں مطالعہ کے اوقات میں اور دارالمطالعہ میں جایئے مدارس میں آپ جائیں درس کے اوقات میں درس گاہیں خاموش ہیں یہ کیوں؟ اگر ہماری مدارس کی یہی نوعیت کم وبیش کہیں ایسی ہے تو ہمیں بہر حال دردمند دل کے ساتھ اس کی تلافی کرنی چاہیے اور اسکا تدارک کرنا چاہیے اور اس طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے کہ ہمارا مدرسہ آج اتنا ہے اور کل اتنا ہو جائے اور پرسوں اتنا ہو جائے اللہ تعالیٰ نے کر دیا تو شکر ادا کریں آپ اپنی کوشش اس بات کیلئے کریں کہ جس بنیاد سے آپ نے

اسکو جاری کیا ہے تو ایک ایک اینٹ تعلیم کی روحانیت کی اور اخلاق کی مضبوط بنیاد پر اور مضبوط انداز میں احتیاط کے ساتھ آپ رکھتے ہوئے چلے جائیں تو میرا منہ تو نہیں ہے کہ میں آپ حضرات کے سامنے اس طرح کی باتیں کروں لیکن بہر حال ہم سب ایک ہی خاندان کے افراد ہیں اور ایک ہی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے میں نے یہ ہمت کی اور یہ جرأت ہوئی کہ میں آپ سے مدارس کی اصلاح اور ترقی کے سلسلے میں یہ چند گزارشات پیش کروں۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

معادلے کی کوششوں کا پس منظر

بیرونی جامعات میں پاکستانی طلبہ کی سرپرستی

الحمد للّٰہ و کفی و سلامه علی عباده الذین اصطفی أما بعد!

گزشتہ سال جب سالانہ اجلاس ہوا اور کراچی میں تمام مدارس عربیہ وفاقیہ کے اکابر وہاں جمع ہوئے تو آپ حضرات کو یاد ہوگا کہ مدینہ منورہ کی جامعہ میں جو ہمارے طلبہ زیر تعلیم ہیں ان کا ایک وفد بھی اس اجلاس میں شرکت کے لئے پہنچا تھا اور اس وفد نے اجلاس سے خطاب بھی کیا تھا۔

آپ حضرات کے علم میں یہ بات ہوگی کہ وفاق کے اس اجلاس میں شرکت سے پہلے ہمارے ان طلبہ نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے خط و کتابت کے ذریعے وفاق سے رابطہ بھی قائم کیا تھا اور چند تجاویز انہوں نے ہم کو دی تھیں اور اس بات پر زور دیا تھا کہ یہاں آنے والے طلبہ جو آپ ہی حضرات کے مدارس سے فارغ ہو کر آتے ہیں ان کی آپ سرپرستی کریں اور ان کے مسائل سنیئے اور ان مسائل کو سن کر پھر مناسب تدابیر اس سلسلے میں اختیار کریں یہ بات اجلاس میں وہاں آئی تھی ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ مدینہ طیبہ کی جامعہ سے وفاق کا رابطہ ہونا چاہیے چنانچہ اس اجلاس میں کراچی میں یہ طے

کیا گیا تھا کہ سعودی جامعات سے اور اسی طرح دیگر عربی جامعات سے اور بالخصوص مدینہ منورہ کے جامعہ اسلامیہ سے رابطہ قائم کیا جائے گا اس کے لئے شوال کا مہینہ جب آیا پہلے تو فیصلہ یہ کیا گیا کہ معادلہ کرایا جائیگا اور اس کے لئے کمیٹی بنائی گئی اور معادلے کے لئے ضروری کاروائی مرتب اور مکمل کی گئی اس کے بعد پھر یہ ہوا کہ شیخ عبداللہ الزائد کے پاکستان آنے کی اطلاع انہوں نے بھیج دی۔

شیخ عبداللہ الزائد کا پاکستان آمد

دیگر ذرائع سے یہاں بھی اس کا علم تھا ان کی یہ کوشش تھی کہ اس موقع کو ضائع نہ ہونے دیا جائے اور شیخ عبداللہ الزائد کی پاکستان آمد حکیم عبدالرحیم اشرف اور میاں فضل حق وغیرہ کی کوشش سے عمل میں آرہی تھی ہم نے ان کی تحریر پر فوراً رابطہ قائم کیا اور ان کو متوجہ کیا کہ پاکستان میں وفاق المدارس العربیہ سے تعلق رکھنے والی جامعات اور مدارس کثیر تعداد میں موجود ہیں ہماری یہ خواہش ہے کہ آپ یہاں تشریف لائیں تو ان جامعات اور مدارس کا بھی معائنہ فرمائیں ہماری اس درخواست کو انہوں نے قبول فرمایا یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس طرح کے سفر اور پروگرام پہلے سے مرتب ہوتے ہیں اور ان کی تمام آنیوالی کاروائی پہلے سے مرتب اور مقرر ہوتی ہے بہرحال ان کا جو بھی پروگرام بنا تھا اس میں ہم نے ترمیم کرالی۔

عبداللہ الزائد اور مدارس کا معائنہ

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماری درخواست قبول ہوئی انہوں نے ہمارے مدارس کے معائنے کے لئے بھی آمادگی ظاہر کی وقت محدود تھا آپ یہ فرمائیں گے کہ مہینہ وہ یہاں رہے بڑی کافی طویل مدت تھی تو ایسی بات نہیں ہے صرف ایک صوبہ کے مدارس کا دورہ کرنے کیلئے نکلیں تو پھر آپ کو اندازہ ہوگا کہ اس کے لئے

کتنی مدت درکار ہوتی ہے اور ان کا اندازِ سفر بھی بہر حال مختلف تھا پھر یہ کہ ان کا پروگرام بھی پہلے سے متعین تھا، ہم نے اپنے مدارس میں بائیس مدارس کی فہرست ان کے پاس بھیجی تھی کہ ان کا آپ معائنہ ضرور فرمائے اور اس میں ہر صوبے کے مدارس کو شامل کیا تھا بلوچستان، سندھ، پنجاب، سرحد بہر حال مالا یدرک کله لایترک کله کے قاعدے کے مطابق جتنا کچھ بھی انہوں نے قبول کرلیا۔

ہم نے اس وقت اس کو غنیمت سمجھا اور اپنے محترم دوست حضرت مولانا عبدالرزاق سکندر صاحب سے درخواست کی ان کی اپنی مصروفیات بھی تھیں اور ان کے لئے ایک مہینے کا مدت فارغ کرنا مشکل تھا لیکن یہ کہ بہر حال جناب صدر اور دوسرے ارکان عاملہ نے یہ فرمائش کی اور اصرار کیا اور ڈاکٹر صاحب کو اس پر راضی کرلیا ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے پورے سفر میں ان کے ساتھ رہ کر ایک اچھی مفصل رپورٹ تیار کی اور ہمارے لئے کار آمد ہیں وہ باتیں جو حضرت ڈاکٹر صاحب کے تاثرات ہیں اور مدارس کیلئے رہنما اصول کی حیثیت رکھتے ہیں وہ خود آپ حضرات کے سامنے پیش کریں گے عرض کرنا یہ ہے کہ دورہ ہوا اور اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ہمارے اجلاس میں یہ طے کیا گیا اور اسی کی کاروائی (میں ابھی درمیان میں پہنچا ہوں حضرت مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب نے آپ کے سامنے پیش کی) ایک بات پہلے طے ہوئی تھی اس کے مطابق کچھ کاروائی ہوئی اس سے آپ کو آگاہ کرنا ہمارا فریضہ تھا وہ فریضہ ادا کیا گیا اب رہی یہ بات کہ نصاب جو معادلے کے لئے تیار کیا گیا۔

معادلے کے لئے نصاب کی تیاری

اس پر عاملہ نے تفصیل سے بحث کی اور آپ کو حیرت ہوگی کہ کل ظہر کی نماز کے بعد صرف مغرب سے عشاء تک کا وقت خالی تھا اور نہیں تو پورا وقت ظہر کے بعد سے

رات دو بجے تک اسی بحث میں گزرا اور اس کو آپ کے نمائندوں نے پوری طرح تسلی کے ساتھ اور اطمینان کے ساتھ معادلے کے لئے بھیجنے کے واسطے اجازت مرحمت فرما دی یہ تو نصاب کے سلسلے میں ہوا اور رہا یہ کہ ان حضرات کے ساتھ رابطہ رکھا جائے نہ رکھا جائے یہ مسئلہ اس وقت اٹھانے کا نہیں ہے یہ پہلے طے ہو چکا ہے کہ ان کے ساتھ رابطہ رکھنا چاہیے اور رابطہ رکھنے کی ضرورت ہے اگر بالفرض میرے کوئی بزرگ یہ ارشاد فرمائے کہ نہیں رابطہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہمیں رابطہ نہیں رکھنا تو بہر حال آپ کو نہیں رکھنا مجھے نہیں رکھنا آپ کے وفاق نے تو رکھنا ہے......

اور برگ و بار آنے لگیں اور نوجوان ہو جائیں اور آپ ان کو تیار کر کے دوسروں کے حوالے کر دیں یہ کسی طرح بھی سمجھ میں آنے والی بات نہیں بے شک یہ ضرورت ہے کہ اگر آپ نے ان سے رابطہ رکھا اور آپ کا وفاق کی سطح پر تعلق رہا تو خدشات اور وہ خطرات جو ہمارے ذہن میں کھٹکتے ہیں اور کئی مرتبہ اس کی نامناسب شکلیں بھی سامنے آتی رہتی ہیں ان سے بہت حد تک تحفظ ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر صورت فائدے کی زیادہ ہوگی اور اس میں نقصان کا اندیشہ کم ہوگا بہر حال مجھے حکم دیا گیا کہ میں آپ کے سامنے بتاؤں کہ اس کی نوبت کیوں پیش آگئی وہ میں نے عرض کر دی۔

دوسرے مسلک کے مدارس کو وفاق میں شمولیت کی دعوت

دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ شیخ عبداللہ الزائد نے فرمایا کہ دوسرے مسلک کے اہل مدارس کو بھی وفاق میں شامل کرنے کی دعوت دی جائے آپ کو مفتی صاحب نے بتایا کہ وہ دعوت دی گئی اور یہ بھی بتایا دیا کہ اس کا کوئی جواب نہیں آیا شیخ عبداللہ زائد ظاہر ہے کہ یہاں کے حالات سے اس طرح باخبر نہیں ہے جس طرح سے آپ باخبر ہیں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان کی یہ فرمائش اور یہ خواہش بنا بر اخلاص تھی اس میں بلاوجہ کسی

دوسرے خیال کی ضرورت کیا ہے تو انہوں نے یہ فرمایا تھا بر بنائے اخلاص چونکہ ایک بات کہی تھی اور ہم سمجھتے تھے کہ واقعی اگر یہ لوگ ہماری تنظیم میں شامل ہو گئے تو آپ کے تعاون سے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد سے ہم تو ان کے ضرر سے محفوظ رہیں گے ہی شاید ان کو کوئی فائدہ پہنچ جائے لیکن جیسا کہ آپ میں سے ہر شخص کی یہ رائے ہو گی کہ ان کے ساتھ شمولیت یا ان کو اپنے ساتھ ملا لینا یہ بے کارسی بات ہے اور نہ ہونے والی بات ہے تو وہ آپ کے سامنے آیا کہ آپ نے ان کو کہا اور انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا میرا اپنا ذاتی خیال یہ ہے کہ آپ اگر بار بار ان کو کہیں گے تو وہ کوئی جواب نہیں دیں گے اور اگر جواب دیں گے تو نفی میں دیں گے ہم شیخ صاحب کو بتا دیں گے کہ ہم نے کوشش کی جیسے کہ ایک مرتبہ ان کو بتایا آئندہ بھی کبھی ملاقات ہوئی اور اس موضوع پر گفتگو ہوئی تو بھی بتا دیں گے بہرحال یہ بھی ایک ایسی چیز تھی کہ ان کے بر بنائے اخلاص پیش کی جانے والی یہ خواہش اس کا ہم نے احترام کیا اور اس احترام کی بنیاد پر یہ سمجھتے ہوئے کہ انشاء اللہ اس میں ہمارا کوئی ضرر نہیں ہو گا وہ دعوت دیدی گئی اور اس کے بارے میں بتایا گیا کہ اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔

شرکاء کی طرف سے پیش کی گئی تجاویز اور اس پر وفاق کا نقطہ نظر

الحمد للّٰہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفی أما بعد

تجاویز کافی بڑی تعداد میں آئی ہوئی ہیں اور جیسا کہ ابھی مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں مجھے وفاق کا نقطہ نظر کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس میں رائے ظاہر کرنی ہے میں پورے کے پورے خطوط کو پڑھوں تو اس کے لئے تو بہت وقت درکار ہوگا اس میں اصل مقصد جو پیش کیا گیا ہے اس کو آپ کے سامنے رکھوں گا اور پھر اس کے بارے میں گزارش کروں گا۔

تجویز نمبر۱: وفاق کی سند کو ایم اے عربی اور اسلامیات کے برابر قرار دیا جائے:

ایک تجویز آئی ہے مولانا احمد عبدالرحمٰن صدیقی صاحب کی طرف سے اور انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ سرکاری طور پر جو اعلان کیا گیا ہے کہ وفاق المدارس العربیہ کی سند MA اسلامیات اور MA عربی کے برابر قرار دی جائے گی اس کے لئے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رجوع کیا سرکاری محکموں سے تو ایک اشکال پیش آیا اور وہ اشکال یہ پیش

آیا کہ طریقہ کار یہ ہے ملازمتوں میں کہ جب کوئی امیدوار اپنی سند پیش کرتا ہے تو مثال کے طور پر اس نے MA کیا ہوا ہے MA فرسٹ کلاس ہے BA فرسٹ کلاس ہے انٹر فرسٹ کلاس ہے میٹرک فرسٹ کلاس ہے یہ چار سندیں اس کے پاس ہیں سرکاری طریقہ تعلیم میں لازماً MA کرنے والے طالبعلم کے پاس یہ چار سندیں ہوتی ہیں تو انٹرویو کا اصول یہ ہے کہ فرسٹ کلاس کرنے والے طالبعلم کو 10 نمبر بغیر کوئی سوال کیے ہوئے اس کو پہلے دے دیے جاتے ہیں اگر اس نے یہ چاروں سندیں فرسٹ کلاس کی حاصل کی ہوئی ہیں تو 40 نمبر اس کے پاس موجود ہیں یہ 40 نمبر اس سے کوئی کم نہیں کر سکتا، چھین نہیں سکتا اب انٹرویو لینے والا بورڈ جو اس سے سوالات کرتا ہے ان سوالات کی جواب کی روشنی میں پھر وہ اس کو نمبر دیتا ہے ۱۰ دے، ۱۵ دے، ۲۰ دے، جو بھی مقدار مقرر ہوگی اس کے مطابق تو مثلاً اگر اس کو ۱۰ نمبر دیئے انٹرویو لینے والے نے تو 40 نمبر اس کے پاس پہلے سے ہیں اور 10 یہ ہو گئے پچاس نمبر اس کو آگئے ہمارا فاضل جو امتحان دے کر گیا ہے اس نے ایک ہی امتحان دیا اور بے شک اس میں اس نے درجہ عالیہ کی سند حاصل کی ہے تو اس سند کی بنیاد پر اس کے جو اپنے محفوظ نمبر ہیں اس کے پاس پہلے سے موجود ہیں وہ دس ہیں BA اس نے نہیں کیا وہ سرکاری BA نہیں آپ کے مدرسے میں متبادل اگر اس کا کوئی انتظام ہے متوازی امتحان ہے وہ اس نے گویا سند پیش نہیں کیا انٹر کی سند پیش نہیں کی میٹرک کی سند پیش نہیں کی تو اس لئے 30 نمبر جو اس کے پاس ہونے چاہیے تھے اب اگر انٹرویو بورڈ 30 نمبر بھی اس کو دیتا ہے اس کی صلاحیت، قابلیت اور اس کی شخصیت سے متاثر ہو کر تو 10 نمبر اس کے سند کے ہیں جو اس کے پاس تھے وہ ہونگے اور 30 نمبر بورڈ نے دیئے ہیں تو کل چالیس نمبر ہو گئے اور وہ یونیورسٹی کا طالبعلم اس کے پچاس نمبر ہو گئے چالیس تو اس کے پاس اپنے تھے اور 10 بورڈ نے دیئے ہیں

سوال یہ آیا کہ پھر اس کا کیا حل ہے اس سلسلے میں مولانا نے یہ لکھا ہے کہ غور وخوض کے بعد یہ بات سمجھ میں آئی کہ وفاق سے فارغ ہونے والے فضلاء کے لئے سرکاری طور پر ایک کوٹہ منظور کرائیں مثال کے طور پر صوبہ سرحد میں اگر بیس اسامیاں ہیں تو یہ طے کرایا جائے کہ دس وفاق کے ہوں گے اور دس یونیورسٹی کے۔

تجویز پر ایک تبصرہ

یہ انہوں نے یہاں تجویز پیش کی ہے اس سلسلے میں آپ سے عرض کروں گا کہ سرکاری طور پر جو اعلان ہوا ہے وہ ابھی تک صرف اعلان ہے ،اس پر عمل درآمد شروع نہیں ہوا اور اس عمل درآمد شروع ہونے میں کتنی دیر لگے گی یا پھر اس پر عمل درآمد ہوگا بھی یا نہیں یہ آئندہ کی بات ہے ہم اس کے بارے میں پہلے سے کچھ نہیں جانتے لیکن یہ کہ بہر حال ہماری کوشش ہوگی اگر یہ کوٹہ منظور کرانے میں کامیابی ہو جاتی ہے تو بہر حال اس سے اختلاف نہیں ہو سکے گا اور اس کی کوشش کی جائیگی اور دوسری شکل اور بھی ہے کہ ہم اپنے وفاق المدارس العربیہ کے تحت جیسا کہ آپ کو کل بتلایا گیا کہ نصاب کی جو تعبیر جدید ہے اس تعبیر جدید میں ابتدائیہ کا ایک مرحلہ ہے متوسط کا ایک مرحلہ ہے ثانویہ کا ایک مرحلہ ہے عالیہ کا ایک مرحلہ ہے تو ان مراحل میں ایسی ترتیب اور شکل پیدا کرنے کی کوشش کرینگے کہ ان کی سندیں مقابل میں ان سندوں کے قابل قبول ہوں جیسا کہ آپ نے اکثر اشہارات میں پڑھا ہوگا کہ یا تو BA ہو یا BA کے برابر کی کوئی ڈگری رکھتا ہو تو BA کے برابر ڈگری رکھنے والا طالبعلم وہ وہاں اس انٹرویو میں شرکت کا اہل تصور کیا جاتا ہے تو اس طریقے سے یہاں بھی کوشش کی جائیگی بہر حال آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ اس کے لئے سوچ و بچار ہو رہی ہے اس کے لئے غور وفکر کیا جا رہا ہے آپ کی اس تجویز کی روشنی میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر غور کرینگے یہ کوٹے والی بات جو ہے انشاء

اللہ اس کو بھی سوچا جائیگا اور اسی طرح امتحان کا جو مسئلہ ہے اس پر بھی غور کیا جائیگا اور اس کے لئے ضابطے کی جو کاروائی ضروری ہوگی انشاء اللہ اس کو عمل میں لایا جائے گا۔

عربی زبان وادب کی طرف توجہ دینا لازمی ہے: تجویز نمبر۲

اس کے بعد یہ قاضی خلیل احمد صاحب ڈیرہ اسماعیل خان کی ایک تجویز ہے اس میں آپ نے فرمایا کہ بہت سے علماء کرام بالفعل عربی بولنے پر قادر نہیں ہوتے تو یہ تو بہر حال ایک نقص ہے اور اس زمانے میں اس نقص کا نقص ہونا زیادہ محسوس ہونے لگا ہے تو اس کے لئے جہاں تک وفاق المدارس کا تعلق ہے تو اس نے اپنے نصاب میں یہ ہدایات کی ہے کہ ادب کی کتابوں کے ساتھ تمرین کا اور ترجمہ کا بھی اہل مدارس انتظام کریں اور اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ مستقل ایک گھنٹہ رکھا جائے اگر ایک دن ہفتے میں اس کے لئے رکھ دیا جائے یا اپنے مدارس کے احوال کے مطابق اس میں کوئی کمی بیشی کرنا چاہے تو وہ کر لے یہ بہر حال بڑی اچھی چیز ہے اور وفاق اس کی حمایت کرتا ہے اور اس سلسلے میں گزارش اور درخواست کرتا ہے کہ آپ حضرات کو اس کا اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

طلباء کے علمی ترقی کی سرپرستی: تجویز نمبر (۲) کی شق (۲)

ایک بات یہ فرمائی کہ بہت سے ذی استعداد طلباء وسائل سے محرومی کے باعث علمی ترقی سے محروم رہتے ہیں ان کی سرپرستی وفاق کو کرنی چاہیے میں اپنے تجربے کی بات آپ سے عرض کروں گا کہ بہت سے ذی استعداد طلباء وسائل کی کمی کی وجہ سے محروم اس لئے رہتے ہیں کہ وہ اپنے اساتذہ اور اکابر سے ربط نہیں رکھتے آج کل نوجوانوں میں ایک عام وبا یہ پیدا ہوگئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مستقل بالذات سمجھ کر وہ اپنے اساتذہ سے رابطہ رکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے اس کی افادیت ہی کے

قائل نہیں اور اس کی اہمیت سے بسا اوقات منکر ہوتے ہیں، میں زیادہ تفصیل میں تو نہیں جاؤں گا اتنی تجاویز ہیں کہ ان سب پر بحث کرنا بڑا مشکل ہے یہ ایک بات آپ سے عرض کروں گا کہ آپ اپنے جن اکابر کے نام لیوا ہیں ان میں سے کسی کی زندگی کی تاریخ پڑھ کر دیکھ لیجئے کہ اس نے کسی کے ساتھ لگ کر اپنے آپ کو تابع بنا کر اور اپنے آپ کو ان کے قدموں میں قربان اور نچھاور کر کے اور پھر مقام پایا تو اس لئے یہ ہونا چاہیے کہ ہمارے اساتذہ اور ہمارے ارباب اہتمام اپنے طلباء کو بطور خاص اس بات پر متوجہ کریں اور آمادہ کریں کہ وہ اپنے اساتذہ سے ربط بڑھائیں اور اپنے اساتذہ سے ایسا تعلق خاطر پیدا کریں کہ پھر ......

من تو شدم تو من شدی
من تو شدم تو جان شدی

والا مضمون سامنے آجائے اور آپ یقین کریں کہ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا یہ وعظ کی بات نہیں ہے اور ایسی شاعری بھی نہیں ہے یہ واقعہ ہے۔

طلبہ کی آسائشوں کا خیال: تجویز (۲) کی شق نمبر (۳)

طلبہ کے قیام اور طعام کا بہتر سے بہتر انتظام کیا جائے اللہ تعالیٰ ہمارے ارباب اہتمام کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے طلبہ کو قناعت اور اس طرح کی سادگی پر راضی برضا رہنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

طلبہ دورۂ حدیث کے استعداد کا خیال: تجویز (۲) کی شق نمبر ۴

ایک بات یہ فرمائی گئی ہے کہ بہت سے طلبہ کی استعداد دورہ حدیث پڑھنے کی نہیں ہوتی یا کم ہوتی ہے اور اس کو دورہ حدیث میں داخلہ دے دیا جاتا ہے داخلے امتحان سخت کرلیا جائے تو آپ کو معلوم ہے کہ ممتحن حضرات جو ہوتے ہیں وہ مختلف طبائع کے

حامل ہوتے ہیں اور اس اختلاف طبیعت کی وجہ سے آپ ایسے ممتحن کو جو نرم واقع ہوا ہے اس کو سختی پر مجبور نہیں کر سکتے اب آپ کے مدرسے کا شیخ الحدیث ہے اور آپ نے اس کو دورہ حدیث کا امتحان کے لئے مامور کیا آپ اس سے چاہے کتنے ہی گزارشات کرتے رہیے لیکن یہ کہ اس کی نرمی طبع تو اس کا پیچھا نہیں چھوڑی گی ہم اس سلسلے میں یہ کرتے ہیں کہ آپ اس پر بھی تو غور فرمائے کہ یہ حضرات جو آٹھ آٹھ سال سے مدرسوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں جن کو آپ ناکارہ تصور کرتے ہیں، جن کو آپ نا اہل تصور کر رہے ہیں آخران سے مدرسوں کی جان بھی چھوٹے نا یہ وفاق کی بات نہیں ہے میری نرم طبیعت کا اظہار ہے میں اس سلسلے میں بہت کمزور طبیعت کا انسان ہوں اور آپ سے عرض کر دیتا ہوں کہ میں یہ تاویل کرلیا کرتا ہوں کہ بھائی ان کو اتنے دن ہوگئے یہ مدرسہ آخر کس طرح چھوڑیں گے تو یہ جب ہی چھوڑیں گے جب یہ فارغ التحصیل ہو جائیں گے فارغ التحصیل ہونے کے لئے ان کو دور حدیث میں داخلہ ضروری ہوگا میں نے اس کے لئے تجویز پیش کی ہے فیل کو پاس ہم کبھی نہیں کرتے کبھی ایسا نہیں کرتے لیکن حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے یہاں ایک سند الإ جازۃ ہوا کرتی تھی وہ سند دارالعلوم کی نہیں ہوتی تھی تو ایسے حضرات کو جو سماعت کرتے ہیں یا ایسے حضرات کو جو امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں سالانہ امتحان میں انکو وہ سند الإ جازۃ دے کر مدرسے کی جان چھڑاتے ہیں ہم نے تو چھپوا نہیں رکھی تو میں اپنے قلم سے خود لکھتا ہوں اور ان کو وہ سند الإ جازۃ دے دیتا ہوں، دارالعلوم کی سند تو ملنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا اور وفاق تو بہت بڑی چیز ہے اس کی سند کا تو کوئی امکان نہیں ہم آپ سے یہ بھی عرض کر دیں کہ وفاق فیل کرتا ہے تو ہم فیل شمار کرتے ہیں ہم کبھی وفاق میں فیل ہونے والے طالبعلم کو مدرسے کی سند جاری نہیں کرتے جب تک کہ وہ وفاق کے ضمنی امتحان میں یا دوبارہ

امتحان میں شرکت کر کے کامیابی حاصل نہ کرلیں اچھا تو اس کے لئے پھر ہم نے بدل نکالا ہے کہ ہم کو سند الإجازۃ دے دیتے ہیں اس میں بالکل نہیں لکھتے کہ انہوں نے امتحان دیا ہے اس میں ہرگز نہیں لکھتے کہ درجہ علیا میں وسطیٰ میں یا ادنیٰ میں پاس ہوئے یہ لکھ لیتے ہیں کہ انہوں نے سال بھر میں ہماری پاس یہ کتابیں پڑھی ہیں فقط والسلام۔

سند الإجازۃ کا اجرااور کمزور طلبہ

اس کے علاوہ ایک دوسری بات اور بھی ہے وہ یہ کہ طالبعلم جو آپ کے یہاں 8 سال پڑھتا ہے اور مدرسے کے ماحول میں تربیت پاتا ہے اور اس کا مزاج خالص دینی اور اسلامی بن جاتا ہے تو وہ بھی باوجود اس کے کہ کم استعداد ہوتا ہے باوجود اس کے بہت ناقص ہوتا ہے لیکن باہر جا کر خدمت تو دین ہی کی کرتا ہے کام تو دین ہی کا کرتا ہے تو اس واسطے یہ بات تو اپنی جگہ پر بالکل بجا ہے کہ داخلے کے امتحان میں معیار مضبوط رہنا چاہیے اور ہم بھی اپنی طبیعت پر جبر کر کے یعنی یہ شخص جو آپ کے سامنے ہے جبر کر کے اس بات کا پورا پورا لحاظ کرتا ہے اور آپ حضرات کو بھی کرنا چاہیے لیکن بہرحال ایسے بھی کچھ افراد ہوتے ہیں جن کے لئے گنجائش سند الإجازۃ کی نکالی جاسکتی ہے۔

وفاق المدارس کا طلباء سے ربط وتعلق

ایک تجویز یہ ہے وفاق کا جو تعلق ہے طلبہ سے وہ صرف سالانہ امتحان کی حد تک نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کے لئے ڈویژن کی سطح پر، صوبائی سطح پر وفاق کے وفود ترتیب دیئے جائے جو خاص طلبہ کے لئے ہوں ان کی تربیت اخلاقی بھی اور تعلیمی بھی اس سے کی جائے اور جب آپ نے فرمایا ہے کہ ہمیں اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ جس طرح ایک MA کے لئے چار سندات پہلے سے موجود ہوتی ہیں تو ہم بھی اس طرح کوشش کرتے ہیں تو اس سلسلے میں جب دورہ حدیث سے پہلے ان کے چار

امتحانات ہو جائیں تو درجات متعین ہو جائیں گے ایک ابتدائی ہے اور ایک ثانوی ہے ایک موقوف علیہ ہے اور چوتھی نمبر دورہ حدیث ہے جو وفاق کے تحت یہ امتحانات دے گا دوسرے امتحان کے بعد تیسرے امتحان میں موقوف علیہ کرے گا اس کی سند اس کو مل جائیگی پھر جا کر وہ دورہ حدیث کرے گا اس طرح یہ جو تجویز پہلے پیش کی گئی ہے۔

وفاق کے فوائد کیا ہیں؟

اور ہمارے طلبہ ابھی تک ہم سے یہ پوچھتے ہیں کہ وفاق کا فائدہ کیا ہے اور وفاق کی سند کی حیثیت کیا ہے؟ جس طرح اراکین وفاق کو آپ ہدایات دیتے ہیں وفاق کا تعارف کراتے ہیں وفاق کی ضروریات کو ان کے سامنے لاتے ہیں تو اس طرح طلبہ جو ہیں ان کو بھی ذہن میں رکھا جائے مستقل طلبہ کے لئے وفاق کے وفود جائیں اور ان کو وفاق کی اہمیت بھی بتائیں ساتھ ساتھ طریقہ تعلیم بھی اور پہلے ہی میں عرض کروں گا کہ یہ جو امتحانات ہیں مثلاً دورہ حدیث کا امتحان ہے اس سے پہلے بطور ٹیسٹ کے وفاق کا امتحان صوبائی سطح پر یا مرکزی سطح پر ہوں اور ان کو طریقہ امتحان کا بھی کہا جائے کہ کس طریقے سے امتحان دیا جائے تو اس طریقے سے اس بات کا جواب بھی ہو جائیگا کہ چار امتحانات ہوں گے چار سندات ہوں گے ایک شخص دوسرے نمبر پر نہیں پہنچ سکتا ہے جب تک وہ پہلا امتحان پاس نہ کرے دورہ حدیث تک پہنچنا مشکل ہوگا اور دوسری بات یہ ہے کہ اس سے ان طلبہ کے حوصلے بلند ہوں گے اور ان کو وفاق کی اہمیت کا پتہ چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ آگے امتحان دینے کے اصل بھی ہوں گے ان کو طریقہ امتحان کا بھی سکھایا جائے گا اور ان کا ٹیسٹ بھی لیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ وہ جب جائے تو ساتھ ساتھ کچھ تعلیمی کورس بھی ہونا چاہیے وہاں کچھ لیکچر دیے جائیں تو اس طرح طلبہ کے اندر بھی جنون پیدا ہوگا طلبہ کا براہ راست وفاق سے تعلق ہوں وہ بالکل اس سے اجنبی ہیں ابھی تک اجنبی ہیں۔

تجاویز اور وفاق کا غور و فکر

جہاں تک تعلق ہے مولانا کی تجاویز کا تو اس سلسلے میں آپ حضرات کو یہ معلوم ہے کہ دورے رکھنے کے لئے کوشش کی جارہی ہے اور ماضی میں یہ بات جس انداز میں ہوتی رہی ہے وہ ناکافی ہے اس کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے اور طریقہ کار کو زیادہ سے زیادہ مفید تر بنانے کے لئے غور اور فکر کیا جارہا ہے یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ وفاق کے جو عہدے دار ہیں وہ تمام کے تمام اساتذہ ہیں اور ان کی مصروفیات درس کی اس طرح ہوتی ہیں کہ وہ جب چاہیں تو وقت فارغ نہیں کرسکتے لیکن اس کے باوجود گزشتہ سال بھی دورے ہوئے اور اس سال بھی ہوئے لیکن بہرحال ناکافی ہوئے مجھے اس کا اعتراف اور اقرار ہے کہ ناکافی ہوئے ابھی پنجاب کا ایک دورہ تھا اس میں مجھے شرکت کرنی تھی میں ایک شدید مجبوری کی وجہ سے اس میں عین وقت پر شرکت سے محروم ہوا میری یہ کوشش تھی کہ میری غیر حاضری کے باوجود وہ وفد جائے دورہ کرلے لیکن بہرحال نہیں ہوسکا جس کا افسوس ہے اور قلق ہے آئندہ ان شاء اللہ تعالیٰ سال آئندہ سے اس کا اہتمام ہوگا جب یہ علماء آپ کے مدارس میں جائینگے یہ وہاں کے طلباء سے خطاب بھی کرینگے یہ وہاں طلباء کو وفاق کی اہمیت اور افادیت بھی بتائیں گے یہ ان کو درس اور مطالعے کے سلسلے میں مشورے اور ہدایات بھی دیں گے باقی یہ کہ جہاں تک تعلق ہے اس بات کا کہ طلباء کا وفاق سے براہ راست تعلق ہوں یہ میرے خیال میں لائق ترمیم ہے طلباء کا وفاق سے براہ مدارس تعلق ہوں براہ راست اس کو جاری کرنا اور براہ راست اس کو رواج دینا یہ مناسب نہیں ہے اپنے اساتذہ پر اعتماد اپنے مدرسے پر اعتماد اور اپنے اساتذہ اور مدرسے کے ذریعے سے وفاق سے رابطہ یہ زیادہ بہتری ہے

کمزور طلباء اور دورحدیث میں ان کا داخلہ

ایک بات یہ فرمائی ہے کہ آپ فرمارہے ہیں کہ ایک طالبعلم آٹھ سال ہمارے ساتھ گزارتا ہے اس کو داخلہ کس طرح نہ دیا جائے آپ کی اس نرم پالیسی سے بعض طلباء غلط فائدہ اٹھائیں گے بعض مدارس ایسے بھی معلوم ہوئے کہ طلباء نے ایک سال بھی نہیں پڑھا لیکن انہوں نے دورہ حدیث میں داخلہ دے دیا اس کا نقصان یہ ہے کہ جب وہ پھر جاتے ہیں ملازمت کے لئے تو ان کو جب کہا جاتا ہے کہ اپنی سند کی عبارت پڑھو تو وہ صحیح عبارت بھی نہیں پڑھ سکتا اس لئے میں نے یہ تجویز پیش کی ہے۔

بالکل صحیح ہے یعنی یہ تو بڑا ظلم ہے کہ ایک سال بھی نہیں پڑھا اور دورہ حدیث کے اندر شرکت ان کی ہوگئی اس کے لئے بہر حال میں نے تو عرض کیا کہ میں اپنے اوپر جبر کر کے شخصی بات میں نے عرض کی تھی اور اصولی طور پر بہر حال اس کا اہتمام ہونا چاہیے امتحانات کا جو سسٹم جاری ہوگا اس سے بہت حد تک ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا تدارک ہو جائیگا یہ مولانا صاحب نے جو فرمایا کہ چار سندات کا انتظام کرنا چاہیے وہ ہوگیا ہے۔

ہر مدرسے میں دورۂ حدیث کا پروگرام

ایک بات یہ فرمائی گئی ہے مولانا قاضی خلیل احمد صاحب کی طرف سے کہ دورہ حدیث ہر مدرسے میں پڑھایا جانا بھی تعلیمی لحاظ سے مضر ہے اس بارے میں بھی حتمی فیصلہ کیا جائے کہ اگر طلباء کی تعداد بہت ہی کم ہوں تو اس مدرسہ میں دورہ حدیث نہ پڑھایا جائے وفاق سے ملحق بعض ایسے مدارس بھی ہیں جس میں دورہ حدیث کے صرف تین طلباء کے لئے دورہ حدیث شروع کیا بہر حال یہ بات تو بالکل واضح ہے ایک معتد بہ تعداد طلباء کی ہونی چاہیے لیکن اس میں ہم جبر نہیں کر سکتے ہمارے پاس کوئی ایسی قوت حاکمہ نہیں ہے کہ جس کی بناء پر جبر کیا جا سکے یہ مشورہ ضرور دیں گے کہ طلباء کی معتد بہ

تعداد بھی ہونی چاہیے مولانا کی یہ تجویز حتمی فیصلے کی حد تک قابل قبول نہیں ہو سکے گی بہرحال اس درجے میں قابل قبول ہے کہ ارباب مدارس اس کی طرف توجہ دیں یہ ایک مدرسۃ البنات کے سلسلے میں بات آئی ہے تو اس کے لئے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہم نے مدرسۃ البنات کے الحاق کے سلسلے میں یہاں عاملہ میں بات رکھی اور ان شاء اللہ وہ قبول ہوگی، جہاں تک تعلق ہے دوسری تجاویز کا وہ ظاہر ہے ہر شخص کے لئے قابل قبول ہیں مثلاً یہ کہ بچیوں کی عمر تھوڑی ہوتی ہے جوان ہو جاتی ہیں تو اس واسطے ان کے لئے مختصر نصاب ہونا چاہیے اور اس میں نصاب کے لئے آپ نے لکھا ہے بہشتی زیور، تعلیم الا سلام حیات المسلمین، حیاۃ الصحابہ اسلامیات آپ کی کتابیں تو بہت بہتر ہے اور حفظ اور ناظرہ کا بندوبست بھی کیا گیا ہے وفاق نے اس تجویز کو قبول کیا ہے اور پسند کیا ہے اور شوریٰ میں آئندہ آنے والی ہے۔

دارالاقاموں کا اہتمام: قاضی محمد زاہد الحسینی کی تجویز

یہ ایک تجویز ہے قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کی طرف سے انہوں نے ''اقامت دارالاقامۃ'' ایک عنوان لکھا ہے میں یہ سمجھا ہوں کہ مولانا یہ فرما رہے ہیں کہ مدارس میں دارلاقامۃ کا اہتمام کیا جائے تو ظاہر ہے کہ جن مدارس میں بیرونی طلباء رہتے ہیں اس میں دارالاقامۃ کا اہتمام ہونا چاہیے ''وحدت فکر'' کا اہتمام بھی ہونا چاہیے ظاہر ہے کہ ہم جن حضرات علماء سے منسوب اور منسلک ہیں ان کے فکر کے اعتبار سے ہمارے ہاں اتحاد بے حد ضروری ہے۔

دفتر کا قیام: تجویز

انشاء المکتب للربط بین المدارس تو وہ تو موجود ہے یعنی ملتان میں مرکزی دفتر موجود ہے اگر دفتر مراد ہے مکتب سے تو وہ تو موجود ہے اور اگر اس سے مراد یہ ہے کہ

کوئی تصنیف، تالیف، نشر اور اشاعت کا ادارہ قائم کیا جائے تو وفاق کی حد تک جس قدر نشر و اشاعت کی ضرورت ہے وہ وفاق کے دفتر سے ہو رہی ہے اور الحمد للہ رو بہ ترقی ہے۔

صوبائی سطح پر نصابی کمیٹی کی تشکیل: مفتی حمید اللہ جان لکی مروت کی تجویز

یہ مولانا حمید اللہ جان ہے، دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت صوبہ سرحد سے یہ حضرت فرماتے ہیں کہ وفاق کے لئے صوبائی سطح پر نصاب وفاق کمیٹی کی تشکیل کی جائے میں پورا پڑھ کے سنا دیتا ہوں کہ ہر صوبے کی رہائش پذیر طلباء کا مزاج درس نظامی کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ ہے مثلاً پٹھان کتب معقولیات کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور ان کے چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتے بنا بریں وفاق کے نصاب پر عمل اکثر مدارس میں نہیں ہوا کرتا لہٰذا جیسا کہ حکومت ہر صوبے کے لئے علیحدہ نصاب تشکیل دیتی ہے اسی طرح وفاق بھی ہر صوبے سے نصاب کے لئے صوبائی سطح پر کمیٹی بنا کر صوبائی نصاب تشکیل دیں تا کہ نصاب قابلِ عمل بن سکے ہم نے تو یہ دیکھا تھا کہ ہر صوبے کے طلباء دیو بند جاتے تھے اور ایک ہی نصاب پڑھتے تھے اور اسی طرح سے ہر صوبے کے طلباء اب بھی اپنے آپ کو اسی نصاب کی طرف راعب بناتے ہیں اور وفاق کا نصاب ظاہر ہے علماء کرام نے تیار کیا ہے اور وہ آپ کے سامنے تو مدارس میں نصاب بھی وفاق کے مطابق ہونا چاہیے اور اس طرح صوبائی انداز میں آپ اگر بات کریں گے تو بات پیچیدہ ہوتی چلی جائے گی یہ مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

وفاق میں شمولیت کے لئے مدرسے کا معیار

وفاق میں شمولیت کے لئے مدرسے کا معیار یعنی طلباء کی تعداد متعین کرنا ضروری ہے تا کہ بے کار اور خود غرض لوگ اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں ان شاء اللہ آئندہ اس سلسلے میں بہر حال اہتمام کیا جائے گا اور مدارس کا معائنہ جب ہو گا اور ان

کے کوائف جب تفصیلی طور پر سامنے آئیں گے اور بغیر دل شکنی اور دل آزاری کے بے لاگ رپورٹ مرتب کی جائیگی تو ان شاء اللہ اس کا فائدہ ہوگا۔

بی اے پاس کے لئے مختصر نصاب: قاری محمد سلیمان کی تجویز ٹیکسلا

یہ ہمارے دوست ہیں صلاح الدین صاحب ٹیکسلا سے انہوں نے قاری محمد سلیمان صاحب کے توسط سے آپ حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ وہ لوگ جو انٹر اور BA کر لیتے ہیں اور اس کے بعد میں وہ یہاں کچھ گڑبڑ ہے اسکی اصلاح ہونی چاہیے آپ کو پیش نظر رکھ کر اس طرح کا نصاب مرتب کیا جاسکتا ہے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اگر کوئی اس سلسلے سے خاصا اور خصوصی ذوق رکھتے ہوں تو وہ اپنی تجاویز مرکز وفاق کو بھیجے انہوں نے لکھا ہے کہ علم الصرف کے بارہ ابواب یاد کرائے جائیں نحو میر اور علم النحو اور تجوید کا طریقہ سمجھایا جائے اصول فقہ میں نورانوار، علم فقہ میں کنز اور ہدایہ مکمل اور منطق میں ایساغوجی اور مرقات مکمل اور معانی میں تلخیص فلسفہ قدیمہ میں ہدیہ سعدیہ اور عربی ادب میں مفید الطالبین، نفحۃ العرب، مقامات میراث میں سراجی، رہنمائی کے لئے میں نے یہ ذکر کر دیا تو اس طرح اگر آپ کوئی نصاب تجویز فرمائیں گے اور وہ بھیجیں گے تو ہم اپنے طور پر بھی غور کریں گے اور آپ کی تجویز کو پیش نظر رکھ کر بھی اس سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

یہ ایک تجویز ہے ایجنڈا جو آپ کا تھا اس میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے نصاب کے ساتھ وفاق کے نصاب کے معادلے پر غور اس کی کاروائی ڈاکٹر صاحب آپ کے سامنے پیش کر چکے ہیں نصاب کی مقبولیت اور اس کی عملی نفاذ پر غور اس سلسلے میں بھی باتیں آپ کے سامنے تفصیل سے آچکی ہیں قواعد وضوابط برائے ملحقہ مدارس کے عملی نفاذ کے لئے اقدام رات کو ڈاکٹر صاحب کی تقریر اس موضوع پر بسیط اور مفصل ہوئی تھی

میزانیہ کی منظوری کے سلسلے میں مولانا مفتی انور شاہ صاحب آپ کے سامنے تفصیلات پیش کریں گے یہ درمیان میں بات آگئی وفاق المدارس العربیۃ کی طرف سے مجوزہ نصاب کو مدارس میں نافذ کرنے کے لئے تجویز ہے کہ وفاق کے فوقانی سطح پر اکابر کا ایک وفد تشکیل دیا جائے جو تمام ملک کا دورہ کریں اور تمام مہتممین حضرات کو اس پر آمادہ کریں کہ تمام مدارس میں وفاق کا نصاب پڑھایا جائے جب تک تمام مدارس میں وفاق کا نصاب نافذ نہ ہوگا تو ایک دو مدرسوں میں نافذ نہیں ہوسکتا کیونکہ ایک مدرسے میں طلباء پر جب یہ پابندیاں عائد ہوجاتی تو وہ فوری طور پر دوسرے مدرسے میں چلے جاتے ہیں لہٰذا اس کے لئے اہتمام کریں یہ باتیں تو آپ کے سامنے آچکی ہیں رات کو تفصیل سے اس پر گفتگو ہوئی اور میں نے ابھی عرض کیا کہ دوروں کا اہتمام ہوگا ان شاء اللہ۔

دیگر علوم وفنون پر توجہ

یہ ایک صاحب ہیں اصل میں ایک تو دستخط کرنے کا اپنا ایک معروف طریقہ ہوتا ہے ایسے موقع پر نام اگر صاف الفاظ میں لکھ دیا جائے تو سمجھ میں آجاتا ہے تو ہمارے ایک بزرگ ہیں فاضل دیو بند لکی مروت ضلع بنوں سے تعلق ہیں ناظم معارف القرآن نام میری سمجھ میں نہیں آرہا مولانا امیر محمد صاحب وہ لکھتے ہیں کہ اسلامی مدارس میں تاریخ ، جغرافیہ کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی نیز سیاسیات کے یہاں بھی کچھ گڑبڑ ہے اس کی اصلاح ضروری ہے طالبعلم عربی نہیں جانتا تو بہرحال جہاں تک تعلق ہے عربی جاننے کا اس کا تو اہتمام ہونا چاہیے اور جہاں تک تعلق ہے عصری علوم کے نصاب میں داخل ہونے کا تو یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر حضرات برابر غور وفکر کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے نصاب کا مسئلہ ایسا نہیں ہے ہمارا نصاب جامد نہیں ہے کہ اس میں غور وفکر کی گنجائش ہی نہ ہو ان شاء اللہ اس سلسلے میں آئندہ غور وفکر کیا جائے گا۔

عربی زبان کی طرف توجہ

عربی لکھنا اور بولنا اس کے لئے عرض کر دیا کہ آپ اپنے پاس مدرسوں میں ایک گھنٹہ کم از کم رکھیں یہ انشاء پردازی کی طرف توجہ کم ہے عموماً علماء لکھنے سے قاصر یا مجبور نظر آتے ہیں تو بے شک یہ بہت بڑا قصور ہے یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے ہمارے لئے وہاں تو تھی فخر کی بات لیکن ہمارے لیے یہ فخر کی بات نہیں ہے ہمیں فی الحال اس کا اہتمام کرنا چاہیے اور اپنے مدارس میں تحریر اور خط کے لیے ابتداہی سے بچوں کو اس پر مجبور کرنا چاہیے۔

علم صرف میں معیاری کتب کی کمی

علم صرف میں معیاری کتابیں نہیں ہیں جس سے عجمی شخص عربی کو پوری طرح سیکھ سکیں تو بہر حال جہاں تک نصاب کا تعلق ہے تو میں نے عرض کیا اس سلسلے میں ہم نے گھنٹوں بیٹھ کر غور کیا ہے اس سے پہلے ہمارے بزرگوں نے بارہا اس پر غور کیا ہے ہم بھی آئندہ انشاء اللہ غور کریں گے آپ دعا اس کی فرمائے کہ جو نصاب آپ کی مقرر کردہ کمیٹی تجویز کرے اس کو ہم اپنے مدرسوں میں نافذ کرنے کے لئے مستعد ہو جائیں۔

الحاق کے لئے معائنہ کی شرط: مولانا عبدالمتین کوہاٹ کی تجویز

ایک دوست نے لکھا ہے مولانا عبدالمتین صاحب ہیں کوہاٹ سے کہ الحاق کے لئے معائنے کی شرط لگائی جائے یہ تجویز تو آپ آئندہ کے لئے فرمارہے ہیں لیکن جو الحاق ہو چکا ہے وہ تو بغیر شرط کے ہو چکا ہے اس واسطے ضرورت اس بات کی ہے کہ جن مدارس کا الحاق ہو چکا ہے ان کا معائنہ کیا جائے اور میں نے عرض کیا تھا کہ دل شکنی اور دل آزاری کا انداز اختیار کئے بغیر ہمارے ناظر حضرات جو مدارس کا معائنہ کرنے کے

لئے وقتاً فوقتاً جائینگے ان کو جہاں اس بات کا بہت اہتمام کرنا ہے کہ اپنے طور طریق سے اور اپنے انداز سے وہ کسی کے دل آزاری کا سبب نہ بنے اور دل شکنی کا سبب نہ بنے اسی طرح اس بات کا بھی پورا اہتمام کرنا ہے کہ وہ بے لاگ وہی حقیقت لکھیں جو حقیقت ان کے سامنے آئے اس میں کسی رعائت کو جگہ نہ دیں صحیح صورت حال کو واضح کریں تو انشاء اللہ اس سے فائدہ ہوگا مدارس سے درخواست ہے ایک مرتبہ میں گیا حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ کی خدمت میں اور میں نے ان سے عرض کیا کہ حضرت مدرسے کا امتحان لینے کیلئے تشریف لے چلے میری درخواست ہے تو حضرت نے ازراہ شفقت اس کو قبول فرما لیا اور جب امتحان کے لئے تشریف لائے تو معائنہ جب لکھا اس میں لکھا کہ میں مدارس کا امتحان لینا چھوڑ چکا ہوں امتحان نہیں لیتا ہوں اس لئے کہ وہاں جانے کے بعد جب امتحان لیا جاتا ہے اگر طلبہ کو ان کی حیثیت کے مطابق نمبر دیے جائیں تو مہتمم صاحب ناراض ہوتے ہیں اور اگر طلبہ کو ان کی حیثیت سے زائد نمبر دیئے جائیں تو ضمیر ملامت کرتا ہے تو اس واسطے میں نے الجھن محسوس کی اور میں نے امتحان لینا چھوڑ دیا یہ صورتحال ہے عام طور پر اس کا اہتمام ہونا چاہیے کہ ہم اپنے مدارس کی ترقی کے لئے اور اپنے مدارس کی کامیابی کے لئے اس میں آنے والے کو کھلے دل سے اس بات کی اجازت دیں اور اس بات پر ہم راضی رہیں کہ جو کچھ آپ نے دیکھا اور محسوس کیا بے کم وکاست آپ وہی تحریر فرما دیں تو یہ طریقہ اگر اختیار کیا جائے گا تو انشاء اللہ اس سے ہماری مدارس کی اصلاح میں بہت مدد ملی گی اور ان کا معیار انشاء اللہ جلد بلند ہوگا۔

ضروری مضامین داخل نصاب کرنا: مولانا محمد یعقوب ربانی شیخوپورہ کی تجویز

یہ ایک تجویز ہے محمد یعقوب صاحب ربانی صاحب کی طرف سے جو ضلع شیخوپورہ سے تشریف لائے ہیں دستور وفاق المدارس العربیہ دفعہ (۳) شق (۳) کے تحت مندرجہ

ذیل مضامین داخل نصاب کرنا تاریخ پاکستان، جغرافیہ پاکستان و عالم اسلام، تاریخ و کردار مدارس دینیہ، تذکرۃ الاولیاشق (۵) کے تحت مندرجہ بالا کتب تصنیف کر کے مہیا کرنا شق نمبر (۶) کے تحت حفظ حدیث کا اہتمام کرنا، ضرورت مند مدارس کو عندالطلب اساتذہ مہیا کرنا ایک ادارہ بنام تربیت اساتذہ قائم کرنا گورنمنٹ کے ادارہ جات کے طرز پر دفعہ (۹) شق (۳) کے تحت وفاق کے اجلاسوں کی کاروائی اور فیصلوں کی نقول جملہ ارکان کو مہیا کرنا کیونکہ اجلاس کراچی شعبان ۱۴۱۰ھ کی نقول ہمیں نہیں ملیں ایجنڈا اجلاس ۲۹،۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء ۲،۳ جمادی الثانیہ ۱۴۰۲ھ کے متعلق تجاویز ایجنڈا کے نمبر (۶) کے تحت طلباء کے لئے ماہانہ وظیفے کا تعین کرنا اساتذہ کے تنخواؤں اور ترقی کی سکیل مقرر کرنا۔

نصاب کے بارے میں غور وفکر

حضرات! یہ چیزیں اس طرح کی ہیں کہ جہاں تک تعلق ہے نصاب کا متعلق تو نصاب کے بارے میں نے عرض کیا کہ اس سلسلے میں ہم غور وفکر کرتے رہیں گے اور کرتے رہے ہیں ایک شکایت اس بات کی بے شک ہے اور بجا شکایت ہے کہ اہل مدارس نے وہ نصاب جواب سے پہلے طبع ہوا ہے اور بعض مدارس میں اہتمام کے ساتھ وہ جاری بھی ہے اس کے اوپر عمل درآمد کرنے میں تعاون نہیں فرمایا یعنی یہ تو آپ بیشک فرماسکتے ہیں کہ فلاں مدرسہ جس کو آپ یہ کہتے ہیں کہ اس نے اس نصاب کی پابندی کی ہے اس میں جزوی کمی ایک یہ بھی ہے لیکن میں عرض کر رہا ہوں کہ وہاں آپ اگر جزوی کمی کی نشاندہی فرمائیں گے تو آپ یہ بھی تو دیکھیں کہ دوسرے عام مدارس میں کلیتاً اس طریقہ کار سے اور اس نصاب سے گریز اختیار کی جاتی ہے تو ہم مل بیٹھ کر ترغیب کے ذریعے سے اس کو آئندہ چلانے کی کوشش کریں اور کر رہے ہیں۔

کاروائی کی نقول تقسیم کرنا

اس کے علاوہ جہاں تک تعلق ہے اس بات کا کہ نقول فیصلوں کی اور کاروائی کی آپ حضرات کی خدمت میں پہنچنی چاہیے تو بے شک اس میں دیر سویر ہو جاتی ہے اور پچھلے سال جو اجلاس ہوا اس کی کاروائی اب چھپ چکی ہے اور وہ تقسیم بھی ہوئی ہے اور کل کے اجلاس میں بار بار یہ اعلان ہوتا رہا ہے کہ سامنے دفتر موجود ہے وفاق کا وہاں سے آپ کاروائی کے کاغذات حاصل کر سکتے ہیں بعض اوقات ایسے عوارض پیش آتے ہیں کہ دیر ہو جاتی ہے۔

طلباء کے لئے ماہانہ وظیفہ

اور یہ طلباء کے لئے ماہانہ وظیفہ کا تعین کرنا اور اساتذہ کے تنخواؤں اور ترقی کا سکیل مقرر کرنا یہ وفاق کے حدود سے باہر کی باتیں ہیں اور ہم مدارس کے معاملات میں براہ راست مداخلت کے قائل نہیں ہیں حضرات! وفاق اگر اس سلسلے میں مدارس کو کچھ ترغیب دیں کہ اساتذہ کے تنخواؤں میں کچھ اضافہ ہوں موجودہ حالات میں یہ تو خود طے کریں اتنی مداخلت نہیں ہوگی اس سلسلے میں یہ ہوتا ہے کہ ایک مدرسے والے جا کر دوسرے مدرسے کے اساتذہ کرام سے کہتے ہیں کہ وہ ایک ہزار روپے تنخواہ دیتے ہیں ہم گیارہ سو دیں گے آپ ہمارے پاس آئیں اس کا تدارک ہونا چاہیے۔

یہ تو سب حضرات کے سامنے بات آچکی ہے تو پابندی لگانا بھی چاہیے مدارس پر کہ وہ ایسا نہ کریں اخلاقی طور پر اہل علم حضرات تو اچھی طرح جانتے ہیں کہ اخلاق کی کتنی اہمیت ہے اور اہل علم پر یہ بھی واضح ہے کہ یہ باتیں اخلاق کے معیار سے گری ہوئی ہیں تو اس واسطے ان کو خود ہی اس بات کا اہتمام ہونا چاہیے۔

فقہ پڑھانے والے اساتذہ اور تربیتی کورس

سر دست یعنی فی الفور فقہ پڑھانے والے اساتذہ کرام کے لئے صرف ایک ماہ کا تربیتی کورس ہوتا کہ عصری تقاضے سے وفاق عہدہ برآ ہو سکے فقہ پڑھانے والے اساتذہ کے لئے عصری تقاضوں سے واقف ہونے کے واسطے آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے بزرگوں کا ایسا لٹریچر موجود ہے ایسی کتابیں موجود ہیں کہ ان کا اگر مطالعہ کیا جائے تو بہت سی چیزوں میں آپ کو اچھی خاصی واقفیت ہو سکتی ہے اور آپ عصری تقاضوں کو پورا کر سکتے ہیں تو جہاں تک تربیتی کورس کا تعلق ہے بہر حال آپ کی یہ خواہش ہے اللہ تعالیٰ اس کی کوئی سبیل پیدا کرے حکومت سے مطالبہ کرنا کہ قاضی 1/2 حصہ وفاق المدارس سے لیں 1/2 حصہ اس کا مطلب ہے کہ آدھے قاضی جو ہیں وہ وفاق المدارس سے لیں حکومت نے اس کا کوئی اعلان ہی نہیں کیا اپنے بندے لے رہے ہیں اپنے بند ے تیار کر رہے ہیں آئمہ مساجد اور مبلغین اور واعظین کے لئے ایک سہ سالہ نصاب مقرر کرنا تا کہ کم فرصت والے حضرات بھی امامت، وعظ اور تبلیغ کے منصب پر فائز ہو سکیں اور فرقِ باطلہ کا توڑ ہو سکے سہ سالہ وہ نصاب جو انگریزی پڑھے لکھے لوگوں کے لئے ایک تجویز آئی ہے اسی طرح کی وہ بھی ایک تجویز ہے تو بہر حال اس پر غور کیا جاسکتا ہے اور آپ حضرات تحریری شکل میں اس طرح کا کوئی نصاب آپ کے ذہن میں ہو تو اس کو پیش فرمائیں دفتر بھیج دیں یہ آگے پھر وہی FA وغیرہ ہی کا مسئلہ ہے عربی سکھانے کا انتظام وہ بھی آچکا ہے وفاق المدارس مخیر حضرات سے مالی فنڈ قائم کریں یہ بڑا مشکل کام ہے۔

خطابت سیاست اور یونین اور وفاق کا لائحہ عمل

بعض مہتمم حضرات اپنے مدارس میں طلباء پر سیاسی پابندی لگا دیتے ہیں بین

القوسین لکھا ہے سیاسی پابندی کے بعد ''یونین'' جس کی وجہ سے اکثر طلباء جن کی سیاسی تربیت نہیں ہوتی دوسرے نظریئے کو قبول کر لیتے ہیں تو جہاں تک تعلق ہے اس بات کا کہ مدارس میں طلباء جمعرات کے دن جو اجتماعات کرتے ہیں اور مشق کرتے ہیں تقریر و خطابت کی یا مناظرے کی تو اس پر تو میرے خیال میں کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیے حضرات اساتذہ کو سرپرستی کرنی چاہیے۔

یونین ایک خاص طاقت ہوتی ہے جی ہاں میں عرض کر رہا ہوں اور جہاں تک تعلق ہے اس بات کا کہ کوئی سیاسی جماعت قائم کی جائے مطالبات منوانے کے لئے ایجی ٹیشن پیدا کرنے کے لئے احتجاج کے دوسرے معروف طریقوں کو اختیار کرنے کے لئے تو یہ بات آپ کے لئے زیب نہیں دیتی آپ کے مدارس ان چیزوں سے بالکل منزہ اور پاک صاف ہونی چاہیے اور اگر میں عرض کروں تو جمعرات کو آپ اپنے نگرانی میں اپنے طلباء کو موضوع دے کر کتاب کی رہنمائی کر کے اور پھر ان سے تقریر کرائیں اس میں وہ مسلک اعتدال اور مسلک حق کی اشاعت کے لئے تیار ہوں تو بہت اچھی بات ہے مناظرہ کرائیں اور اسی طرح ان کا سہ ماہی یا مہینے میں ایک مرتبہ تمام انجمنوں کا ہماری پاس تو بہت سی انجمنیں مدرسے میں ہوتی ہیں ان کی علیحدہ ہے ان کی علیحدہ ہے ان کی علیحدہ ہے ہمیشہ تو ہم نہیں کر پاتے لیکن کبھی کبھی اجتماعی بھی ہم ان کا جلسہ کرتے ہیں اور ان کو پھر جو امتیاز کے ساتھ کامیاب ہونے والے لڑکے ہوتے ہیں ان کو انعام بھی دیتے ہیں یہ آپ بھی کریں یونین کو بالکل ممنوع قرار دیا جائے تعلیم کی طرف توجہ دی جانی چاہیے بالکل درست ہے۔

جدید عربی کے لئے الطریقۃ العصریہ: سلمان احمد کی تجویز

جدید عربی سے روشناس کرانے کے لئے جدید کتاب ترتیب دی جائے تو

الطریقۃ العصریہ ترتیب دی جاچکی ہے جدید عربی سے روشناس کرانے کے لئے سلمان احمد صاحب فرماتے ہیں کہ میں تین سال سے تجویز پیش کر رہا ہوں کہ کوئی جدید کتاب لکھی جائے اس بارے میں مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب نے کتاب لکھی ہے الطریقۃ العصریہ کے نام سے اور وفاق نے جواب نصاب مرتب کیا ہے اس میں اس کو بھی شامل کیا ہے جدید الفاظ اور جدید لغات میں اس سے کافی حد تک کمی پوری ہو جائیگی

حکومت وقت سے کوئی امداد وصول نہ کی جائے

یہ دو سوال میرے ہاتھ میں ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ وفاق سے ملحق مدارس زکوٰۃ وصول کریں نہ کریں تو یہ بات آپ کے سامنے پہلے آچکی ہے پچھلے اجلاس میں بنوری ٹاؤن کراچی میں اس پر بہت تفصیل سے غور وفکر کیا جا چکا ہے اور وفاق اپنی رائے پیش کر چکا ہے کہ ہمارے مدارس کا طرز جو ہمارے اپنے بزرگوں سے چلا آرہا ہے وہ یہ ہے کہ سرکاری کوئی امداد کسی قسم کی بھی وہ حکومت سے وصول نہ کی جائے یہ بات ہم نے آپ سے پچھلے مرتبہ عرض کی تھی اور آپ سے عرض کیا تھا کہ خیر اس میں معلوم ہوتی ہے اور مدارس کی فلاح اور بہبود اس میں نظر آتی ہے یہ آپ کہیں گے کہ صاحب پچاس ہزار روپے آرہے ہیں اس میں آپ کو خیر اور فلاح نظر نہیں آتی اور پچاس ہزار روپے نہیں آرہے تو اس میں آپ کو خیر اور فلاح کیسی نظر آجاتی ہے تو یہ تو بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ شگر کے مریض کو دیکھتے ہیں کہ اس سے کہا جاتا ہے کہ چائے میں چینی نہ ڈالو اور جناب ایک گولی اس میں ڈالی جاتی ہے اس گولی سے وہ چائے میٹھی ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ مضر اور چاول جس میں مٹھاس بالکل محسوس نہیں ہوتا اس کو کہتے ہیں کہ بہت نقصان دہ ہے تو چاول میں مٹھاس نظر نہیں آتا مگر وہ موجود ہے اور سکرین کتنی میٹھی ہے کہ اس کا مٹھاس بھی ناگوار مگر وہ مضر نہیں تو اسی طریقے سے آپ یقین فرمائیے کہ یہ حکومت سے

مال حاصل کرنے کی طمع اور حکومت سے امداد حاصل کرنے کی خواہش اور یا اس کے لئے کوشش اس میں مدارس کے لئے ہمارے بزرگوں نے فرمایا کہ فلاح اور خیر نظر نہیں آتی نقصان نظر آتا ہے ضرر نظر آتا ہے ان اہل بصیرت کو اس صورت میں کہ آپ ان سے لیں ضرر محسوس ہوا اور اس صورت میں کہ آپ ان سے نہ لیں فائدہ محسوس ہوا آپ ان کے مقلد ہیں ان کے پیروکار ہیں ایسی بات آپ سے اس وقت عرض کی گئی تھی میں آپ سے عرض کروں کراچی میں جامعة العلوم الا سلامية علامہ بنوری ٹاؤن کتنا بڑا ادارہ ہے کہ پاکستان میں اس کی اہمیت اور مرکزیت سے کوئی دشمن بھی انکار نہیں کر سکتا اور آپ کو معلوم ہے کہ وہاں کے اخراجات کا اندازہ وہاں کی نفاست حسن ظاہری وہاں کی ترتیب اور وہاں کا پورا طریقہ کار، وہ ایسا ہے کہ اس پر پیسہ خرچ ہوتا ہے لیکن حکومت سے ایک ٹیڈی پیسہ بھی نہیں لیتے تو اگر وہ ہو سکتا ہے تو آپ کے ہاں بھی ہو سکتا ہے آپ یہ فرمایئے کہ صاحب! وہاں تو اہل خیر اور اہل ثروت رہتے ہیں تو اہل خیر اور اہل ثروت کی بات چھوڑ دیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس کے دل کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں وہ جنگل کی طرف بھی متوجہ کر دیتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اگر کسی کے دل کو متوجہ کرنا نہیں چاہتے تو کراچی میں ایسے مدرسے بھی موجود ہیں کہ جن کو ہر وقت گلہ اور شکوہ ہے اس بات کا پیسہ نہیں ہے وہ تانگہ لیتے ہیں اس پر لاؤڈ سپیکر فٹ کرتے ہیں بازاروں بازاروں چندہ مانگتے پھرتے ہیں اور پھر بھی ان کا گزر صحیح نہیں ہوتا تو یہ کوئی بات نہیں یہ اکوڑہ خٹک ایک قصبہ ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ حضرت مولانا فرما رہے ہیں کہ بارہ لاکھ سالانہ خرچ ہے ایک لاکھ روپے ماہانہ کا خرچ ہے تو آخر یہ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس کے طرف دلوں کو متوجہ کر دیں اور وہ اس کی طرف متوجہ کر دیتے ہیں جو خود اللہ کی طرف متوجہ ہوں تو اس لئے ہمیں حکومت سے لینا اس میں بہت سے مفاسد ہیں ابھی ہمارے مفتی انور شاہ صاحب

نے فرمایا کہ مدارس نے زکوٰۃ وصول کی اور جناب والا زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد پھر وہاں چیکنگ شروع ہوئی جب تفتیش ہوئی تو دیکھا کہ مدرسے میں طالبعلم کوئی نہیں تو زکوٰۃ دینے والوں نے مواخذہ کیا گرفت کی تو دوبارہ زکوٰۃ لینے کے لئے انہوں نے دوسرے مدرسے کے طالبعلم کرائے پر حاصل کئے اور ان دوسرے مدرسے کے طلباء کا ایک مقدار مقرر کر کے یہ طے کر دیا کہ آپ کو مہینے میں ہم دس روپے دیا کریں گے اور آپ اتنی دیر کے لئے ہمارے مدرسے میں بھی ایک چکر لگا دیا کریں حضرات! اتنی خرابیاں ہیں کہ میں آپ سے ان خرابیوں کے سلسلے میں اگر بات کروں تو بالکل رونا آتا ہے ہمیں ہمارے بعض دوستوں نے فرمایا کہ صاحب لائن لگی ہوئی ہے جو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے دفتروں میں درخواست دینے جاتے ہیں اور زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے خوشامد اور منت ان افسران کی کرتے ہیں کہ کبھی اگر ضرورت پیش نہ آتی تو ان سے نہ ملنے کے لئے جاتے نہ ان کی منت وخوشامد کرتے تو بہر حال یہ بات طے شدہ ہے۔

حکومت وقت سے امداد حضرت نانوتویؒ کی نظر میں

حضرت نانوتویؒ کے اصول ہشت گانہ لکھے ہوئے ہیں اور آپ نے یقیناً پڑھے ہوں گے اس میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ حکومت وقت سے کسی طرح کی امداد کا قبول کرنا وہ مدرسے کے لئے مضرت کا باعث ہوگا میں الفاظ روایت نہیں کر رہا ہوں اس کا مفہوم اس طرح ہے اور اس کے علاوہ میں نے آپ سے عرض بھی کیا ہے ایک دفعہ محکمہ تعلیم کے کچھ حضرات ہمارے مدرسے میں آئے یہ آج سے 8-7 سال پہلے کی بات ہے اور انہوں نے مجھے ایک فارم دیا اور یہ کہا کہ صاحب! آپ اس کی خانہ پری کریں دور ایسا تھا کہ کبھی پولیس کی طرف سے انکوائری آتی تھی اور کبھی اوقاف کی طرف سے انکوائری آتی تھی، کبھی محکمہ تعلیم کی طرف سے انکوائری آتی تھی میں نہیں سمجھ سکا

کہ اس انکوائری کا مقصد کیا ہے تو میں محکمہ تعلیم کے افسر سے ملنے کیلئے گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ جناب! یہ بتائیں کہ یہ جو فارم آپ نے میرے پاس بھیجا ہے تو آپ یہ معلومات کیوں حاصل کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ معلومات اس لئے حاصل کر رہے ہیں کہ ہم آپ کے مدرسے کی کوئی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو آپ کی خدمت قبول نہیں ہے کہنے لگا لوگ تو ہمارے پاس درخواستیں لیکر آتے ہیں آپ کہتے ہیں کہ قبول نہیں ہے میں نے کہا کہ آپ مجھے یہ بتائیے کہ یہ جو آپ خدمت کر رہے ہیں اس میں آپ کا جذبہ کیا ہے وہ مسلمان آدمی تھا اس نے کہا کہ مولوی صاحب جو آپ کو دے گا پیسے وہ تو اپنا عمل دخل قائم کرے گا یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ آپ نے پہلے ہی انکار کر دیا اور آپ اس کے لئے آمادہ اور تیار نہیں ہوئے لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جو لے گا ان سے پیسے تو وہ ان کی گرفت سے اور ان کی عمل دخل سے بچ نہیں سکتا جی ہاں میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ تو شروع ہوا ہے جب آپ اس کی رسیا ہو جائیں گے اور آپ اس کی عادی ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ سے رشتہ توڑ کر ان کی طرف رجوع ہوں گے تو اگر ان کا دل کل پلٹ گیا اور ان کا خیال کل بدل گیا اور کوئی بھی مداخلت یہ بالکل نہ کریں تو پھر کیا ہوگا کیسے دشواری پیش آئے گی تو اس لیے کسی حال میں بھی مشورہ وفاق کا یہ ہے سفارش وفاق کی یہ ہے مزاج مدارس کا یہ ہے اور طرز ہمارے بزرگوں کا یہ ہے کہ خواہ بلدیہ، خواہ محکمہ تعلیم، خواہ محکمہ اوقاف، خواہ محکمہ زکوٰۃ کسی قسم کی امداد ہمارے مدرسے کے لئے پیش کریں تو ہمیں اسے قبول کرنے سے عذر کر دینا چاہیے۔

مولانا قاسم نانوتویؒ کے اصول ہشت گانہ ایک تصریح

مولانا نانوتویؒ کے اصول ہشت گانہ کے سلسلے میں یہ بات کی جاتی ہے کہ اس

زمانے میں انگریز کی حکومت تھی اسلئے آپ نے فرمایا کہ حکومت کی امداد نہ لی جائے نہیں اس میں یہ تصریح موجود ہے دوسرا عرض یہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ اکابر کا طرز یہ ہے، ہمارے بڑے کا لفظ آپ نے بولا اس میں بیشتر بڑے بڑے اکابر اس وقت یہاں موجود ہیں وہ کچھ طے کریں تیسری بات یہ ہے کہ آپ دوسرے ممالک کے فنڈ لیتے ہیں عرب ممالک سے تو جس طرح دخل اندازی کا امکان یہاں موجود ہے اس میں بھی ہوسکتا ہے کل کو کوئی یہ کیسے کہ یہ نصاب ہو یہ ترقی ہو جیسا کہ آج کل 16 سالہ نصاب ہم بنا رہے ہیں MA کے مساوی ہونے کے لئے تو یہ ساری صورتیں جو ہیں موھومہ ہوتی ہیں وہاں بھی پیش آسکتی ہیں یہاں بھی پیش آسکتی ہیں الحمد اللہ میں آپ کی رائے پر عمل کر رہا ہوں میں نہیں لے رہا ہوں لیکن جو باتیں دل میں ہیں یا ذہن میں آرہی ہیں وہ آپ کے سامنے ذکر اس لیئے کی جاتی ہیں کہ مسئلہ واضح ہونا چاہیے ہمارے جو ساتھی یہاں بیٹھے ہیں ہمارے اپنے ہیں ہماری اپنی جماعت ہے یہاں بیٹھ کر فیصلہ کچھ کرتے ہیں عمل دوسرا کرتے ہیں اس سے حکومت کے دماغ میں ہمارا وقار ختم ہو جاتا ہے ہم دو چار ادارے اگر نہ لیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے اس لئے اخلاقی پابندی عائد کر دینا چاہیے جو فیصلہ ہو اس پر عمل ہو اگر اشکال ہے تو اس کی اجازت ہونی چاہیے اشکال پیش کریں اور منوائیں فیصلہ تبدیل کرائیں اگر فیصلہ صحیح ہے تو خدا کے لئے سب کو اس پر عمل کرنا چاہیے۔

حکومت سے امداد نہیں لینی چاہیے

ایک بات تو جیسا کہ مولانا نے فرمایا ہے اور آپ نے فرمایا کہ ہمارے اکابر کی رائے ہے کہ حکومت وقت سے امداد نہیں لینی چاہیے یہ بات تو جہاں تک ہے صحیح ہے کہ حکومت وقت کی امداد نہیں لینی چاہیے لیکن یہ حکومت وقت اپنی امداد نہیں دے رہی ہے یہ زکوۃ کا مال تقسیم کر رہی ہے جو لوگوں سے انہوں نے لیا ہے جبکہ اضطراری طور پر جتنے

بھی مدارس ہیں وہ زکوۃ وصول کرتے ہیں اور اس زکوۃ کے لئے بھی لوگوں کے گھروں میں جاتے ہیں اور غالباً رمضان شریف کا مہینہ کراچی میں ایسی یلغار کا ہوتا ہے کہ وہاں بھی قطاریں لگی ہوتی ہیں ہر جگہ اور سفارشیں پیش کی جاتی ہیں اللہ کے نام پر نہیں ہوتی ہے یہ فلاں حضرت کی سند ہے اس وجہ سے دے رہیں اس طرح وہ زکوۃ وصول کی جاتی ہے تو اگر خود زکوۃ وصول کرنے میں جو ہمارا پچھلا تجربہ اور پچھلا طریقہ جا رہا ہے اور کراچی پشاور ان جگہوں سے دوسروں کے خطوط بڑے بڑے حضرات کو ان کی تسلی کے لئے لے جاتے ہیں اگر حکومت وقت دے جو زکوۃ انہوں نے وصول کرنی شروع کی ہے ہوسکتا ہے اس کا دائرہ آگے بھی وسیع ہو تو یہ تو حکومت کا مال نہیں ہے یہ تو مال ہے زکوۃ کا یہ حکومت نے اس وقت لیا ہے اور وہ حکومت اس مال کو جہاں مستحق ہے ان پر وہ خرچ کر رہی ہے تو ان دونوں چیزوں میں فرق ہے دوسری بات جیسا کہ مولانا نے توجہ دلائی یہ معادلے کی صورت جو کی جارہی ہے تو کس طرح اس کا طریقہ یہ ہے پچانوے فیصد لوگ گئے ہیں یہاں کے شیخ الحدیث سے بھی وہاں زائد وظیفہ مل جاتا ہے اور مدینہ منورہ میں بھی رہنا ہو جاتا ہے وہ دونوں تصور میں رکھتے ہم خرما ہم ثواب والی بات ہے اس لئے اس بات پر سنجیدگی سے گفتگو ہونی چاہیے کہ آیا آئندہ یہ دائرہ وسیع ہوگا عشر پر وسیع ہوگا زکوۃ پر وسیع ہوگا یا جو دکاندار اس وقت مثلاً انفرادی طور پر آپ کو دے رہے ہیں اور یہ تمام حضرات مہتممین بیٹھے ہیں یہ متوسط طبقہ کے لوگ جن کے بینکوں میں اتنا مال نہیں ہے تو وہ اپنے دکانداری میں سے جس کا ایک ہزار نکلتا ہے وہ کسی مدرسے کو سو دے دیتا ہے پچاس دے دیتا ہے تو اس طرح پر یہ چل رہا ہے ہوسکتا ہے کہ آئندہ جب وہ زکوۃ کا نظام قائم کر رہے ہیں تو دوکانوں پر جس طرح انکم ٹیکس ہے تو اس طرح وہ زکوۃ بھی وصول کرلیں اپنے طور پر اسی طرح زمینوں پر وہ عشر وصول کرلیں تو اب لوگ

جو ہیں تو وہ بیچارے یہ کہیں گے کہ زکوٰۃ تو ہم نے دے دی ہے عشر تو ہم نے دے دیا ہے تو اس سلسلے میں اگر ہمارا یہ دوٹوک اس قسم کی بات ہو تو پھر اس میں آئندہ جا کر الجھن پیدا ہو گی اور اس کے ساتھ دوسرے طبقے کے مدارس وہ بھی ہیں تو بہر حال صرف یہ بات نہیں ہے کہ حکومت کی امداد ہے یہ زکوٰۃ ہے جس طرح دیگر ڈونرز حضرات سے ہم خود بھی لیتے ہیں اگر وہ اس پر بغیر کسی پابندی عائد کیئے اگر وہ مدارس کی امداد کریں جس طرح وہ بیواؤں کی یتیموں کی کر رہے ہیں اس صورت پر غور ہونا چاہیے۔

مدارس کے دورے

گزارش یہ ہے کہ یہ بات جس طرح مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے فرمائی تھی کہ جب چیکنگ کے لئے ہم وہاں بلوچستان گئے تو وہاں ایک مدرسے کی تلاش میں ہم پھرتے رہے تو ہمیں وجود اس کا نظر نہ آیا آخر ایک دکان پر ہم وہاں پہنچے تو بورڈ لگا ہوا تھا مدرسے کا اور نیچے دکانداری ہو رہی تھی یا ابھی جیسے یہ حضرت مفتی صاحب کا حوالہ ہوا ہے کہ باہر سے طالب علم کو منگوایا گیا اور وہ چیکنگ کرنے والا جو آیا اس نے دیکھا کہ واقعی طلباء موجود ہیں اس سلسلے میں آپ حضرات تو مصروف ہیں اور آپ نے پہلے بھی وعدہ فرمایا تھا کہ چیکنگ کے لئے ہم آئیں گے انشاء اللہ آپ تو شیخ الحدیث ہیں ماشاء اللہ مدارس کی بڑی ذمہ داری ہے آپ حضرات تو تکلیف نہیں کر سکتے جیسا کہ ہمیں یہ اطلاع ملی جیسا کہ مفتی صاحب نے فرمایا وہاں مظفر گڑھ میں ہمارا مرکزی مدرسہ ہے پورے ضلع کا وہاں پر جمع ہو گئے اور آپ کا انتظار کرتے رہے یہ تو کل معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ صاحب مرحومہ اللہ ان کو غریق رحمت کر دے وہ فوت ہو گئیں جس کی وجہ سے آپ تشریف نہیں لا سکے مگر گزارش فقط کرنی یہ ہے کہ اگر آپ حضرات وفاق کے خرچے سے نگران کمیٹی مقرر فرما دیں اور وہ اس سلسلے میں اگر نگرانی کرے تو اس سے آپ حضرات کو سہولت ملے گی میں نے عرض کیا تھا کہ دورے ہوں گے حضرت آپ تو پہلے بھی فرما چکے

ہیں پچھلے میٹنگ میں فرمایا تھا کہ اس سال دورے کرینگے کئی دورے تو ہم کر بھی چکے ہیں وہ آپ نے فوقانی مدارس کے کئے ہیں نہیں ایسی بھی کوئی بات نہیں تحتانی مدارس کے کر چکے ہیں۔

مدارس میں حکومت کی دخل اندازی اور امداد

جہاں تک حکومت کا مدارس میں دخل دینے کا تعلق ہے جب حکومت دخل دینے پر آئیگی تو بغیر امداد کے بھی وہ آپ کے مدارس کو اپنے تحویل میں لے لیں گے اس کی مثال یہ ہے کہ جب حکومت نے ایسے مدارس کو جو ہمارے ماتحت چل رہے تھے ان کو لینا چاہا تو قومی تحویل میں ایک آرڈر کے ذریعے سے لے لیا باوجود اس کے کہ وہ کوئی امداد نہیں لے رہے تھے اب بھی اگر حکومت چاہے گی ان مدارس کو ختم کرنا یا ان پر قبضہ کرنا امداد وہ دے یا نہ دے جب وہ چاہیں گے ان کو اپنی تحویل میں لے لیں گے زکوۃ کا معاملہ جیسا کہ مولانا نے فرمایا ہے پالیسی اوپر سے یہ چل رہی ہے جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ ہر ہر چک میں اور ہر ہر محلے میں زکوٰۃ کمیٹیاں جو بنائی ہیں اب ان کے لئے خصوصی طور پر ان کو فعال بنانے کے لئے ہدایات آتی ہیں کہ دکانداروں سے اور محلے کے امیر آدمیوں سے زکوۃ وصول کرو اور آرڈر بھی آنے والا ہے جہاں تک مجھے علم ہے کہ کوئی شخص زکوٰۃ دوسرے اداروں کو نہیں دے گا جو ادارہ گورنمنٹ نے قائم کر دیا ہے محکمہ زکوۃ اس کو ادا کریں اسی طریقے سے عشر کے بارے میں ان کے ہاں ایک پالیسی بن رہی ہے جو ابھی نافذ ہونے والی ہے اس پالیسی کا بھی یہی ہوگا کہ عشر بھی سارا کا سارا زکوۃ کمیٹی وصول کرے گی اس وقت جن لوگوں کی زکوٰۃ حکومت نے کاٹ لی ہے جب ہم اپنے دوستوں سے زکوٰۃ کا کہتے ہیں یعنی مدرسے کی امداد کرو اور وہ بڑے اچھے طریقے سے امداد کرتے تھے تو وہ ہمیں یہ کہتے ہیں کہ ہماری زکوٰۃ تو حکومت کاٹتی ہے

ہمارے پاس تو کوئی فنڈ نہیں ہے تو آئندہ جو چیز آرہی ہے وہ ایسی ہے کہ جس کے نتیجے میں زکوۃ اور عشر سب کا سب حکومت لے گی اور پبلک کا ذہن یہ بھی میں آپ سے عرض کردوں کہ آپ کے چند مخصوص معتقدین کو چھوڑ کر باقی پبلک کا ذہن بھی آپ کی طرف مائل نہیں بہت سے لوگ تو وہ ہیں جو زکوۃ ادا نہیں کرتے اور بہت سے لوگ وہ ہیں امیر طبقہ جو زکوۃ دینے کا پابند ہے لیکن وہ آپ کو زکوٰۃ دینا پسند نہیں کرتا بہت بڑا طبقہ ہے جو مدارس کو بیکار سمجھتا ہے اس صورت میں اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا ان مدارس نے اگر زکوٰۃ نہ لی حکومت سے اور اسی طرح سے رہے تو آئندہ کیا صورت بنے گی ابھی میرا خیال ہے کہ چند مہینوں میں یہ نئی پالیسی آجائے گی وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ۔

وفاق کے آٹھ سالہ نصاب کا پابندی: مولانا محمد نصیب علی شاہ

یہ مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب کی طرف سے تجویز آئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ تجاویز تو بہت ہیں اور یہ کہ یہ سلسلہ ہر ایک اجلاس میں چلتا رہا ہے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ تجویز سامنے لائے جس پر حالاً عمل شروع ہو سکے تو اس طرح ہم صرف ایک تجویز پیش کرتے ہیں کہ عملی طور پر ہر ایک ملحقہ مدرسے کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ دو درجے ابتدائی طور سے وفاق کے نصاب کے مطابق بنایا جائیں اس طرح ہمارے جملہ مدارس آٹھ سال میں وفاق کے نصاب کے مطابق ہو جائینگے رات مولانا عبدالرزاق صاحب نے اس بات کو آپ کے سامنے وضاحت سے پیش کیا ہے اور یہ بتلایا ہے کہ مدارس کو نصاب کے مطابق اور درجہ بندی کے ساتھ چلانے کا بہترین اور آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ اولیٰ اور ثانیہ سے نصاب کی پابندی شروع کریں درجہ بندی کی پابندی شروع کر دیں تو انشاء اللہ آئندہ اس پر عمل آسانی سے ہو گا پوری درجہ

بندی بھی ہو جائیگی اور پورے نصاب پر عمل بھی ہو جائے گا مدینہ یونیورسٹی کے نصاب کے مطابق وفاق کے نصاب کو برابر بنانے کے سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ منقول علوم ترک کئے بغیر بقیہ نصاب کا تغیر وتبدیل بخوشی منظور ہے نہ ہم نے منقول میں کوئی تبدیلی کی نہ معقول میں اگر وفاق کے نصاب کو عملاً مؤثر بنانا ہے تو مجوزہ نصاب کا تمام مدارس درجہ کتب کو پابند کیا جائے کہ وہ اخلاقاً پوری پوری پابندی کر کے نصاب کے مطابق جماعت وار طلباء کو مکمل یکجہتی کے ساتھ تعلیم دیں اس کے لئے بھی آپ کے سامنے آگیا کہ جن کے ہاں درجہ بندی نہیں ہو رہی اور نصاب پر عمل نہیں ہو رہا وہ پہلے درجے سے فی الحال اس پر عمل شروع کر دیں تو بقیہ درجات میں بھی اس پر عمل آسان ہو جائے گا۔

اراکین مجلس عاملہ اور مستعد علماء کرام

تعداد اراکین مجلس عاملہ کے سلسلے میں گزارش ہے کہ وہ صرف فوقانی مدارس سے ہی نہ لئے جائیں بلکہ حتی الوسع تحتانی وسطانی مدارس کے مستعد علماء کرام کو بھی شامل کیا جائے اور حتی الوسع اراکین مجلس عاملہ میں سے ہر رکن اپنے گرد و جوار کے دو تین اضلاع کے مدارس کی نگرانی کریں جہاں تک اراکین عاملہ کے تقرر کا یا انتخاب کا تعلق ہے وہ پچھلے ملتان کے اجلاس میں ہو چکا ہے تین سال کے لئے دو سال تقریباً گزر گئے ایک سال باقی ہے ایک سال جب پورا ہو گا تو پھر نئے سرے سے جب نامزدگی ہو گی تو انشاء اللہ اس پر غور کریں گے۔

تقسیم اسباق اور طریقہ تعلیم

اور جہاں تک تعلق ہے نگرانی کا اس کے متعلق عرض کیا جا چکا ہے نصاب کو مؤثر بنانے کے سلسلے میں ضلعی مدارس وفاقی یا کم از کم ڈویژن کی سطح پر ناظر مقرر کیا جائے تو یہ بات آچکی ہے کہ انشاء اللہ ایسا ہو گا اکثر مدارس میں اساتذہ کرام پہلے سال

میں یعنی ابتدائی سال میں طلباء کو کتاب میں زیادہ بحث کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ششماہی امتحان تک کتاب کا کافی حصہ باقی رہتا ہے اور باقی دو مہینوں میں ساری کتاب ختم ہوتی ہے اگر وفاق کی طرف سے ہر کتاب کا سہ ماہی تک ایک مقدار اور ششماہی تک ایک مقدار مقرر کر دیا جائے تو طلباء کی پریشانی دور ہو جائیگی یہ تجویز تو بہت اچھی ہے کہ سہ ماہی امتحان تک کے لئے ایک مقدار اور ششماہی امتحان تک کے لئے دوسری مقدار اور آگے پھر سالانہ کے لئے لیکن ظاہر ہے وہ یہاں کھڑے ہو کر نہیں ہوگا قواعد وضوابط میں مولانا فرمارہے ہیں کہ طریقہ تعلیم درج ہے اس کو اگر مطالعہ کیا جائے تو اس سلسلے میں رہنمائی ملے گی اس میں ایک بات عرض کرنا یہ ہے کہ مظاہر العلوم سہارنپور میں مولانا عبدالرحمٰن صاحبؒ اور وہاں کے ناظم صاحبؒ نے ہر کتاب کی ماہوار اسباق تقسیم کئے تو مظاہر العلوم میں بھی چل رہا ہے وہ نصاب ہم نے یہاں اس کی نقل بھی منگا لی ہے ہر کتاب کے ماہوار صفحات جتنے پڑھانے ہیں وہ سب مقرر ہیں اس میں بڑی سہولت ہے اگر اس کو رکھے سامنے تو ہر کتاب کی مقدارِ خواندگی ماہوار جو ہے وہ سہولت کے ساتھ سامنے آجائیگی اور کتاب کی اختتام تک کوئی مشکل پیش نہیں آئیگی اس کی کاپی وفاق کے دفتر میں اگر بھیج دی جائے تو اس پر غور کرنے میں آسانی ہوگی۔

وفاق کا معادلہ تمام عرب ممالک کے جامعات سے ہو: مولانا غلام مصطفیٰ حسن

یہ ایک خط آیا ہے بحرین سے مولانا غلام مصطفیٰ حسن کا مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مرکز الدعوۃ والارشاد دولۃ البحرین ان کا خط ہے یہ خیر المدارس کے فاضل ہیں اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے بھی فارغ ہے انہوں نے خط لکھا ہے خط چونکہ بہت طویل ہے تو اس لئے یہاں کے مقصد سے جو تعلق رکھنے والی باتیں ہیں وہ میں آپ کو پیش کرتا ہوں وہ تجاویز دے رہے ہیں اس میں لکھا ہے کہ وفاق المدارس العربیہ کے

نصاب کا صرف جامعہ کے نصاب سے ہی معادلہ نہ کروایا جائے بلکہ سعودیہ کے تمام جامعات جامعة ملك بن عبدالعزيز بمكةالمكرمة اور جامعة الرياض اور جامعه الإمام محمد بن آل سعود بالرياض کے علاوہ جامعة الأزهر قاهره اور جامعة القاهرة مصر، جامعة الخليل الكويت اور دیگر تمام بلاد اسلامیہ کے جامعات سے معادلہ کی کوششیں کی جائیں جو ان شاء اللہ بہت جلد بارآور ہوں گی ایک تجویز ان کی ہے اور اس پر یہاں عمل ہو رہا ہے۔

عرب جامعات کو ایک رسمی خط لکھنا

نمبر۲: بہت سے فضلاء وفاق المدارس العربیہ سعودیہ کے جامعات میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جبکہ ان کی دراسات کا آخری سال ہو تو وفاق ان طلباء کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد الجامعہ الاسلامیۃ مدینہ منورہ اور رأسة اداره البحوث العلمية دعوت والإرشاد کو رسمی درخواست لکھ کر ان کا اپنے ہاں بطور مدرس تقرر کروائیں اس طرح ایک طرف تو مدرسہ ایک مدرس کے بارے فارغ ہوگا دوسری طرف وہ مدرس ہمزہ وصل کا کام دے گا علاوہ ازیں عربی زبان سکھانے کے لئے عربی اساتذہ محولہ بالا اداروں کے علاوہ جامعہ قاہرہ اور عرب لیگ سے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں بشرطیکہ وہ مؤثر نہ ہوں اور آپ انہیں متاثر کرسکیں بس بات تو اصل یہ ہے کہ ہم اگر متاثر کرنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کر پائیں تو پھر تو یہ چیز مفید ہوتی ہے بہر حال اس سلسلے میں بھی بات چل رہی ہے اور اس کے آئندہ نتائج آپ کے سامنے آئیں گے ان شاء اللہ......

بنات کے لئے مخصوص قسم کے دارالاقامے

نمبر۳: جو بڑے مدارس ہیں وہ تعلیم البنات کیلئے الگ انتظام کریں ان کے لئے مخصوص قسم کے دارالاقامے بنائیں جائے بہر حال مدارس بنات کا سلسلہ تو شروع

ہو گیا ہے اور ہمارے ملک میں کئی جگہ الحمد للہ اس سلسلے میں کام ہو رہا ہے چشتیاں میں ہو رہا ہے ابھی پشاور کی ایک درخواست آئی ہے اور اس کا الحاق بھی ہو رہا ہے اور اسی طرح لاہور میں بھی مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک سلسلہ ہے غالباً گجرات میں گوجرانوالہ میں اسی طرح ضلع سرگودھا میں یا جھنگ میں وہاں ایک جگہ ہے وہاں اس طرح کا سلسلہ ہے خیر المدارس میں بھی ہے تو اس طرح یہ سلسلہ چل رہا ہے اللہ اور زیادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

حفظ القرآن کی شاخیں وفاق کے زیر نگرانی

نمبر۴: بڑے مدارس کے زیر نگرانی مختلف شہروں اور اپنے علاقے کے دیہات میں تحفیظ القرآن کے شاخیں قائم کریں الحمد للہ وہ قائم ہیں اور روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہے یا پھر وفاق المدارس العربیہ تحفیظ القرآن کے نام سے ایک الگ تنظیم قائم کر کے تحفیظ القرآن کے شاخوں کا پورے ملک میں جال بچھایا جائے یہ شاخیں مساجد میں قائم ہو سکتی ہیں الگ سے عمارت بنانے کی ضرورت نہیں ہے اس سلسلے میں ابھی آپ کے سامنے بات آنے والی ہے وفاق نے فیصلہ کیا ہے۔

وفاق کی فضلاء کی تنظیم

نمبر۵: وفاق المدارس کے فضلاء کی تنظیم قائم کی جائے جو کہ وفاق المدارس کے ذمہ داران کا ہاتھ بٹائے اور دوسری جانب ایک دوسرے کے دکھ درد میں برابر کی شریک ہوں تو ظاہر ہے یہ کام فضلائے وفاق کا ہے۔

سند ڈبل ایم اے کے برابر مگر عملدرآمد میں کوتاہی

نمبر۶: صدر پاکستان نے وفاق المدارس العربیہ کے سند کے MA عربی اور

MA اسلامیات کے مساوی ہونے کا اعلان کیا تھا محض اعلان سے کام نہیں چل سکتا جب تک پاکستان کے تمام یونیورسٹیاں اسے عملاً تسلیم کر کے اس سند کے ڈبل MA کے معادل ہونے کا اعلان نہ کرے میرا خیال ہے کہ شاید اس سلسلے میں پیش رفت حسب عادت نہ ہوئی ہوں اس لئے اس کے لئے وفاق کا ایک نمائندہ وفد تشکیل دیں جو ملک کے تمام یونیورسٹیوں کے مسئولین سے کہہ کر یونیورسٹی کے گزٹ میں اس سند کے MA عربی اور MA اسلامیات کے مساوی ہونے کا اعلان کروائیں بصورت دیگر صدر پاکستان سے ملیں ان کوششوں کے اخبارات کی زینت بننے سے احتراز زیادہ مفید رہے گا خاموش جدوجہد کی جائے جب یہ سند قانوناً، اعلاناً، نہیں معادل قرار پایا جائے تو پھر فضلائے وفاق کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بہ حیثیت استاذ لگوانے کی ٹھوس اور خاموش مساعی کی جائیں علاوہ ازیں باصلاحیت افراد کو PHD کروائی جائے ایک طرف وہ اس سند کی بنیاد پر PHD کلاس میں کسی یونیورسٹی میں داخلہ لیں دوسری طرف اس شہر کا بڑا مدرسہ یا مدارس اس کے مقالے میں تعاون کریں بلکہ وقت کی ضرورت کے مطابق موضوع بھی مقرر کر کے دیں بعد ازاں باصلاحیت افراد کو تعلیمی اداروں میں عمیل اور دخیل کرنے کی مساعی کی جائے یہ سلسلہ ایسا ہے کہ اعلان ہوا اس اعلان کے بعد بہت سے دوستوں کے خطوط آئے اور انہوں نے لکھا کہ اس اعلان پر عملاً کوئی کاروائی نہیں کی جارہی ہے ہم اپنے پاس کراچی میں بھی اس کوشش میں لگے ہوئے تھے کوئی پتہ چلائیں کہ آیا یہ اعلان صرف اعلان ہے یا یہ کہ اسکی کوئی عملی اہمیت بھی سامنے آسکتی ہے تو یہ بات وہاں بھی سامنے آگئی دوستوں نے جو بتایا تھا اس سے بھی پتہ چلا کہ یہ صرف ابھی تک اعلان ہی اعلان ہے تو بہرحال اس کے لئے ضروری کاروائی کی جائیگی اور خاموش جدوجہد کی جائیگی ان شاء اللہ......

اصلاح نفس اور اصلاح اخلاق

نمبرے ہمارے اکابرین اور بزرگان دین کے پیش نظر ہمیشہ علم دین کے حصول کے ساتھ ساتھ اصلاح نفوس اور تربیت باطن کا خاص لحاظ رہا ہے مگر جب سے ہمارے ملک میں ھاؤ ھو کی سیاست نے جنم لے لیا ہے اور ہمارے مدارس بھی اس دور کی سیاست کے ہواؤں سے محفوظ نہ رہ سکے اس بناء پر علم کی عملی تطبیق کی بجائے لیڈر شپ کا زیادہ سے زیادہ شوق بڑھ رہا ہے اور اخلاقی اقدار میں تنزل کی صورت پیدا ہو رہی ہے اسی لیے اصلاح نفس اور باطنی تربیت کے لئے فکر کی اشد ضرورت ہے اس انحطاط کی ایک ادنیٰ سی مثال میں عرض کروں گا کہ میں نے ایک شرعی ضرورت کے تحت ایک مدرسے میں بحرین سے ٹیلی فون کیا مجھے جس طالب علم کو بلانا تھا بہر حال وہ دفتر میں تو نہ ہوگا جن صاحب نے فون اٹھایا وہ فرمانے لگے وہ نہیں آسکتا پرچہ دے رہا ہے جب میں نے ان سے عرض کیا کہ ہم بھی جامعہ خیر المدارس، جامعہ رشیدیہ پھر اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ کے طالبعلم رہے ہیں بہت سے امتحانات دیے ہیں ضرورت کے لئے کمرہ امتحان سے باہر جا سکتے ہیں ویسے بھی الضروریات تبیح المخظورات مسلمہ قاعدہ ہے بڑی مشکل سے راضی ہوئے پانچ دس منٹ کے بعد جواب دیا کہ وہ ملے نہیں جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ طالبعلم امتحان میں نہیں تھے پھر میں نے پوچھا کہ حضرت مہتمم صاحب؟ تو فرمایا کہ سفر میں ہے نائب مہتمم صاحب تو فرمایا کہ سفر میں ہے کہنے لگے آپ پیغام دے دیجیے وہ پہنچ جائے گا تو میں نے جیسے ٹیلیفون کے آغاز میں ان حضرت کا نام دریافت کیا تھا اور انہوں نے نہیں بتایا تھا تو پھر میں نے عرض کیا کہ آپ کا نام کیا ہے تو وہ اس پر ناراض ہو گئے کہ تم عجیب بے وقوف آدمی ہو اور فون بند کر دیا لہٰذا اس بے عملی اور بد اخلاقی کی علاج کے بغیر آپ کی محنت کی اہمیت عند اللہ اور عند الناس کچھ نہ

رہے گی میرے خیال میں اس گھاٹی کو با آسانی سر کرنے کے لئے ہمارے ہی اکابرین کا تجویز کردہ راستہ اور طریقہ ہمارے پاس اب بھی موجود ہے اور وہ یہ کہ ہمارے طلبہ اور فضلاء تبلیغی جماعت کے ہفتہ واری اجتماعات میں شریک ہوں ایک دن کی جماعت میں نکلے اور چھٹیوں میں وقت لگائیں اس طرح سے ان میں جہاں تصفیہ، قربانی اخلاص اور ایک دوسرے کے اکرام واحترام کا جذبہ پیدا ہوگا بلکہ ملکہ پیدا ہوگا وہاں دعوت وتبلیغ کے صحیح طریقہ کار اور حکمتوں کا زمانہ طالبعلمی میں پتا چل جائیگا بلکہ ان کی مشق ہو جائیگی یوں آپ کی محنتیں ٹھکانے لگیں گی پھر وہ جس شعبہ زندگی میں دنیا کے جس کونے میں بھی جائینگے مؤثر ثابت ہوں گے متاثر نہیں ہوں گے تو یہ ہمارے سارے ہی دوستوں کی رائے ہے کہ طلبہ کو بھیجا جائے جماعتوں میں اور ان کی اصلاح باطن اور اصلاح نفس کی طرف توجہ دی جائے۔

جاہ پسندی ہی ادارہ کی موت ہے

نمبر ۸ کوشش یہ ہے کہ سر دست اپنے ہی مکتب فکر کے مدارس کثرت سے وفاق کے ساتھ منسلک ہوں دوسرے ادارے اول تو آتے نہیں اگر آگئے پھر اب جو کام اخلاص کے ساتھ چل رہا ہے اس کام میں یک گونہ رکاوٹ پیدا ہونے کا خطرہ دکھائی دیتا ہے تو یہ فعال ادارہ عہدوں کے انتخاب کی بھینٹ نہ چڑھ جائے جب نفسانیت وانانیت اور جاہ پسندی آتی ہے دینی ادارے پھر اپنی موت آپ مرجاتے ہیں أعاذنا الله منها الحاصل احتیاط کی ضرورت ہے۔

خاموش جدوجہد اشتہار بازی سے اجتناب

نمبر ۹ آخر میں عرض کروں گا کہ کام جتنا خاموشی کے ساتھ اشتہار بازی کے بغیر محنت سے ہوتا رہے گا اس کے اثرات اور فوائد بہت زیادہ اور دائمی ہوں گے

اشتہاروں سے دشمنانِ اسلام چوکنے ہو جاتے ہیں کام رک جاتا ہے بہت اچھی بات ہے لیکن کئی دفعہ یہ آتا ہے کہ اس دور میں ایک فریضہ ہمارا اپنے مدرسے کے کام کا تعارف کرانا بھی تو ہے میں نے ایک بزرگ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک تو یہ چندہ مانگنا کسی عالم کا کسی دولت مند اور کسی امیر آدمی کے پاس جا کر اور ایک ہے اپنے کام کا تعارف کرانا دونوں باتوں میں بہت فرق ہے چندہ مانگنے ولا جس طرح چندہ مانگتا ہے مدرسے کا مہتمم جانتا ہے کہ اس کے لئے اس کو کیا کیا نفسیاتی ہتھکنڈے استعمال کرنے پڑتے ہیں اور کیا کیا اس کے لئے دوسرے ذرائع و سائل، سفارشیں اور پیہم اور لگاتار بھاگ دوڑ کرنی پڑتی ہے لیکن تعارف کرانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ جائے اور جانے کے بعد یہ کہے کہ یہ ادارہ ہے فلاں جگہ واقع ہے یہ اس کا کام ہے اور اگر آپ اس کے ساتھ تعاون کرنا پسند کریں تو براہ راست رابطہ قائم کریں اگر اس کو چندہ بھی دیا جائے تو وہ کسی قیمت پر وصول نہ کریں سختی سے منع کر دیں کہ میرا کام چندہ وصول کرنا نہیں ہے میں اپنے ساتھ رسید نہیں رکھتا آپ بھیجنا چاہے تو بھیج دیں لیکن آپ بے خبر تھے میں بتانے آیا ہوں کہ فلاں جگہ یہ کام ہو رہا ہے تو یہ بھی ایک طریقہ ہے اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ طریقہ بعض جگہوں پر رائج ہے اس کے مطابق عمل کیا جا رہا ہے اور بڑے بڑے مدرسے اس ادارے کے تحت چل رہے ہیں تو یہ جو ہمارا کام ہے وفاق کا تو ظاہر ہے آپ کو آگاہی بخشنے کے لئے ہمیں لٹریچر تیار کرنا ہی ہے اپنے مدارس کو باخبر کرنے کیلئے ہمیں نشر و اشاعت کے ذرائع استعمال کرنا ہی ہے جہاں تک تعلق ہے اس بات کہ اس میں اس اشتہار بازی کو مقصد بنا لیا جائے اور کام سے غفلت اختیار کیا جائے تو یہ تو کسی طرح زیبا نہیں اور کسی طرح مناسب نہیں یا نام آوری کیلئے اور شہرت کے لئے اس طرح کی کاروائی کی جائے یہ بھی قطعاً غلط ہے لیکن بہر حال اپنے مدارس کو اور اپنے اداروں کو

وفاق کی سرگرمیوں سے اور اس کے کام سے آگاہ کرنا یہ بغیر نشر واشاعت کے ممکن نہیں اس واسطے بقدرِ ضرورت اس کا سہارا لیا جائے گا۔

مسلک علماء دیوبند اور المهند على المفند

آخری بات مولانا نے کی ہے آخر میں دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دیئے رکھیں خاتمہ ایمان پر ہو جائیں یہ درخواست ہم سب کی طرف سے بارگاہ رب العزت میں ہے کہ ہمیں توفیق ملے حسنات کی، اخلاص کے ساتھ نیکیاں کرنے کی اور ہمارا سب کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے میں نے تجویز تو بھیج دی تھی لیکن اس کے مطابق کل سے جو باتیں ہو رہی ہیں بہر حال وہ وفاق المدارس کے مقصد کے عین مطابق ہو رہی ہیں ایک دو باتیں اس میں نہیں آئیں کل کے بحث میں بھی اور آج کے بحث میں بھی اور وہ سب سے بنیادی اور ضروری باتیں ہیں پہلی بات وفاق المدارس جس کا دعویٰ اکابرین علماء دیوبند کے نصاب کے مطابق مدارس کا اپنے آپس میں اتحاد اور اس کو مؤثر طریقے سے اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام ملک کے اندر کرنا لیکن اس میں ایک بات کل سے نہیں آئی تھی اس وقت مسلک علماء دیوبند یہ مختلف فیہ بنتا جا رہا ہے اس کا تشخص نہیں رہا وفاق المدارس کو سب سے پہلے اس ضرورت پر کہ اکابرین علماء دیوبند جن کے عقائد المھند کی شکل میں ہمارے پاس ہیں اس پر ہر ایک عالم دین کو مہتمم کو جو وفاق المدارس کے اندر منسلک ہے اس کو پابندی سختی سے کرنی چاہیے مدرس بھی وہ ہوں جو اس مسلک کے پابند ہوں۔

مدارس کے حضرات خود راسخ العقیدہ ہوں

آج کل ایک ہماری ذہنی انتشار کا باعث یہ بھی ہو رہا ہے کہ ہمارے کئی مدارس کے اندر اساتذہ کرام وہ خود راسخ نہیں ہیں اس معاملے میں ہمارے پہلے جتنے اکابر بھی

تھے وہ راسخ فی العقیدہ تھے اس لئے جو طلباء یا جوان کے سلف تھے وہ بھی راسخ تھے اب انہی اکابر کے نام پر ابھی تک تو یہ اکابر ان کو دیکھنے والے جیسے حضرت مولانا عزیر گل صاحب دامت برکاتہم حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالحق صاحب دامت برکاتہم اور اس قسم کے اور حضرات موجود ہیں انہیں اکابر کے نام پر جو بنیاد تھی مسئلہ حیات النبی ﷺ کی توسل کی عذاب قبر کی انہی کے نام پر انکا انکار کیا جارہا ہے اور وفاق کی طرف سے اجتماعی طور پر اس کے جواب کا آج تک کوئی معقول انتظام نہ ہوسکا حتی کہ آپ کو معلوم ہے کہ پچھلے دنوں میں علماء دیوبند کے نام پر حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر مناظرہ یہ کتنی دکھ کی بات ہے کہ آیا ابھی تک ہمیں یہ بھی معلوم نہیں یا یہ بھی ہمارا عقیدہ اور ہمارا یقین نہیں کہ ان حضرات کے جو عقائد تھے وہ ظاہراً و باطناً یہ تھے ان کے نام پر یہ بات پھیلائی جائے کہ وہ قرآن و حدیث سے واقف نہیں تھے یا ان کے عقائد قرآن وحدیث سے ٹھکراتے ہیں یا جن احادیث کی بنیاد پر قائم ہیں تو میرا مقصد یہ ہے کہ یہ وفاق کا ایجنڈا ہے اور اکثر ہمارے مہتمم حضرات آئے ہوئے ہیں آپ حضرات کو چاہیے کہ وفاق کی طرف سے مسلک علماء دیوبند کو متشخص کرنا کہ علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے مثبت طریقے سے میں یہ نہیں چاہتا کہ ہم کسی کے ساتھ مناظرہ کریں یا الجھیں مثبت طریقے سے وفاق کی طرف سے یہ اعلان ہو کہ ہمارا اکابر کا جو مسلک تھا ہم اس کے پابند ہیں المھند کے اندر جو مسائل اور جو عقائد انہوں نے لکھے ہیں وہ صحیح ہیں وہی علماء دیوبند کا تشخص ہے جو اس پر چلے وہ دیوبند کے اندر ہے اور جو نہ چلے وہ باہر ہے وہ علماء دیوبند نہیں وہ خارج ہے۔

امتحان گاہ کا تعین اور نظام الاوقات

دوسری بات یہ ہے کہ سال کا جو اختتام ہوتا ہے ایک مہینہ پہلے سبق ختم ہو جاتے ہیں تو اس کا بھی آپ کو فکر کرنی چاہیے کہ وفاق المدارس کی طرف سے مراکز

متعین ہوں جہاں آپ اپنا امتحان صحیح طور پر دیو بند کے منشور کے مطابق کہ پورا رجب کا مہینہ پڑھائی کا ہو اور شعبان کا پہلا ہفتہ ان کو پڑھائی کا دیا جائے اور پھر ۱۲ شعبان تک یا پھر ۱۵ شعبان تک ہم نے ۲۰ شعبان کو امتحان دیا تھا دارالعلوم دیو بند میں آج جمادی الثانی میں سبق ختم کرا دیئے جاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ معیار نہیں رہتا پھر طلبہ پھرتے ہیں کوئی کہاں جاتا ہے کوئی کہاں جاتا ہے، آپ اپنے مسلک کے مطابق اپنے نظام الأوقات مرتب کریں۔

تفسیر قرآن اور عقائد کی تربیت پر توجہ

اور امتحانوں سے فارغ ہونے کے بعد آپ کے پاس یہ پروگرام ہو کہ فلاں جگہ ایک مرکز ہے وہاں تفسیر پڑھایا جا رہا ہے وہاں پر دورہ قرآن پڑھایا جا رہا ہے اس میں آپ اپنے طلباء کو مطمئن کر کے داخل کریں تاکہ اس فکری الحاد کا خاتمہ ہو سکے آج کل الحاد آ رہا ہے، انکار حدیث آ رہا ہے قرآن پاک کی ایک آیت کو چھوڑا جاتا ہے ایک آیت کو پڑھا جاتا ہے تو اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وفاق کی طرف سے اس بات کا انتظام ہوتا کہ وہ ان چھٹیوں میں دورہ تفسیر پڑھیں تیسری بات وفاق کے جو فوقانی مدارس ہیں ان کے اندر طلباء کو علماء دیو بند کے عقائد سے روشناس کرایا جائے اور جو ان کے شبہات ہوں ان کو دور کیا جائے تاکہ وہ طلباء ایک ذہن لیکر نکلے آج ذہنی انتشار ہے مدارس بہت ہیں، پھیلاؤ زیادہ ہے لیکن وہ رسوخ نہیں ہے جس پر ہمارے اکابر کی بنیاد ہے جس کی وجہ سے پورے عالم میں یہ چیز پھیلی ہے اگر آپ اس کو نہیں کریں گے تو یہ سب ختم ہو جائے گا۔

تین قابل توجہ باتیں

(مولانا نے تین باتیں ارشاد فرمائیں) پہلی بات تو یہ تھی کہ عقائد علماء دیو بند کے سلسلے میں المھند علی المفند کے مطابق عقائد ہونے چاہیئں دوسری بات یہ تھی کہ

ہمیں اپنے مدارس کے طلباء کیلئے دورہ قرآن کا انتظام کرنا چاہیے تیسری بات یہ تھی کہ چھٹیاں آخر میں کی جائیں اور رجب میں پڑھائی ہو اور اس کے بعد شعبان میں امتحان کا طریقہ رائج کیا جائے۔

المھند علی المفند اور ارباب اہتمام

تو میں عرض کروں پہلی بات کے بارے میں کہ جہاں تک تعلق ہے اس بات کا کہ عقائد علماء دیو بند کی پابندی کی جائے اور عقائد علماء دیو بند کے پابند اساتذہ کرام کو مدارس کو اور اربابِ اہتمام کو اپنے ساتھ ملایا جائے اور وابستہ رکھا جائے تو سمجھتا ہوں کہ پہلے سے یہی ہو رہا ہے یہ تمام کے تمام مدارس جو ہمارے ہیں یہ مسلک دیو بند ہی سے تعلق رکھنے والے ہیں اور اس میں آپ مجھے معاف فرمائے مقامی طور پر کچھ اس طرح کے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ ان کی وجہ سے شدت آجاتی ہے اس شدت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر آدمی جب اظہار خیال کرنے لگتا ہے تو اظہار خیال میں بھی وہ شدت استعمال کرتا ہے ہمارے پاس کراچی میں جامعہ بنوری ٹاؤن ہے ،دار العلوم کراچی ہے ،جامعہ فاروقیہ ہے ،مظہر العلوم کھڈہ ہے ،جامعہ صدیقیہ ہے ،جامعہ حمادیہ ہے اور اسی طرح اور بھی دوسرے مدارس ہیں اور پورے ملک کے طلباء وہاں تعلیم حاصل کرنے کیلئے پہنچتے ہیں سرحد کے طلباء بھی وہاں موجود ہیں ،سندھی طلباء بھی وہاں موجود ہیں ،بلوچستانی طلباء بھی وہاں موجود ہیں اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے دار العلوم کراچی ہو یا حضرت بنوریؒ کا جامعہ ہو یا اس طریقے سے جس مدرسے کا میں خادم ہوں وہ مدرسہ ہو یا ایسا ہی جامعہ حمادیہ اور مظہر العلوم ان تمام مدارس کے ارباب اہتمام المھند علی المفند کے بیان کردہ عقائد پر قائم ہیں انہیں کی تقلید کرتے ہی وہی طلباء کو ذہن نشین کراتے ہیں اور اس کے باوجود ہمارے پاس کوئی انتشار نہیں کوئی ایسی صورت نہیں کہ جس کی وجہ سے ہمیں پریشانی یا الجھن پیش

آئے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں میں خود اپنی بات کرتا ہوں چونکہ حدیث کا سبق مجھے پڑھانا پڑھتا ہے تو اس میں وہ مسائل زیر بحث آتے ہیں اور ان زیر بحث مسائل میں میں مسلک اعتدال کی ترجمانی بھی کرتا ہوں اور اس میں میرے اوپر سوالات کی بوچھاڑ بھی ہوتی ہے اور اس سوالات کی بوچھاڑ کے باوجود میں نے آج تک یہ محسوس کیا کہ میں سبق میں کبھی اپنے شاگرد کو مطمئن کرنے میں ناکام رہا میں نے محسوس نہیں کیا یہ ہوسکتا کہ انہوں نے باوجود عدم اطمینان کے میری خاطر اور میرے لحاظ سے میرے سامنے اس کا اظہار نہ ہونے دیا ہو اظہار نہ کیا ہو وہ بات علیحدہ ہے اس لئے کہ دلوں کا حال میں نہیں جانتا چہرے بشرے سے اور سوال جواب کے اندر میں نے یہ بات محسوس کی تو اس لئے یہ مسئلہ اس قسم کا ہے کہ ہمیں اس کو اطمینان کے ساتھ جیسا کہ ہمارا مسلک اعتدال ہے اعتدال اور میانہ روی اختیار کر کے اس کو حل کرنا چاہیے۔

دورۂ تفسیر اور وفاق المدارس

اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جہاں تک تعلق ہے اس بات کا کہ دورہ تفسیر کا انتظام کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ سردست وفاق المدارس العربیہ میں اتنی استطاعت نہیں کہ وہ اپنے طور پر اس کا انتظام کرلے لیکن آپ اس کا انتظام اپنے مدرسے میں کرتے ہیں ہم اس کو خوش آمدید کہیں گے اور ہم اس کی جتنی ہم سے ہو سکے حوصلہ افزائی کریں گے آپ کریں بیشک کریں اور جتنے مدارس ہیں وہ مدارس اپنے ہاں اگر اس کا اہتمام کرتے ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

مدارس کی تعطیلات اور امتحان

جہاں تک تعلق ہے اس بات کا کہ تعطیلات سویرے ہو جاتے ہیں چھٹیاں آپ کو تعجب ہوگا کہ بعض مدارس میں جمادی الثانی میں رخت سفر باندھ کر طلباء دوسرے

مدارس کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں اور بعض مدارس میں رجب میں یہ صورتحال پیدا ہو جاتی ہے اور کہیں کہیں جو باقیات الصالحات قسم کے حضرات ہیں اور ان کے مدارس ان کے ہاں ابھی تک یہ شعبان کا سلسلہ جاری ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ مدت تعلیم کو زیادہ سے زیادہ کارآمد بنایا جائے اور اپنے طلباء کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ ان کو وقت دیا جائے یہ بھی ہوتا ہے کہ سویرے چھٹی ہو جائے گی تو مولانا کو اسفار کے لئے خاصا وقت مل جائے گا اور ان کو فراغت ہو جائے گی اور یہ بھی ہوتا ہے کہ طلباء دورہ تفسیر میں جائیں گے تو اس دورہ تفسیر کے لئے ان کو موقع مل جائیگا ہم یہ سمجھتے ہیں مثال کے طور پر ہمارے پاس چار سال میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے درجہ ثانیہ سے شروع ہوتا ہے ثانیہ، ثالثہ، رابعہ، خامسہ اور خامسہ میں جا کر ختم ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ باقاعدہ سہ ماہی، ششماہی، سالانہ امتحان ہوتا ہے اور جس طریقے سے اس کی اہمیت دیجاتی ہے تو چار سال پڑھنے والے طالبعلم کو ایک مہینے یا ڈیڑھ مہینے دورۂ تفسیر کی حاجت باقی نہیں رہتی تو اس لئے آپ حضرات اپنے ہاں مدارس میں نصاب تعلیم میں قرآن مجید کو داخل کریں اور اس کو بڑے اہتمام سے پڑھائے جو مشکل مسائل ہیں ان پر خصوصی نوٹس لکھوائے اور اسی طریقے سے جو مشکل مقامات ہیں ان کے بارے میں ذرا محنت کر کے کاوش اور کوشش سے مطالعہ کر کے ان کو مواد دیں جو آپ کے مسائل وہ ہیں جن کا اس محفل میں اس وقت ذکر ہو رہا ہے اس پر ان کو ٹھوس مواد فراہم کریں لیکن اس میں مطالعہ کرنے کی زحمت ہوگی اور حافظے میں ان کو محفوظ کرنے کی زحمت اٹھانی پڑے گی یہ تکلیف آپ اٹھائے تو ان شاء اللہ سب کچھ ہو جائے گا۔

سالانہ جلسوں میں مسلک دیو بند کا خیال رکھنا

مدارس کے سالانہ جلسوں میں دعوت دیتے ہوئے مسلک کا لحاظ نہیں رکھا جاتا تو ظاہر ہے اس کا تعلق تو وفاق سے نہیں ہے وفاق تو یہ کہہ سکتا ہے کہ بے شک کہ ہمیں

اپنے مسلک کے ساتھ تعلق کی بناء پر اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ ایسا نہ ہو لیکن وفاق اس سلسلے میں کوئی پابندی عائد کرنے کے مؤقف میں نہیں ہے۔

تصادم سے اجتناب

یہ ایک بات جو ہے زکوٰۃ کے سلسلے میں ہے کہ چھوٹے مدارس میں طلباء اور ارباب اہتمام میں تصادم ہو رہا ہے تو لہٰذا چاہیے کہ اس سے اجتناب کریں۔

اجلاسوں کے انعقاد کی افادیت: تجویز

اور جناب والا یہ آخر میں مولانا عزیز الرحمٰن صاحب لکی مروت سے ارشاد فرما رہے ہیں کہ میری تجویز یہ ہے کہ آئندہ کے لئے شوریٰ کا اجلاس نہ بلایا جائے اور نہ کسی بڑے مدرسے کو اتنے خرچ پر مجبور کیا جائے مجلس عاملہ ہی فیصلہ کرتی رہے اور شوریٰ کو مطلع کرتی رہے بلکہ آئین میں ترمیم کر کے شوریٰ کی قوت حاکمہ کی حیثیت کا خاتمہ کیا جائے سارے مسائل آسان ہو جائیں گے جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ بعض حضرات کے ارمان میں جو چیز تھی یا جو کچھ وہ لیکر آئے تھے ہو سکتا ہے کہ ان کے ذہن کے مطابق یا وہ تجویز پاس نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ان کو یہ شک ہوا کہ ایسے اجلاس نہیں ہونے چاہیے لیکن جہاں تک ان اجلاسوں کے افادیت کا تعلق ہے تو ظاہر بات ہے کہ کل سے جو قیمتی قسم کی تجاویز سامنے آئی ہیں یا جو فیصلے ابھی آپ حضرات کے سامنے آنے والے ہیں یہ ایسی چیز ہے کہ جس کی وجہ سے آپ اپنے آپ کو وفاق المدارس العربیہ کہلوا سکتے ہیں اگر یہ تنظیم نہیں یا یہ چیز نہیں یا اس میں آپ ایک دوسرے کے آراء سننے کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے اور ظاہر بات ہے کہ جہاں شوریٰ ہو گی اس میں جہاں اپنی رائے پیش کرنی ہوتی ہے وہاں دوسرے کی رائے کو بھی سننا ہوتا ہے۔

مدرسین کی تنخواہوں کا سکیل اور وفاق المدارس

مدرسین حضرات کے لئے میرے ذہن میں ایک تجویز ہے کہ جہاں تک تنخواہ کے سکیل کے بارے میں حضرت مولانا نے جواب دیا وہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ ہر مدرسے کا اپنا ایک دائرہ کار ہے یہ تو اپنی جگہ تک مسلم ہے لیکن ایک بات جو قابل توجہ ہے ان حضرات کے لئے وہ یہ ہے کہ بعض مدرسین حضرات اپنی عمر کے سارے حصے کو مدارس کے اندر تدریس کے اندر صرف کر دیتے ہیں اور جس وقت ان کی عمر بالکل اس قابل نہیں رہتی کہ وہ پڑھا سکے تدریس کر سکے جو ایک مشکل ترین کام ہے اس کے بعد مدارس کی طرف سے ایسے اساتذہ کے لئے کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے ہمارے بہت سے علماء کرام مدارس کے علاوہ اپنے بچوں کو سکولوں میں بھی لگاتے ہیں فارغ التحصیل ہو کر میرے خیال میں میری تجویز یہ ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان اپنی طرف سے کوئی ایسی تجویز ٹھوس رکھے کہ ایسے اساتذہ کرام جو عمر کے اس حد کو پہنچ جاتے ہیں ان کی سرپرستی کے لئے بھی تعاون ہونا چاہیے۔

خطبات
مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب

مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب

تعارف

مولانا نے جامعہ نیوٹاؤن میں تکمیل علم کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، لیبیا کے اسلامی یونیورسٹی وغیرہ سے علمی استفادہ کیا، ڈاکٹریٹ بھی کیا، احقر ۸۳ھ میں پہلے سفر حج کے سلسلہ میں مدینہ طیبہ پہنچا وہاں قیام جامعہ اسلامیہ کے ابتدائی دور کے پاکستانی طلبہ کے بیچ میں مولانا بھی شامل تھا، مولانا عبداللہ کاکاخیل مرحوم، مولانا حسن جان صاحب یہ سب ساتھی تھے میرے لئے رحمت ثابت ہوئے دوڈھائی مہینہ ان کی رفاقت میں علمی رحلات میں شرکت اور جامعہ کے بعض اہم اساتذہ کے کلاسوں میں استفادہ کا موقع ان حضرات کی برکت سے ملا مولانا حسن خلق اور نجابت وشرافت کے پیکر ہیں اس وقت سے دوستی کا مضبوط رشتہ استوار ہے مفتی احمد الرحمٰن مرحوم کے بعد جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کا اہتمام بھی ان کے سر ہوا۔ (س)

دینی مدارس گزارشات، تجربات اور مشاہدات

الحمد للّٰه و کفی و سلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ أما بعد فقد قال النبیﷺ إن اللّٰه یحب إذا عمل أحد کم عملاً أن یتقنه

(شعب الإیمان: ح ۴۹۲۹)

آغاز سخن

صدر محترم علماء کرام! میں یہ گستاخی سمجھتا ہوں کہ علماء کے ایسے مجمع میں جن میں میرے اساتذہ اور اساتذہ کے بھی اساتذہ کے برابر علماء موجود ہیں وہاں میں کچھ لب کشائی کروں لیکن چونکہ صدر محترم کا اور دوسرے حضرات کا حکم ہے اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ جیسا کہ آپ نے ابھی مولانا انور شاہ صاحب سے سن لیا کہ شیخ عبداللہ الزائد کے سفر میں میں ان کے ساتھ تھا اور اسی دوران مجھے اپنے وفاق المدارس کے بعض اہم مدارس کا اسے دیکھنے کا موقع ملا اگرچہ اس کی رپورٹ میں نے مختصر سی لکھ دی تھی اور میں نے ان حضرات سے عرض کیا تھا کہ یہ رپورٹ کافی ہے اور ان حضرات میں تقسیم کر دیں لیکن ان کا اصرار ہے کہ میں ان چیزوں کو خود بیاں کردوں۔

چند گزارشات برائے اصلاح مدارس

اس لئے میں اس سلسلے میں آپ حضرات کے سامنے چند گزارشات عرض کردوں گا اور مقصد بھی محض تذکیر ہے اور نہایت ہی اخلاص کے ساتھ اور درد کے ساتھ یہ عرض کیا جاتا ہے لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی عربی مدارس ہیں اور خصوصاً ہمارے اپنے مدارس جن کا تعلق دارالعلوم دیو بند سے ہے ان تمام مدارس کو میں اپنے حد تک میرے اپنے جذبات یہ ہیں کہ میں ان کو اپنے جامعة العلوم الا سلامیہ کراچی کی طرح سمجھتا ہوں اور جس طرح ہمارے جذبات یہ ہیں کہ جامعة العلوم الا سلامیہ اس کے اندر کوئی نقص نہ ہو اور کمال سے کمال اس میں پیدا ہوں یہی جذبات ہمارے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے لئے ہیں اور دارالعلوم سرحد پشاور کے لئے ہیں اور بلوچستان، سندھ، اور سرحد کے ہر چھوٹے اور بڑے مدرسے کے لئے ہمارے دل میں یہی جذبات ہیں اور اس لئے الدین النصیحة (ابوداؤد: ح ٤٩٤٤) پر عمل کرتے ہوئے چند چیزیں اس لئے عرض کرتا ہوں کہ شاید وہ حضرات جنہوں نے ابھی تک بعض چیزوں کی طرف توجہ نہیں دی وہ ابھی اس کی طرف توجہ دیں بہرحال کمزوریوں کا ہونا غلطیوں کا صدور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے لیکن اس غلطی پر یا اس کوتاہی پر قائم رہنا یہ افسوس کی بات ہے۔

مشاہدات اور تجربات

ایک تو کچھ مشاہدات ہیں اور دوسرے میرے سامنے بزرگوں کے بعض تجربات ہیں اس لئے بہت سی چیزیں جو میں عرض کروں گا وہ صرف نظری نہیں ہے عملی ہیں جو ہم نے ان آنکھوں سے دیکھی ہیں اور اس کے اندر شرکت کی ہے اس موقع پر جہاں علماء کا اجتماع ہوتا ہے اپنے وہ بزرگ یاد آجاتے ہیں جنہوں نے اسی جذبہ کو لئے

ہوئے یہ وفاق جیسا عظیم الشان ادارہ قائم کیا چاہے وہ حضرت مولانا خیر محمدؒ صاحب ہو یا حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ ہو یا ہمارے شیخؒ ہو ایسے موقع پر ان کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں جنہوں نے ہمارے لئے ایک راہ طریقہ عمل متعین فرمایا جس پر ہم چل کر اپنے آپ کو اس مقام تک پہنچا سکتے ہیں جہاں تک وہ حضرات پہنچے تھے تو اس سلسلے میں پہلی بات تو میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

دیوبندی مدارس کا امتیازی شان

اپنے ان مشاہدات کی وجہ سے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس موقع پر مجھے دوسرے حضرات کے مدارس کو دیکھنے کا موقع ملا چاہیے وہ اہل حدیث حضرات ہیں یا بریلوی حضرات ہیں اگر بعد میں موقع ہوا تو میں یہ بھی عرض کروں گا تا کہ بعض حضرات جن کے ذہنوں میں یہ اشکال ہے کہ وفاق نے ان کو دعوت کیوں دی ہے اتحاد کی، اس کو بھی میں عرض کروں گا اس کی وجہ کیا تھی چونکہ مجھے ان کو بھی دیکھنے کا موقع ملا اور اس سے اچھی طرح موازنہ کیا جا سکتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھے اپنے مدارس کے بعض خوبیوں اور خصوصیات کا علم ہوا جن کو میں ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور جن کا ذکر میں نے اپنی رپورٹ میں بھی کیا ہے بلکہ میں آپ کو یہ بھی عرض کر دوں کہ اس دورے کے علاوہ مجھے بعض عرب ممالک اور بعض اسلامی ممالک میں بھی جانے کا موقع ملا ہے اور میں سفر میں عام طور پر بہت سی عام چیزوں کو دیکھتا رہتا ہوں اور ان میں غور کرتا رہتا ہوں تو اس کو دیکھنے کے بعد اس نعمت کی قدر اور اس کی قدر و منزلت میرے دل میں اور بڑھ گئی ہے اور جس کا احساس میں آپ کو بھی دلانا چاہتا ہوں یہ دینی مدارس اور یہ علمی مراکز جن کو آپ چلا رہے ہیں یہ اللہ کی وہ نعمت ہے جو اللہ نے آپ کو دی ہے جس سے بہت عرب ممالک خاص کر اسلامی ممالک محروم ہو چکے ہیں۔

قبض علماء اور مدارس کا خاتمہ قرب قیامت کی علامت

اور بعض احادیث میں جو اَشراط الساعة میں ذکر آتا ہے کہ نماز پڑھانے کو آپ کو کوئی شخص نہیں ملے گا جو آپ کو نماز پڑھا دیں ہم نے ان سفروں میں عرب ممالک میں جن کے ہاں اوڑھنا بچھونا ہوتی ہے وہاں دیکھا کہ نماز کا وقت ہے اور کوئی نماز پڑھانے والا نہیں ہے ایک دفعہ میں بیروت سے گزر رہا تھا مغرب کی نماز کا وقت آیا تو ادھر ادھر میں نے دیکھا کہ مسجد نظر آئے تو شہر کے وسط میں ایک مسجد میں چلا گیا تو مغرب کا وقت ہو چکا ہے نہایت مشکل سے ایک آدمی آیا اور اس نے اذان دیدی اب دیکھ رہے ہیں کہ امام صاحب کہاں ہے امام صاحب ندارد لیکن میری داڑھی انہوں نے دیکھی تو کہنے لگے یاشیخ تفضل اور پھر میں نے وہاں نماز پڑھائی۔ یہ ایک عرب ملک کا حال ہے جن کی زبان عربی ہے۔

عرب ممالک میں مدارس کا صورت حال

پورے لبنان میں آپ پھر جائیں آپ کو ایسا مدرسہ نہیں ملے گا جو وہاں علماء پیدا کریں شام کو لے لیجئے جو کہ احادیث میں جس کی برکات آئی ہیں اور وہاں ایسے ایسے علماء جنہیں دیکھ کر ہمیں اپنے بزرگ یاد آتے ہیں اور وہاں بے دین حکومتوں کی وجہ سے آج وہاں حالت یہ ہے کہ وہاں کے مدارس کو تالے لگے ہوئے ہیں اور بڑی بڑی خوبصورت مسجدیں جن کے ساتھ مدرسے کے عمارتیں قائم تھیں یا تو وہ مدرسے اور درسگاہیں بند پڑی ہیں یا کہیں کوئی نمائش گاہ بنی ہوئی ہے یا کسی اور مقصد کے لئے استعمال ہو رہی ہیں تو یہ نعمت جو اللہ نے آپ کو دی ہے اور جس کے بارے میں آپ بہت سے لوگوں سے سنتے ہوں گے اور آپ کو تعجب ہوتا ہے کہ بہت سی اسلامی ملکوں کے مقابلے میں ہمارا پاکستان بہت اچھا ہے اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ یہ جو خیر کے راستے

ہیں خیر کے مراکز ہیں وہ بہت سی ملکوں میں تقریباً ختم ہو چکے ہیں یا نہایت ہی کمزور پڑ گئے ہیں جس کے نتیجے میں علماء کا پیدا ہونا وہاں بند ہو چکا ہے یا نہایت ہی محدود ہو چکا ہے سعودیہ عربیہ کو لے لیجئے یا مراکو (مراکش) لے لیجئے وہاں بے شک مراکز قائم ہیں لیکن وہ مراکز صرف حکومت کے سہارے اور آسرے پر چل رہے ہیں اگر حکومت آج اپنا ہاتھ اٹھالیں وہ ایک دن بھی نہیں چل سکتے جامعة الأزھر جیسا ادارہ جس نے سینکڑوں سال سے دنیائے اسلام کی اور علم کی خدمت کی ہے وہاں کا کروڑوں روپے کا بجٹ ہوتا ہے لیکن شیخ الأزھر سے لیکر نیچے کسی انتظامیہ کے افسر تک کسی ایک شخص پر اپنے شعبہ کے علاوہ کوئی اور بوجھ نہیں کیوں کہ مصارف سب حکومت کے ذمہ ہے اوقاف کے ذمے ہیں ان کا کام اپنے اپنے دائرے میں کرنا ہیں لیکن یہ مدارس جنہیں آپ چلا رہے ہیں اور جنہوں نے اپنے محنت سے اپنے دوستوں کے تعاون سے مسلمانوں کے تعاون سے اللہ کے لئے قائم کیا ہے اس کی نظیر آپ کو بہت کم ملی گی۔

مدارس ایک نعمت ہیں اس پر شکر ادا کرنا چاہیے

تو یہ نعمت جو اللہ نے آپ کو نصیب کی ہے اور آپ کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری ہے اس پر اللہ کا شکر کر ادا کیجئے اور اگر اپنے اندر کمزوری محسوس کرتے اس کو دور کر کے اپنے آپ کو اس کا اہل بنائے تا کہ یہ ادارے جن سے اسلام کے سپاہی پیدا ہوتے ہیں اسلام کے علماء اور دعاۃ پیدا ہوتے ہیں آپ حضرات کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری رہے اور پڑھنے کے بعد بھی یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہو اور اللہ کے ہاں پھر آپ جب جائیں گے تو پھر تو اللہ ہی جانتا ہے مالا عین رأت ولا أذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر (دارمی: ح ۳۰۲۹) تو اس لئے اس دورے میں مجھے بعض چیزیں جو نظر آئیں اور جس سے طبیعت خوش ہوئی اور روحانی مسرت حاصل ہوئی ان میں کچھ

چیزیں یہ ہیں عام طور پر میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ جس طرح ماضی میں ہمارا علمی نصاب ہمارے بزرگوں کے ہاتھ میں تھا علم کے جھنڈے ہمارے بزرگوں کے ہاتھ میں تھے آج انحطاط کے دور میں بھی یہ جھنڈے بھی ہمارے اکابر حضرات کے ہاتھ میں ہیں اور اس کی نظیر ان مدارس کی کثرت ہے اور پھر ان مدارس کے اندر طلباء کی کثرت یہ قبولیت کی علامت ہے وگرنہ بہت سے مدارس دوسرے حضرات کی ایسے ہیں جہاں پر بعض دفعہ مادی وسائل زیادہ ہوتے ہیں لیکن وہاں ایسی چیزیں آپ کو بعض میں ملیں گی لیکن اکثریت میں نہیں ملیں گی تعداد کی حساب سے طلباء کے حساب سے اور اساتذہ کے اعتبار سے میں نے اپنے مدارس میں عموماً دیکھا کہ الحمد للہ بزرگ اساتذہ، تجربہ کار صاحب فن اور خصوصاً ان میں اکثریت وہ تھی جو کہ دارالعلوم دیوبند کے فضلاء تھے تو یہ چیز ایک عالم کے لئے ایک مسلمان کے لئے باعث خوشی ہے اس کے علاوہ نظم ونسق کے اعتبار سے بھی میں نے دیکھا کہ ہمارے مدارس میں الحمد للہ بہت زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عرب مہمانوں کو بھی متاثر کیا انہوں نے اس لئے کہ یہ چیز کہنے کی نہیں ہے انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ان مدارس میں کیا ہے اور اعتراف کیا انہوں نے کہ پہلے تو سنتے تھے کہ پاکستان میں عربی مدارس ہیں اور ہوسکتا ہے کہ انہوں نے کسی خاص جہت میں زیادہ تأثر لیا ہو لیکن جب خود مشاہدہ کیا آکر یہاں، تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سفر کے آخری دور میں جب کہ کراچی پہنچے تو وہاں تمام حضرات کے اجتماع میں جس میں دیوبندی غیر دیوبندی سب علماء تھے تو ان سے نہ رہا گیا اور انہوں نے اعلان کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ مدارس وفاق المدارس العربیہ جیسی تنظیم کے اندر جیسا کہ یہ موجود ہے اس میں سب جمع ہو جائیں اور اس کا نام چاہے کچھ بھی رکھے اور اسکے ساتھ ساتھ ان مدارس کا سنت نبوی ﷺ کیساتھ تعلق، اعتناء یہ بھی ان کی امتیازی شان ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بزرگوں کی بصیرت اور ان کی

ذہانت کا نتیجہ ہے کہ ہمارے نصاب الحمدللہ حدیث کے بارے میں ایسا ہے کہ طالبعلم اتنا عرصہ تمام فنون پڑھنے کے بعد پھر اس قابل ہو جاتا ہے کہ حدیث کو سمجھئے تب وہ حدیث شروع کرتا ہے۔

دینی مدارس کے طلباء کا حدیث پر عمل اور روحانی تربیت

اور اس کے علاوہ ہر بڑے مدرسے میں دارالحدیث کے نام سے بڑے بڑے ہال بولتی ہوئی دلیل اور ثبوت ہے کہ ان مدارس میں اگر چہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم ایسے اور ہم ایسے لیکن عملاً حدیث پر دعویٰ کرنے والے اور حدیث پڑھانے والے یہی مدارس ہیں دینی مدارس تعلیم کے ساتھ تربیت کا بھی خیال رکھتے ہیں اور جہاں ایک طرف طلباء کو تعلیم دی جاتی ہے وہاں دوسری طرف ان کی دینی روحانی اعراض کی تربیت بھی ہوتی ہے بہرحال یہ وہ چیزیں تھیں جن کی وجہ سے مجھے بہت خوشی ہوئی اور مہمان بھی اتنے متاثر ہوئے اور خصوصاً ہم نے دیکھا کہ ہمارے اپنے مدارس میں مہمان کے آنے پر طلبہ کے اندر زیادہ نظم اور نسق تھا اور تعداد زیادہ تھی اور اس کے علاوہ جو میں نے اپنے طور پر محسوس کیا اور وہ یہ کہ ایک روحانی اور ایک علمی رنگ جس کے لئے میں نظیر پیش نہیں کرسکتا وہ میں نے اپنے مدارس کے اساتذہ اور طلبہ میں دیکھا ہے۔

مدارس دینیہ کے منتظمین کی ذمہ داری

لیکن ہم چاہتے ہیں کہ جو چیز بنیادی طور پر ہمارے ہاں موجود ہے یہ کامل طریقے سے ہو اور ہمارے اندر موجود ہے یہ کامل طریقے سے ہو اور ہمارے اندر جو بھی کمزوری ہے وہ دور ہو جائے اور ہمارے مدارس صحیح معنوں میں دارالعلوم دیو بند کی نیابت کریں اور رجال کار پیدا کریں جو کہ اس دین کا جھنڈا کل اٹھائیں اور یہ امانت جو چلی آرہی ہے صحیح معنوں میں پچھلی نسل کو پہنچا دیں اس لئے میں آپ سے

نہایت ہی عاجزانہ یہ درخواست کروں گا کہ وہ حضرات جنہوں نے ابھی تک نصاب کے اوپر جسے دیوبند کا نصاب کہیے یا وفاق کا ان بزرگوں کا ہمارے ہاں جو نصاب ہے جنہوں نے ابھی تک اس پر عمل نہیں کیا یا اس میں سستی کی ہے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اس نصاب کی پابندی کیجئے۔

نصاب درجہ بندی کے ساتھ ہو

یہ کوئی کمال کی بات نہیں کہ ایک طالبعلم کافیہ پڑھ رہا ہے تو کافیہ پڑھے ادھر ہدایہ پڑھ رہا ہے تو ہدایہ پڑھتا رہے یہ لاقانونیت یہ علم کے لئے بھی مضر ہے آپ کے لئے بھی مضر ہے اور طلبہ کے لئے بھی مضر ہے بزرگوں نے جو محنت کر کے اور برسوں سے اس پر عمل کرتے چلے آرہے ہیں اور انہوں نے ہمارے لئے یہ نصاب بنا لیا ہے جس کے اندر توازن ہے جس کے اندر تقسیم ہے جس کے نتیجے میں ایک طالب علم آگے بڑھتا ہے اور اس کی استعداد بھی مکمل ہوتی ہے ایک طرف بنیادی طور پر علوم عربیہ اور صرف ونحو اور فقہ اور دوسرے علوم پڑھتا ہے اور ساتھ ساتھ چلتے اس قابل ہوتا ہے کہ لیکن یہ کوئی کمال کی بات نہیں ہے بلکہ نقص ہے عیب ہے کہ ایک طرف طالبعلم ہدایہ پڑھ رہا ہے اور دوسری طرف نحو میر پڑھ رہا ہے ایک طرف وہ تفسیر جلالین پڑھ رہا ہے اور دوسری طرف ادب کی کتاب کو ہاتھ نہیں لگایا یہ شخص جس کو ادب سے کوئی لگاؤ نہیں ہے جبکہ ہمارا قرآن عربی میں ہے ہمارے سنت عربی میں جبکہ ہمارا فقہ عربی میں اصول فقہ عربی میں تمام علوم عربی میں اس جہالت کے ساتھ اس کو تفقه فی الدین کیسے حاصل ہوگا؟ یہ ٹھیک ہے نماز پڑھا دے گا مسئلے بتا دے گا لیکن یہ قیادت کرے امت کے مسائل حل کریں اور اس سے علماء پیدا ہوں دوسروں کو پڑھائیں یہ سب ہدایہ، یا کنز یا دوسرے کتابیں ترجموں میں سے پڑھتا ہے اور عربیت سے اس کو کوئی لگاؤ نہیں ہے تو یہ

کیوں ایسا ہوتا ہے اسلئے کہ ہم نے اس نصاب کو چھوڑ دیا نصاب کی وجہ سے ہمارے لئے آسانی ہے، استاذوں کے لئے آسانی ہے مہتمم کے لئے آسانی ہے، منتظمین کے لئے آسانی ہے اور ایک طالبعلم کو پتہ چلتا ہے کہ میں کس مرحلے سے گزر رہا ہوں۔

درجہ بندی کا جذبہ ہونا چاہیے

اس لئے براہ کرم جن مدارس میں یہ چیز نہیں ہے ان کو چاہیے کہ اس پر چلے ابھی بعض حضرات نے فرمایا دوران گفتگو ہمیں اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا چاہیے یہ نئے نئے چیزیں آپ کیا بنا رہے ہیں تو میں نے عرض کیا تھا یہ نئی نہیں ہے صرف ہم نے عنوان بدلا ہے تو ایک طرف تو ہمارا جذبہ یہ ہے اور دوسری طرف ہم ان بزرگوں جن مدارس میں ابھی تک درجہ بندی نہیں ہے ان کے لئے میں نہیں کہتا کہ آپ ایک سال میں شروع کر دیں ایک سال میں یقیناً درجہ بندی، ناممکن ہے لیکن میرے سامنے عملی نمونہ موجود ہے اس کا اس لئے جامعۃ العلوم الاسلامیۃ کراچی جسکی بنیاد حضرت بنوریؒ نے رکھی ہے ابتداء میں یہاں بھی درجے نہیں تھے لیکن وہاں جذبہ تھا اور وہاں لگن تھی اور وہاں تڑپ تھی اسلئے انہوں نے سوچا اور غور کیا اور ابتداء سے شروع کیا اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے سال ایک چیز شروع کر دیا جب آٹھ سال مکمل ہو گئے تو ایک درجے سے دورہ حدیث تک ہر چیز منظم ہو چکی تھی اور جب منظم ہوئی اس کے بعد ہمارے لئے کوئی دقت کی بات نہ رہی تو آپکے سامنے مثال موجود ہے آپ اگلے سال سے یہ عزم کر لیجئے یعنی جو حضرات جنہوں نے ابھی تک شروع نہیں کیا جو کر رہے ہیں وہ تو الحمد للہ کر رہے ہیں کہ آپ اگلے سال سے درجہ اولیٰ سے نصاب مرتب کرینگے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ جتنے اسکے اسباق ہیں وہ آپ داخلے کے وقت بنا دیں کہ درجہ اولیٰ کے یہ اسباق ہیں اور داخلہ جو ہوگا ان طلباء کو یہ پڑھنا پڑے گا اور ان اسباق کو اساتذہ پر تقسیم کر دیجئے اور پہلے سال میں باقی درجوں میں جیسا آپ کرتے

ہیں اسی طرح کرے پہلے درجے کو اگلے سال سے منظم کیجئے اور انکو اسی کے مطابق پڑھایئے پورا سال جبکہ منظم ہوگا تو پہلی درجہ اگے سال دوسری جماعت میں چلی جائیگی اور اس میں وہی نصاب شروع کیجیے اور ان کے لئے نیا داخلہ اب آپ پاس دوسرے سال دو درجے منظم چل رہے ہیں اور اسی طرح تیسرے سال پہلی آگے بڑھتے جائیں گے اور دورہ حدیث تک آپ پہنچ جائیں گے اب آپکو کوئی دقت نہیں ہوگی نہ تو اسباق کی تقسیم میں نہ اسکے فہرست بنانے میں بلکہ یہ پہلے سے آپ کے سامنے موجود ہے۔

بے جا توہمات

اور یہ کہنا بعض حضرات کا کہ اگر ہم نے درجہ بندی کی تو ہمارے پاس طلبہ نہیں آئیں گے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل ہی بے بنیاد اور کمزور دلیل ہے کیونکہ ہمارے سامنے تجربہ موجود ہے کہ مدرسے میں درجہ وار پابندی سے اس پر عمل ہو رہا ہے اور ہم سختی کرتے ہیں اسکے اندر داخلوں میں اور اس کے باوجود اتنے طلبہ آتے ہیں کہ ہم انکو سنبھال نہیں سکتے تو یاد رکھیں نظام سے آپکے مدرسے میں کمی نہیں آئے گی اضافہ آئے گا اور جب ہم ان دنیا والوں کو برا بھلا کہتے ہیں تم دین نہیں چاہتے تم ایسا نہیں کرتے تم ایسا نہیں کرتے اور ہم چھوٹا سا ہمارے پاس مدرسہ ہے ابتدائی اسکو صحیح معنوں میں اگر نہیں چلا سکتے کس منہ سے انکو ہم کہیں گے تم ایسا کرتے ہو تم ایسا کرتے ہو آپ کے سامنے یہ چھوٹے چھوٹے مدرسے ہیں۔

سکول کے نصاب اور درجہ بندی سے فرار کیوں نہیں؟

گورنمنٹ کے اپنے ذیلی مدرسے ہیں یہ دارالعلوم حقانیہ میں پرائمری سکول قائم ہے میں نے خود دیکھی ہے اور آپ دیکھیں گے پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی جماعت موجود ہے سبھی میں آج تک غریب سے غریب بچہ اور امیر سے امیر بچہ جو یہاں

پڑھ رہا ہے اس نے یہ نہیں کہا کہ مجھے فلاں کتاب پڑھا دوں فلاں کتاب پڑھا دوں ورنہ میں نے داخلہ نہیں لینا جبکہ ان کی کلاسیں سب بھری ہوتی ہیں بچوں سے اگر آپ اس نظام کو قائم کریں گے تو یہ کبھی نہیں ہوگا کہ طلبہ آپ کے پاس آنے سے انکار کریں کہ ہم تو یہاں نہیں آئینگے تو ایک آپ سے درخواست کرنی تھی کہ یہ جو نصاب ہے اسکی اپنے ہاں پابندی کیجئے اور ہمارے وفاق میں شامل ہونے کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ ہم وفاق کے اس بنیادی چیز پر عمل کریں اور اس کے ساتھ جب ہم نے درجہ بندی کی تو جن مدرسوں میں درسگاہیں قائم ہیں تو براہ کرم درسگاہوں کو اس درجہ بندی سے یہ درجہ اولیٰ یہ درجہ ثانیہ یہ درجہ ثالثہ اسی طرح بنالیں اس کنارے میں یہ درجہ اولیٰ ہے یہ درجہ ثانیہ، ثالثہ، ادھر رابعہ ہے، خامسہ یہ بات مجھے بڑی معلوم ہوئی کیونکہ میں نے ابھی تک اپنے مدرسوں میں نہیں دیکھا تھا کہ بعض مدرسوں میں درسگاہ مولانا فلاں یہ درسگاہ مولانا فلاں میری سمجھ میں نہیں آیا۔

استاد کو چاہیے کہ ہر کلاس کی درسگاہ میں سبق پڑھائیں

اس لئے براہ کرم بجائے کسی شخص کے درسگاہ کے درجے کی ہو اور درجے مقرر ہوں یہ پہلا یہ دوسرا یہ تیسرا یہ چوتھا اور گھنٹہ بجنے کے بعد طلبہ اپنے اپنے جماعتوں میں ہوں اور استاذ آتے رہے استاذ کا ایک درسگاہ سے دوسرے درسگاہ میں جانا نہ شرعاً حرام ہے اور نہ اس سے اسکی عزت میں فرق آتا ہے بلکہ یہ تو ایک نظام ہے اس کو لینے میں اس پر عمل کرنے میں ہمیں جھجکنا نہیں چاہیے۔

تعلیم کو منظّم کرنا دین سے دوری نہیں

بعض حضرات نے یہ بھی خدشہ ظاہر کیا اور یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ نہایت کمزور بات ہے کہ آپ ہمیں سکولوں اور کالجوں کے طرز پر لانا چاہتے ہیں تو یاد رکھیں میں نہایت ہی

ادب سے یہ عرض کروں گا کہ وہ چیز جو سکولوں اور کالجوں میں ہوئی ہے نہ وہ بری ہے اور نہ ہر چیز انکی اچھی ہے اسکا معنی یہ نہیں ہے بلکہ اگر ہم آپ سے کہیں کہ میز کرسیاں رکھیں اور جوتوں سمیت پڑھیں یہ غلط بات ہوگی اس پر آپ اعتراض کر سکتے ہیں لیکن آپ گھنٹے مقرر کریں اور با قاعدہ تعلیم کو منظم کریں تو اسمیں انکے ساتھ کوئی مشابہت نہیں ہے اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں کہ استثنائی صورت الگ ہے لیکن عام طور پر ہمارے ہاں ہونا یہ چاہیے کہ ہمارے ہاں دونوں وقت تعلیم ہوں صبح بھی تعلیم ہوں اور شام کو بھی تعلیم ہوں۔

طلبہ کو وقت کا پابند رکھنا

آپ طلبہ کے اوقات کو گھیر لیجئے تعلیم کے اندر انکو ایسا موقع ہونہ دیجئے کہ وہ فرصت کے اوقات میں ادھر ادھر چکر لگائیں اور غیر علمی مشاغل کے اندر مصروف ہوں اور اسکا طریقہ جو ہمارے سامنے ہے کہ چار گھنٹے صبح تعلیم ہوتی ہے اور درمیان میں کھانے کا پروگرام ہوں نماز ظہر اور آرام کا وقت ہو اور ظہر سے عصر تک دو گھنٹے کی تعلیم اور ہوں اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پھر طالبعلم یہ نہیں سمجھے گا کہ ظہر کے بعد مجھے فلاں جگہ جانا ہے یا عصر کے بعد فلاں جگہ جانا ہے تو بہت سے مدارس میں جو یہ تعلیم چل رہی ہے تو صبح اب طالبعلم مشغول ہے عصر کے بعد اس کو کھانے کی فکر ہے ہاں عصر اور مغرب کے درمیان فرصت دیجئے کہ وہ کچھ خریدنا چاہیے خرید لے۔

لیکن مغرب کے بعد پابندی ، عشاء کے بعد پابندی اوراسی طرح اپنے جماعتوں میں با قاعدہ اسکی حاضری لینی ہے حاضری لیجئے اور جو غیر حاضر اس کی باز پرس کیجئے اسی طرح رات کے وقت آپ کسی استاذ کو کسی ناظر کو مقرر کیجئے کہ وہ دیکھے کہ مغرب کے بعد طالبعلم تکرار کر رہا ہے مطالعہ کر رہا ہے یا دھر ادھر پھر رہا ہے رات کو بھی حاضری لیجئے عشاء دیکھ لیجئے انکی نگرانی کیجئے تا کہ صحیح معنوں میں علم حاصل کریں اور وہ

عالم ہوں اسکے ذہن کو اتنی فرصت ہی نہ دیجئے کہ وہ علم کو چھوڑ کر کسی دوسری طرف جائے پورا کا پورا ذہن اسکا علم کے اندر ہوں ماحول علمی بنا دیجئے اب ہم رونا رو رہے ہیں وقت کے، اکابر نے فرمایا کہ کیا بات ہے کہ علماء پیدا نہیں ہو رہے ہیں کہ اگر آپ نے صبح سے شروع کر کے اور ظہر کو چھٹی دے دی اور پھر پوچھتے نہیں کہاں جا رہا ہے اور کیا کر رہا ہے تو علماء کیسے پیدا ہوں گے العلم لایعطیك بعضه حتی تعطیه کلمك ہم نے تو ایسا نظام بنانا ہے کہ صبح کو بھی مشغول ،ظہر کو بھی مشغول، رات کو بھی مشغول اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا نہایت ادب کیساتھ کہ براہ کرم جو حضرات جنہوں نے ابھی تک عمل کیا وہ اپنے سامنے رکھے اس کو اور اس پر عمل شروع کریں۔

تھوڑا کام مگر عمدہ

اور اس کیساتھ ساتھ یہ بھی عرض کردوں کہ ایک ابھی جیسا کہ حدیث میں نے آپ کے سامنے پڑھی إن الله يحب إذا عمل أحد كم عملاً أن يتقنه (شعب الإيمان:ح۴۹۳۹) ہمارا جذبہ یہ ہے ہونا چاہیے کہ تھوڑا کام ہو وہ عمدہ ہو اچھا ہو اس لئے اگر ہمارے وسائل صرف دو درجے شروع کرنے کے ہیں تو ہمیں اپنے مدرسے میں دو ہی درجے پڑھانے چاہیے ہمیں دورہ حدیث کی کوشش نہیں کرنی چاہیے اگر چار درجے ہم پڑھا سکتے ہیں تو چار ہی کھولنے چاہیے اس کا نتیجہ کیا ہوگا دو درجوں کیلئے چار کیلئے جتنے استاذ چاہیے وہی کافی ہیں طلبہ کا رہن سہن بھی آپ آسانی سے بنا سکیں گے اور اس میں جب آپ محنت کریں گے تو یہی طلبہ نہایت ہی عمدہ طریقے سے ان کی استعداد بنے گی اس کے بعد بڑے مدرسوں سے آپ رابطہ قائم کریں اور تیار کر کے ان کو بھیجے جائیں زیادہ ہے تو کوئی اس مدرسے میں کوئی دوسرے میں کوئی تیسرے میں اور اس طرح نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ جو کام کریں گے تو وہ نہایت ہی مؤثر ہوگا۔

مدرسے میں حسب استطاعت درجات رکھے جائیں

لیکن اگر ایسا کہ کوشش یہ ہو کہ دورۂ حدیث بھی ہو لیکن مثلاً دورہ حدیث کے دو طالبعلم موقوف علیہ میں ایک طالبعلم نیچے کے درجے میں ایک دو تین طالبعلم تو نتیجہ یہ ہے کہ چند طلباء کیوجہ سے آپ پر کتنا بوجھ پڑھے گا کتنے مدرسین کی ضرورت ہے ایک پڑھنے والے کیلئے بھی استاذ چاہیے اور دس کیلئے بھی چاہیے اور اسکا نتیجہ یہ ہو گا ان کی تنخواہوں کی آپ کو فکر ہو گی اور دوسری ضروریات کی آپ کو فکر ہو گی انکی تنخواہوں کی آپ کو فکر ہو گی اور دوسری ضروریات کی آپ کو فکر ہو گی اس لئے جو چیز ابتداً آسان لگتی ہے اس کے مطابق عمل کر کے آگے کوشش نہ کرے۔

عربی، نحو اور صرف کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے

اور ساتھ ساتھ یہ بھی میں عرض کر دوں کہ طلبہ کے ابتدائی درجوں میں خاص طور پر ان کی تعلیم پر توجہ دینی کی ضرورت ہے خاص طور پر عربی استعداد اور صرف اور نحو اور تجوید اس لئے کہ جتنے علوم ہیں اگر وہ عربی میں مضبوط ہو گا تو دوسرے علوم میں بھی صحیح چلے گی اور عربی اگر اس کو نہیں آتی صرف، نحو میں کمزور ہے آگے نہیں چل سکتا اسی طرح تجوید ایسی چیز ہے جس کے بغیر قرآن صحیح نہیں پڑھ سکتا اس کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے اور اس کے لئے تجربہ کار اور محنتی استاذ آپ اپنے مدرسوں میں رکھیے تا کہ وہ طلباء پر محنت کریں وگرنہ آپ خود ہی سن چکے ہیں بعض بزرگوں سے کہ وہ رونا رو رہے ہیں کہ دورہ حدیث تک پہنچ جاتے ہیں اور ایک جملہ کی ترکیب بعض طلباء کو صحیح نہیں آتی یہ افسوس کی بات ہے وگرنہ طالبعلم دورہ تک کیسے پہنچا جبکہ ان کو صحیح معنی میں عربی نہیں آتی یہ قرآن کیسے سمجھے گا یہ حدیث کیسے سمجھے گا اور اس کو کیسے بیان کرے گا۔

کتاب کے بجائے فن کی سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے

اس لئے براہ کرم ابتدائی طور محنت کی ضرورت ہے تاکہ طالبعلم عربی میں تجوید میں، صرف میں، نحو میں اور صرف نحو میں بھی آپ فن پڑھا دیجئے کتاب پر زور نہ دیجئے فن پڑھائے تاکہ طالبعلم جو پڑھے اس کا اجرا کرسکیں یہ نہیں ہے کہ اب ہم تحریر سنیں اس کو یاد کرائیں اور ایک جملہ اس کو دیں تو اس ترکیب اس کو نہ آئے تو یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے بلکہ ایسا ہو کہ جو وہ پڑھے عملی طور پر عبارتوں میں اس کا اجراء کرسکیں اور اسی طرح ایک طالبعلم جب اول سال میں داخل ہوں اس کا قرآن صحیح ہو کچھ قرآن اس کو یاد ہونا چاہیے۔

طلبہ کو امامت وخطابت کے امور سے واقفیت

میں تو اپنے ہر خطاب میں کہتا ہوں مدرسے میں کہ جو طالبعلم دوسرے درجے میں پڑھ رہا ہو ثانیہ میں وہ اس قابل ہونا چاہیے کہ جب ضرورت پڑے وہ نماز آگے پڑھا دیں کسی مسجد میں یا اپنی مسجد میں امام نہیں ہے اچھا پڑھا دو بلا جھجک وہ اس قابل ہو کہ وہ نماز پڑھا دیں اور چوتھے پانچویں درجے کے طلباء اس قابل ہونے چاہیے کہ اگر ضرورت پڑھے تو وہ تیاری کر کے جمعہ پڑھا دیں اور دورۂ حدیث والے پر یہ فرض ہے کہ نماز ہو جمعہ ہو، تقریر ہو، کبھی ضرورت پڑے اور وہ فوراً اس کے لئے تیار ہوں یہ اسی وقت ہوسکتا ہے کہ جب ہم اس کی بنیاد کو صحیح کرے بعض دفعہ ہمیں بعض مخلص لوگ آ کر شکایت کرتے ہیں کہ دیکھئے اتنے بڑے مدرسے کی سند لیئے ہوئے ہیں اور ہم نے اپنا سمجھ کے اسکو امام رکھا خطیب رکھا لیکن نماز صحیح نہیں ہے قرآن صحیح نہیں پڑھتے پڑھا دورہ حدیث ہو اور پھر فارغ رکھا لیکن نماز صحیح نہیں ہے یہ ایک المیہ ہے کہ پڑھا دورہ حدیث ہو اور پھر فارغ ہو اور اس کو قرآن صحیح نہ آئے۔

خط و کتابت پر زور دینا

اسی طرح اول سال سے خط کے اندر اس پر محنت کیجئے اور اس کو خط سکھائیں یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک طالبعلم دورہ تک پہنچ جائے اور اس کو لکھنا نہ آئے تو اس کو آپ عالم کیسے کہیں گے جبکہ قرآن کریم میں قلم، دوات اور کتاب بار بار ان کا ذکر آیا ہے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ بِالْقَلَمِ پھر قلم سے ہمیں نفرت کیوں ہے یہ تو حضور ﷺ کے لئے کمال ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ عظمت دی کہ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے یا آپ پڑھنا نہیں جانتے تھے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا علم دیا آپ ﷺ کے لئے کمال تھا ہمارے لئے عیب ہے ہمارے لئے نقص ہے ایک عالم کے لئے تو یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک طالبعلم اور دورے تک پہنچ جائے اور وہ انگوٹھا لگائیں اور یا اس کے لئے امتحان کے اندر ہمیں کاتب کی ضرورت پڑے یہ کیسے رہنمائی کرے گا ہم دنیا سے کہتے ہیں کہ جا اسلام جاری کرو فلاں کرو یہ کرو وہ کرو اور جب ہمارے پاس اتنا سا مدرسہ ہے اور اس کو ہم صحیح نہیں چلا سکتے تو کتنے افسوس کی بات ہے کہ طالبعلم ہو اور لکھنا نہیں جانتا ہو جبکہ اس کے اندر کوئی بڑی بات نہیں ہے اگر ہفتے میں ایک گھنٹہ بھی ہم مقرر کردیں ہفتہ میں جمعرات کے دن ایک گھنٹہ بھی ہم مقرر کردیں ہفتہ میں جمعرات کے دن ایک گھنٹہ ان طلباء کے لئے جن کو لکھنا نہیں آتا ایک مہینے چھ مہینے ایک سال تک آپ ان کو لکھنا سکھا سکتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ باقاعدہ سہ ماہی امتحان ششماہی امتحان اور سالانہ اس میں اگر سب نہیں تو کچھ کتابیں ایسے ہونے چاہیے جن کا امتحان تحریری ہو جس کی وجہ سے طلبہ محنت کریں گے۔

اخلاقی روحانی اور دینی تربیت کی بھی ضرورت ہے

اور ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں کہ جس طرح تعلیم کی ہمیں نگرانی کرنی ہے

اس طرح ان کی تربیت کی اخلاقی، روحانی، دینی اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ہمارے ان مدارس کے ساتھ ان مساجد کا وجود ہے یہ ایک بڑی تربیت گاہ ہے اس لئے اس کے اندر بنیاد ہماری نماز ہے بنیاد اخلاق ہیں بنیاد دین ہے اس لئے طلباء کے لئے اس بات کی نگرانی ہونی چاہیے کہ نماز کے اوقات میں کوئی طالبعلم ادھر ادھر سویا ہوا نہ ہو اور کھیلتا ہوا نہ ہو بلکہ وہ نماز میں آئے اور اس کی ایسی تربیت ہو کہ اسے خود فکر ہو ہمارے مولاناؒ گھٹنوں کے تکلیف سے پہلے اکثر ان کا معمول یہ تھا کہ فجر کی اذان کے بعد خود دارالاقامہ میں تشریف لے جاتے اور طلبہ کو جگاتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہمیں کمزور طالبعلم دیندار زیادہ پسند ہے بجائے اس کے کہ نہایت ہوشیار ہو لیکن بے دین ہو اور فرائض سے غفلت کرتا ہو یا بداعمالی کا مرتکب ہو تو یہ بنیاد ہے ان کی تربیت ان کی اخلاقی انکی دینی تربیت تاکہ یہ کل کے رہنما بنے گے اور کل اس امت کو چلائیں گے تو عملی نمونہ ہمارے سامنے ہونا چاہیے اور اسی طرح اس کی عادت ڈالنا کہ جب اساتذہ کو ملے ساتھیوں کو ملے ایک دوسرے کو سلام کریں اور جو ہمارے اسلامی آداب ہیں اِن پر عمل کریں۔

مہینے میں ایک دن نصیحت کے لئے رکھا جائے

اس کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ مہینے میں کم از کم ایک دن ایسا رکھیں ایک گھنٹہ جس میں عام اجتماع ہو ہمارے شیخؒ ان کا معمول یہ تھا کہ ہر مہینے طلباء اور اساتذہ کا اجتماع ہوتا اور اس کے اندر خود بیان فرماتے وعظ ونصیحت اخلاص پر اخلاق پر اور جتنے بھی دین کی چیزیں ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ طلباء پر ان کا اثر ہوتا تھا وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ(الذاریات: ۵۵) اور اس کے علاوہ اس بات کو بھی غنیمت سمجھتے تھے کہ مدرسے میں اگر کوئی بزرگ ہستی آگئی ہے کوئی عالم آگئے ہیں تو سب کو جمع کر کے اور ان سے بیان فرماتے تھے بعض اوقات علم کے اعتبار سے اور تقویٰ کے اعتبار

وہ ان کے شاگرد ہوتے تھے چھوٹے ہوتے اس کے باوجود مولانا سب کو جمع کرتے اور مہمان کا اکرام بھی ہوتا اور فرماتے کہ ان طلباء کو آپ نصیحت فرما دے اور اسی طرح اساتذہ کو بھی فرماتے تھے کہ درسوں کے اندر مناسبت جب ہو بعض دفعہ کوئی خاص حدیث آجاتی ہے کوئی اور مناسبت آجاتی ہے طلباء کو دینی نصیحت کرتے رہے تو اس کا ایک نتیجہ ہوگا اور اس کے ثمرات نکلتے ہیں۔

طلبہ کا ذہن بنے گا، طلباء کا ذہن بنایئے اور ذہن اس وقت بنے گا جب آپ کے اندر جذبہ ہوگا محنت ہو اور اساتذہ کے اندر بھی وہی ہو اس لئے آپ ساتھ ساتھ یہ بھی کوشش کرے اور ہمارے مولاناؒ کا معمول یہ تھے اور ان کا مزاج یہ تھا کہ جہاں ان کو اگر کوئی کام کا آدمی ملا کوئی اہل کمال ملا اہل فن ملا ان کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ میری مدرسے میں ہو اہل کمال کو جمع فرماتے اور ساتھ ساتھ فضا ایسی بنائی تھی کہ وہاں ملازمت کا کوئی تصور نہیں تھا فرماتے تھے کہ مجھے دکھ ہوتا ہے جب میں اخبار میں پڑھتا ہوں کسی مدرسے کا اشتہار کہ ہم نے فلاں استاذ کی یا فلاں مولانا کی خدمات حاصل کر لی ہیں فرماتے تھے کہ یہ ملازمت کا تصور غلط ہے اور چھوٹے استاذ سے لیکر بڑے استاذ تک جب اساتذہ کا اجتماع ہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ ہم سب شرکاء ہیں یہ ایک امانت ہے یہ ایک فریضہ ہے جس کو ہم سب ادا کر رہے ہیں اور اس کو ادا کرنے کے لئے ہم سب شرکاء ہیں ہر ایک پر ذمہ داری ہوتی ہے ہر ایک کا یہ مدرسہ ہے اور ہر ایک پر ذمہ داری ہے کہ طلباء کی اصلاح کریں اور ان کی کمزوریوں کو دور کریں اور یہی وجہ تھی کہ بعض اہم مواقع پر چھوٹے سے چھوٹے استاذ کو بھی شوریٰ کے طور پر بلاتے اور چھوٹے سے چھوٹا استاذ بھی بعض دفعہ حضرت کی رائے سے اختلاف کرتا اور اگر وہ رائے مولاناؒ کو پسند نہ ہوتی تھی تو معقول طریقے سے اس کو جواب دیتے تھے تو ایک شوریٰ عام جس کا نتیجہ یہ تھا کہ ہر استاد یہ سمجھتا تھا کہ میں اس کام میں شریک ہوں میری ذمہ داری ہے اور اس کے

علاوہ مختلف کاموں کے لئے مختلف کمیٹیاں ہیں تعلیم کی کمیٹی الگ ہے تو ایک خاندان اور ایک گھرانے کے افراد کی شکل تھی جس کا نتیجہ یہ تھا کہ آج تک وہ لوگ جنہوں نے مولاناؒ کے زمانے میں کام کیا ہے آج تک وہ وہاں پر قائم ہیں اور مدرسے کے اوپر بعض حالات ایسے آئے کہ اساتذہ کے اتفاق اور اتحاد کی وجہ سے وہ ساری مشکلات اللہ تعالیٰ نے دور فرمائے اور فرماتے تھے حالانکہ اس کی وجہ اور تھی بعض دفعہ ہمت افزائی کے طور پر بعض استادوں کے نام لیکر بڑے بڑے استاذ کہتے ہیں کہ دیکھیے! یہ اگر کسی مدرسے میں جانا چاہیے تو وہ آج سر پر بٹھائیں کسی یونیورسٹی میں جانا چاہیے تو وہ ان کو سر پر اٹھالیں لیکن کوئی نہیں جاتا تھا اس کی وجہ استادوں کے اندر اخلاص بھی ہے۔

اہل مدارس ایسے ماحول بنائیں کہ مدرس جانے کا نام ہی نہ لے

لیکن ایک بڑی وجہ جو میں اپنے طور پر محسوس کرتا ہوں وہ ماحول ہے جو حضرت شیخؒ نے اپنے مدرسے کے اندر جو ماحول بنایا تھا وہ ماحول دوسری جگہ نہیں مل سکتا تو براہ کرم ہمارے مدرسوں کی کامیابی کا راز اس میں ہے کہ ایسا ماحول بنایئے کہ کوئی استاذ جانے کا نام ہی نہ لے اور اس کے بعد دیکھئے کہ آپکے حق میں کیسا بہتر ہے اور طلبہ کے حق میں کسی بہتری ہوگی اور ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کر دو یہ امانت اور یہ ادارے جو آپ چلا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر پہنچایا ہے وہ سعادت مند ہے لیکن ساتھ ساتھ اس امانت کو چلانے کے لئے آپ اس کی بھی فکر کیجئے کہ بہر حال اس دنیا میں کسی کو زندہ نہیں رہنا تو آپ کے بعد چلانے والا کون ہوگا؟ اگر آپ کی اولاد ہے تو ان کو ابھی سے سکھایئے اور ان کی تربیت کیجئے آپ کے عزیز ہیں تو ان کو ابھی بھی سکھایئے ان کی تربیت کیجئے نہیں ہے اپنے شاگردوں میں جو قابل ہیں جو مخلص ہیں ان کی تربیت کیجئے اپنے استاذوں میں جو مخلص ہیں ان کی ایسی تربیت کیجئے کہ کل جب آپ دنیا سے چلے جائیں آپ

کو کوئی فکر نہیں ہوگی کہ میرا یہ ادارہ ضائع ہو جائیگا بلکہ وہی آپ کے شاگرد آپ کی اولاد آپ کے اساتذہ وہ اس کام کو بخوبی ادا کریں اس لئے صرف اپنی شخصیت پر مت چلے آپ کے اخلاص میں بھی شبہ نہیں آپ کی قابلیت میں، آپ کے نظم ونسق میں جس طرح نبی کریم ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے لیکن آپ ﷺ نے صحابہ کی ایسی جماعت پیدا کی کہ اس کے بعد جو بھی مسئلہ آیا ان صحابہ کرامؓ نے اس کو حل کیا اور اسکا حق ادا کیا تو یہ بھی میں عرض کرتا ہوں کہ جو حضرات مہتممین ہیں وہ اپنی اولاد میں اپنے اساتذہ میں اپنے شاگردوں میں ایسے لوگ تیار کریں ایسی جماعت تیار کریں کہ کل وہ اس امانت کو صحیح معنوں میں آگے بڑھا سکیں اور اسکا حق ادا کر سکیں بہر حال اس کے ساتھ ساتھ ایک چیز یہ بھی عرض کردوں طلباء کے بارے میں چونکہ ہمارے پاس دن میں محدود گھنٹے ہوتے ہیں چار گھنٹے صبح ہیں تو دو شام کو ہیں اس سے زیادہ نہ استاذ کے لئے فرصت ہے نہ طالبعلم کے لئے مستقل گھنٹے ہر چیز کے لئے اب موجود ہے۔

طلباء میں خطابت کا ملکہ اجاگر کرنا

اور طلباء کو خطابت، مافی الضمیر کا اظہار یہ سکھانا نہایت ہی ضروری ہے انبیاء کرامؑ کا سب سے بڑا کام یہی ہوتا تھا اور دعوت کے لئے زبان چاہیے اور دعوت کیلئے اسلوب چاہیے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَ الْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (النحل:۱۲۵) اس پر عمل کب ہوگا اسی وقت ہوگا جب ہم جس طرح علم حاصل کرتے ہیں اس کی بھی تربیت حاصل کریں اس کے لئے جمعرات کا دن ہے جمعہ کی رات کو عموماً مدرسوں میں طلبہ اس کی تربیت حاصل کرتے ہیں میرا مقصد آپ کی توجہ اس طرف دلانا ہے اور افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ سیاست کی وجہ سے اور ملکی حالات کی وجہ سے ہمارا جو صحیح رخ تھا وہ کچھ تبدیل ہو کر دوسری طرف چلا گیا ہے اور اس کے نتیجے میں ہمارے اسلاف کا اور ہمارے علماء دیو بند کا جو خاصہ تھا ان کی تقریروں اور ان کے

منبر کے وعظ جہاں سے علم چھلکتا تھا ہدایت، آخرت، ایمان، اخلاق جس دعوت سے جس جذبہ سے عوام کی تربیت ہوتی تھی خواص کی ہوتی تھی وہ کمزور پڑ گیا ہے ہم نے بجائے ان چیزوں کی طرف توجہ دینے کے پہلے ہی کھڑے ہو کر فلاں ایسا اور فلاں ایسا اسباب کچھ بھی ہوں بنیادی طور اپنے طلباء کو ہم یہ تربیت دیں کہ ان کا وعظ ان کا بیان ایمان پر ہو آخرت پر ہو، اعمال صالحہ پر ہو اخلاق پر ہو، آداب پر ہو تا کہ جہاں بھی جائیں جہاں بھی ان کا بیان ہو، اس میں ہمارے اکابر کی جو خصوصیات ہیں وہ ظاہر ہوں ہاں ضرورت پڑنے پر آپ مناظرہ بھی کر سکتے ہیں ضرورت پڑنے پر آپ رد بھی کر سکتے ہیں لیکن رد بھی ایسا ہو وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اس لئے اس میں بھی وہ اساتذہ کرام مہتممین حضرات جن کو اللہ تعالیٰ نے خطابت کا ملکہ دیا ہے وہ توجہ دیں اور طلباء کی تربیت کریں ورنہ عام طور پر ہوتا یہ ہے مجھے بچپن یاد ہے کہ طلباء جب تقریر کریں۔

جب میں سنو جمعرات کی تقریر کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ (البقرۃ) انفاق، زکوۃ، صدقات اس کے علاوہ میں طلباء سے کچھ نہیں سنتا تھا حالانکہ ہمارے اندر بنیادی طور پر بہت متانت کے ساتھ معقول طریقے سے جس کے اندر ایمان ہو جس کے اندر اخلاص ہو، جس میں اصلاح اعمال ہو اس پر مرکوز کریں تا کہ ہمارے اکابرین کی جو خصوصیات ہیں وہی ہر جگہ ظاہر ہوں بہر حال اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اس کے ساتھ ساتھ اساتذہ کرام سے بھی آپ عرض کر دیں۔

طلباء اور اساتذہ کے درمیان تنفر کی فضا نہ ہو

ابھی یہاں آنے کے بعد ایک واقعہ جب میں نے سنا تو میرے دل میں ابھی تک صدمہ ہے اور بڑی افسوس کی بات ہے اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے مدارس اور یا مساجد ہو حفظ اور ناظرہ کے ہمارا ماحول ایسا ہونا چاہیے کہ جس میں کشش ہو

تا کہ طلباء کی ایسی طبیعت ہوتا کہ دوسرے بچے دیکھے وہ کھینچ کھینچ کر آئے ہمارے درمیان بداخلاقی اتنی شدت جس سے تنفر ہوتا ہے ہمارے ماحول میں نہیں ہونا چاہیے ابھی مولانا صاحب نے ایک افسوسناک واقعہ سنایا کسی جگہ کا کہ ایک مولوی صاحب نے اپنے کسی شاگرد کو جو غیر حاضر ہوا تھا اور حالانکہ وہ استاذ خود بھی نہیں تھا لیکن طلباء پر پابندی لگائی تھی کہ کوئی بھی نہ جائے لیکن وہ چلا گیا بچہ ہوگا اور خصوصاً بار بار آ کر ماں نے سفارش کی کہ بچہ ہے حضرت جی! معاف کر دیجئے پھر مطمئن ہو کر چلی گئی کہ اچھا جی معاف کر دیا پھر مولوی صاحب نے اپنے کسی قاری صاحب کے حوالے کر دیا کہ اس کی پٹائی کرے جب اس کی پٹائی شروع کی جب پٹائی کر کے تھک گیا تو پھر تازہ دم ہو کر پھر پٹائی شروع کرتے اس چھوٹے سے معصوم بچے کو زخمی کر دیا یہ استاذ ہے یا جلاد ہے خدا کے سامنے تم کیا جواب دو گے کیا تمہارے گھروں کے اندر بچے نہیں ہیں کیا اللہ نے تم کو مکلف کر دیا ہے کہ تم مار مار کر ان کو تعلیم دو۔

بچوں سے پیار و محبت کرنا چاہئے

دین کی تعلیم کو ہم نے ظلم بنا کر پیش کر دیا ہے یہ عیسائی یہ بد بخت کافر اپنے ماحولوں کو ایسا بناتے ہیں کہ ہمارے مالداروں کے بچے صبح سویرے اٹھتے ہیں اور اپنے کپڑے پہن کر بھاگے دوڑے جا رہے ہیں حالانکہ کفر ہے وہاں لیکن ان کا ماحول اور اخلاق ایسے ہیں کہ ہمارے علاقے کے چھوٹے چھوٹے بچے میں صبح ذرا سیر کے لئے جاتا ہوں ابھی اندھیرا ہوتا ہے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے اپنے گھر کے سامنے گاڑی کے انتظار میں کھڑے ہوتے ہیں اور ہمارے ہاں بعض ایسے لوگ موجود ہیں کہ مار مار کر جان سے بھی ختم کر دیتے ہیں کتنے افسوس کی بات ہے بھائی ٹھیک ہے بچے کو بعض دفعہ مارنے کی بھی ضرورت پڑتی ہے لیکن ساتھ ساتھ ایک دفعہ آپ نے کچھ سختی کی ایک دفعہ

آپ کچھ پیار کریں گھروں کے اندر ہم کیا کرتے ہیں اپنے بچوں کو نہیں مارتے؟ لیکن آج اگر مار پڑی ہے تو دوسری پیار ہو رہا ہے بچہ محسوس ہی نہیں کرتا لیکن بچے کے ذہن میں یہ تصور ہو کہ میں جلاد کے پاس جا رہا ہوں یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔

نفرت کے بجائے محبت سختی کے بجائے نرمی

بشروا ولا تنفروا یسروا ولا تعسروا (ابوداؤد:ح ٤٨٣٥) یہ حضور ﷺ کا فرمان ہیں اور تاکیدات ہیں اس پر عمل نہیں کرتے بجائے بشروا کے تنفروا پر عمل کرتے ہیں پھر بچہ کیسے آئیگا بلکہ ایک اور جگہ ہم نے سنا ہے کہ استاذ اور خصوصاً یہ ہمارے قاری حضرات اور ناظرہ کے حضرات یہ سب سے زیادہ مسئلہ ہے تو ان میں ایک اور صاحب جن کو آکر بتایا کہ ہمارے بچے کا کہنا ہے کہ اگر ہمیں دوبارہ قاری صاحب کے پاس بھیجا گیا تو ہم عیسائی ہو جائیں گے اسلام کو چھوڑ دیں گے تو آپ نے قرآن پڑھا کے اور سختی کر کے کون سا کمال کر دیا کہ ایک مسلمان بچے کو اسلام سے متنفر کر دیا اس لئے یہ ہماری بنیادی کمزوریاں ہیں اس لئے اس کو دور کر دیں اس لئے ہمارے مولاناؒ ہمارا جو شعبہ ہے حفظ و ناظرے کا اس میں الحمد للہ 12,13 استاذ ہیں صرف ناظرہ و حفظ کے ان کو جمع کر کے بار بار ان کو سمجھایا کرتے تھے بلکہ اس کو بھی بہت سختی سے روکا کہ بچہ جو قرآن پڑھنے آیا ہے وہ مرغا بنے یہ کتنا برا منظر ہے باہر سے ایک عام مسلمان آتا ہے اور وہ یہ منظر دیکھتا ہے سامنے قرآن پڑا ہوتا ہے اور بچہ مرغا بنا ہوتا ہے یہ تو کوئی معقولیت کی بات نہیں سزا دینی ہے تو کھڑا کر دیں چلو کھڑا ہو کر پڑھو یہ بھی بری سزا ہے خود ہمارے ہاں ایسا ہوا کہ ایک دفعہ استاذ نے لاٹھی ماری اور خون بہنے لگا اس بچے کو دفتر میں بلایا گیا اور پھر استاذ کو بلایا گیا اور خود مولانا نے بات کی کہ آپ تشریف لیجائیں میں آپ سے یہ بھی عرض کروں گا کہ اپنے ماحول میں کشش پیدا کیجئے ایک تو یہ ہے کہ لوگ ہم سے متنفر ہوں

کہ ہم مولوی ہیں قرآن حدیث پڑھتے ہیں یہ ہمارے لئے فخر ہے اگر کوئی ہم اسلئے برا بھلا کہتا ہے اور ہم سے اس لئے متنفر ہے کہ ہم اللہ کا کتاب اور اس کی دین اور حضور ﷺ کے احادیث پڑھتے اور پڑھاتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں یہ ہمارے لئے فخر ہے لیکن اگر کوئی ہم سے اسلئے نفرت کرتا ہے کہ ہم بد اخلاق ہیں ہم گندے ہیں ہم ایسے ہیں ہم ایسے ہیں تو یہ ہمارے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں ہے یہ افسوس کی بات ہے۔

صفائی اور نفاست کا خیال از حد ضروری ہے

اس لئے ایک چیز جو اس موقع پر یاد آئی جو میں ذکر کرنا چاہتا تھا اور وہ یہ تھی کہ صفائی ، نفاست یہ بہر حال ہمارے دین کا تقاضہ ہے دین ہمیں سکھاتا ہے طہارت بھی نظافت بھی لیکن بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ ہر زمانے کے کچھ مزاج ہوتے ہیں کہ ہر زمانے کے کچھ مزاج ہوتے ہیں بعض چیزیں ان مزاجوں کو زیادہ متاثر کرتی ہیں تو آج جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس دور میں ظاہری ، صفائی ، ستھرائی ، نظافت اس سے غیر علماء عوام ، خواص اس سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں جبکہ یہ صفائی اور طہارت خود ہمارا مقصود ہے ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے اس لئے ہمارا ایک فرض یہ بھی ہے جیسا کہ میں عرض کر رہا ہوں کہ خود بھی مہتمم حضرات ہوں یا اساتذہ ہوں اور طلبہ کو بھی صفائی کا عادی بنائیں صفائی کے بارے میں ان کے جسم صاف ہونے چاہیں ان کو غسل کی عادت ڈالیں کم از کم جمعہ میں ایک دن ، اور ان کے کپڑے صاف ہونے چاہیے ان کو مسواک کی عادت ڈالیں ان کو اس کی عادت ڈالیے کہ ان کا بستر صاف ستھرا ہو اور اس کی عادت ڈالیے کہ وہ اپنے کمرے کو صاف ستھرا رکھیں اپنے ہر چیز کو منظم رکھیں اس کی ان کو عادت ڈالیے اس کا نتیجہ کیا ہوگا کہ جو بھی باہر سے آئے گا وہ آپکو دیکھے گا تو آپ کی اس نظافت سے بھی متاثر ہوگا جس طرح قلب کی نظافت ہے روح کی ہے ظاہری نظافت بھی ہے۔

گندگی کو سادگی نہ سمجھنا چاہیے

ہمارے بعض طلبہ شاید کہ ان کو توجہ نہ ہو یا ہمارے بعض سادہ بھائی وہ گندگی کو سادگی سمجھتے ہیں ان کے ہاں گندگی اور سادگی کا ایک ہی مفہوم ہے حالانکہ گندگی اور چیز ہے اور سادگی اور چیز ہے گندگی کو اللہ اور رسول ﷺ پسند نہیں کرتے ہیں جبکہ صفائی کو پسند کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ گندگی کو پسند نہیں کرتے سادگی کو پسند کرتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ مہینہ بھر کپڑے نہیں دھوئیں گے یہ سادگی ہے یہ سادگی نہیں گندگی ہے مہینے بھر میں غسل نہیں کرینگے بو آرہی ہے بدبو آرہی ہے یہ سادگی نہیں ہے یہ گندگی ہے اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ورنہ یہ جمعہ کے دن غسل بعض کے ہاں فرض ہے اور ابتداء میں فرض بھی تھا بعد میں رخصت ہوگئی، خوشبو لگا کے جاؤ غسل کرو نئے کپڑے پہنو تا کہ مسلمانوں کو ایذا نہ پہنچے اور حدیث میں آپ نے پڑھا بھی ہوگا کہ اگر کسی نے پیاز یا کوئی ایسی گندی چیز کھائی جس سے بدبو آرہی ہے پکڑ کر ایسے شخص کو بقیع لے جاتے تھے اگر ہم مہینہ بھر کپڑے نہ دھوئے اور مہینہ بھر غسل نہیں کیا بدبو آرہی ہے اور مسواک نہیں کی تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم سادھے ہیں یہ سادگی نہیں اور ہاں میں یہ نہیں چاہتا کہ طلباء سادگی چھوڑے اور ٹیپ ٹاپ اور فیشن کے حد میں رہے فیشن طالب علم کے ساتھ مناسب نہیں ٹیپ ٹاپ مناسب نہیں لیکن صاف ستھرا رہنا ایک طالبعلم کو اس کا خیال ہونا چاہیے اور وہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب کہ آپ اس کو آگے بڑھائیں ایسی بات آئی تو میرے ایک دوست کہنے لگے کہ بچپن میں جب میں پڑھ رہا تھا تو میرا ساتھی مہینہ مہینہ کپڑے نہیں دھوتا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ بھائی کپڑے دھو تو اس نے کہا ابھی تو سفیدی ہے اس میں الحمد للہ اب تو ہمارے مدارس اچھے خاصے وظیفے دیتے ہیں بعض

صابن بھی دیتے ہیں اگر کوئی مجبوری ہوتی کہ بھائی! ابھی تو میرے پاس صابن نہیں پیسے نہیں تو یہ ایک معقول وجہ تھی لیکن پیسے مل رہے ہیں صابن مل رہا ہے پانی موجود ہے اور جمعہ کے دن چھٹی ہے پھر بھی وہ کپڑے نہیں دھوتا اس کی عادت ہونی چاہیے کہ ہر طالب علم اپنے کپڑے خود دھوئے۔

اپنے کپڑے خود دھونا

اور ہم نے خود اپنے طالب علمی کے زمانے میں اپنے کپڑے دھوئے ہیں اور بعض دفعہ سفر میں اب بھی اپنے کپڑے دھو لیتا ہوں تو کپڑے دھوئے غسل کریں کپڑے صاف پہنے میں نہیں کہتا کہ ٹیپ ٹاپ اچھا نہیں ہے طالبعلم کے لئے اس سے ان وقت ضائع ہوتا ہے ان کے بال کٹوا دیجئے تا کہ وہ ان چیزوں میں نہ پڑے اس میں وقت صرف ہوتا ہے تیل لگاؤ کنگھی کرو اس کے بجائے اس کا کام ہی ختم کرو وہ صاف ہو جائیں لیکن صاف ستھرا رہنا یہ بہرحال مطلوب ہے بلکہ آپ حیران ہوں گے کہ بعض مہمان ہمارے پاس آتے رہتے ہیں تو ایک صاحب ایک جگہ گئے اور طلبہ کی حالت دیکھی گندے کپڑے ہیں تو بعد میں مجھے کہنے لگا کہ اگر اس مدرسے والے کے پاس وسائل نہیں کہ طلباء کو نئے اور صاف کپڑے دیں تو ان کو پڑھاتے کیوں ہیں تو بہرحال اس کو تو میں نے خوب ڈانٹا اور اپنے طور پر اس کو خوب ایسا جواب دیا کہ وہ پھر بات ہی نہ کر سکے اور اس کو دوبارہ کچھ کہنے کی جرأت نہیں تھی لیکن بہرحال فی نفسہ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمیں طلبہ کو یہ عادت ڈالنی چاہیے کہ ان کے کپڑے صاف ہوں جسم صاف ہوں۔

کمروں کی صفائی بھی ضروری ہے

ان کی جگہ صاف ہو ان کا کمرہ اور اس کی عادت ڈالنی ہے کہ وہ خود ہی صاف کرے یہ نہیں کہ خادم آ کر کمرہ صاف کر رہا ہے اس کی عادت ڈالیں کہ خود انہوں نے

اپنا کمرہ صاف کرنا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک اجنبی انسان آپ کے احاطے میں داخل ہوگا ایسا محسوس کرے گا کہ باغ میں آگیا روحانی باغ اور ظاہری صفائی اور میں نے اپنے آنکھوں سے دیکھا ایک سفر میں ایسے ملک میں جس کے بارے میں لوگ سمجھتے ہیں کہ دین ختم ہو چکا ہے ترکی کے اندر استنبول جو کہ اسلامی خلافت کا مرکز رہ چکا ہے اور ہم حیران ہوئے ایک مدرسے میں چلے گئے معلوم ہوا کہ قرآن کا مدرسہ ہے حفظ کا مدرسہ ہے قالین بچھے ہوئے ہیں ساڑھے تین سو بچے صاف ستھرے ہیں۔

نصاب معادلہ پر تبادلہ خیالات

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم صلی اللہ وسلم علی سید المرسلین و خاتم النبیین وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین

دیگر جامعات کے نصاب کا معادلہ

معزز علماء کرام! اس وقت میں آپ کے سامنے اجمالی طور پر نصاب کے بارے میں یہ تعارف کرانا چاہتا ہوں کہ وفاق کی عملہ نے جو کام میرے اور چند دیگر رفقاء کے سپرد کیا تھا۔

معادلہ کے بارے میں وہ ہم نے مل کر اسے عربی میں تبدیل کیا ہے اور عربی میں تبدیل کرنا کوئی خاص کام نہیں تھا کیونکہ نصاب ہمارا عربی ہوتا ہے لیکن اس میں جو اہم کام تھا وہ اس کی اصطلاحات کو اور اس کی تعبیرات کو اس طریقے سے بدلنا تا کہ جہاں ہم اسے پیش کر رہے ہیں وہ لوگ اسے اچھی طریقے سے سمجھ سکے اس لئے کہ ہمارا یہ نصاب جس کو ہم آٹھ سالہ یا نو سالہ نصاب کہتے ہیں یہ غیر معروف ہے عرب ممالک میں اور دوسرے ممالک میں دنیا کے کسی خطے میں آپ چلے جائیں چاہے وہ دینی علوم ہوں یا عصری علوم ہوں اس میں یہ کہیں بھی نہیں ہے کہ چلا جا رہا ہے اور کوئی پتہ نہیں کہ کون سا

مرحلہ کہاں ہے تو ان کو سمجھانے کے لئے ہم نے اسی پورے نصاب کو تعبیر کے درجہ میں مرحلہ وار مرتب کر دیا تا کہ جب پھر ہم ان کے سامنے اسے پیش کرے تو وہ سمجھ سکیں کہ واقعی ان کے ہاں فلاں فلاں درجے کی تعلیم ہو رہی ہے تو چونکہ معادلے کے لئے ضروری ہے کہ تعلیم کی مدت اتنی ہو جو کہ آپ جس درجے کے ساتھ اس کا معادلہ چاہتے ہیں اس درجے کے مدت مطلوبہ درجہ کے مطابق ہو ہمارے سامنے جو ہمارا نصاب ہے اس کے لئے ضروری ہے جب ہم جامعہ میں پیش کریں گے تو جو ہمارے ذہنوں میں ہے وہ یہ ہے کہ یہ ہمارا نصاب جو دورہ حدیث تک پہنچتا ہے اگر معقول طریقے سے اس کو مان لے تو یہ وہاں کے B.A کے برابر انہیں مان لینا چاہیے جو ابھی تک انہوں نے مانا نہیں ہے تو B.A کے معنی یہ ہے کہ آپ کا یہ نصاب جو طالبعلم جو دورہ حدیث سے فارغ ہوتا ہے اس نے گویا 14 سال تعلیم حاصل کی جبکہ ہمارے مروجہ نصاب میں عموماً سمجھنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ آٹھ سالہ نصاب ہے اور باہر کے لوگ یہ تاثر لیتے ہیں گویا بچہ پیدا ہوا اور اس قابل ہوا کہ وہ تعلیم شروع کرے اور آٹھ سال میں ہم نے عالم بنا دیا حالانکہ یہ تاثر غلط ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جب ایک طالبعلم جو مدارس کے جو صحیح معنوں میں کام کر رہے ہیں کے ہاں پہلے درجے میں داخلہ لیتا ہے وہ عموماً اگر میٹرک اور مڈل نہیں تو پرائمری پاس ہوتا ہے یا پرائمری کی اس میں صلاحیت ہوتی ہے اسی لئے ہمارے ہاں بعض مدارس میں داخلے کی شرط یہ ہے کہ ابتدائی درجے میں اس طالبعلم کو داخل کریں گے کہ وہ کم از کم پانچ سال پڑھ چکا ہوتا ہے یہاں گورنمنٹ کے مدرسوں میں یعنی سکولوں یا وفاق کا جو پانچ سالہ نصاب ہے اس نے وہ پڑھ لیا ہوتا ہے اس لئے کہ جو بچہ، دو، تین سال حفظ میں سال لگا تا ہے ہمارے ہاں یہ بھی تعلیم کا حصہ ہے ہم اس کو کیوں تعلیم سے فارغ کریں آخر قرآن تعلیم نہیں ہے؟

اور قرآن پڑھنے والا بچہ اس کی ذہنیت اور اس کا مزاج علمی بن جاتا ہے اور

آئندہ سے ہر علم حاصل کرنے کیلئے اس کی پوری شخصیت بن چکی ہوتی ہے اور وہ بچہ آگے ہمارے علوم میں اس سے زیادہ چلتا ہے جس نے قرآن نہ پڑھا ہو صرف حکومت کی پرائمری پڑھا ہو اس لئے ہم نے اس نصاب کے اندر یہ فرض کیا ہوا ہے کہ جو بچہ ہمارے یہاں آتا ہے اس نے پانچ سال تعلیم حاصل کی ہو پانچ سال ہمارے یہ ہوگئے جو اس نے پرائمری میں وہاں حاصل کئے ہیں یا ہمارے ہاں مکتب میں شعبۂ قرآن میں حاصل کئے ہیں اس کے بعد عموماً چونکہ ہمارے مدارس میں ہمارے نصاب میں فارسی زبان کا جاننا ضروری ہے۔

درجات میں نصابی ترتیب

خصوصاً ابتدائی کتابیں تو اس کے لئے خود ہمارے ہاں خود کراچی میں بہت سے مدرسوں میں یہ ہے کہ ایک سال ہم اسے فارسی اور دیگر چند چیزیں پڑھاتے ہیں جس کو ہم درجہ اعدادیہ کہتے ہیں ایک سال گویا درجہ اولیٰ سے پہلے ایک سال ہم اس کو مزید فارسی زبان اور دوسرے مفید چیزیں سکھاتے ہیں تو ایک سال یہ ہوگیا پانچ سال وہ چھ سال ہوگئے اور آٹھ سال آپ کا نصاب مرتب ہے تو وہ تو ہے ہی آٹھ اور چھ یہ اس طرح 14 سال کی مدت تو ہمارے سامنے مکمل ہوگئی اب ہم نے اس کو درجہ وار اس طرح مرتب کیا ہے کہ پانچ سال ابتدائی اس کو یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پرائمری یا ابتدائی عربی والے اس کو ابتدائی کہتے ہیں ہم پرائمری کہتے ہیں یہ ہر جگہ معروف ہے ان کو کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہمارے ہاں یہ ابتدائیہ ہے اور یہ نصاب ہے یہ معروف چیز ہے اس لئے ہم نے لکھ دیا کہ اس کے بعد جو دوسرا درجہ ہے متوسط یا اعدادیہ اس میں ہم اس طالبعلم کو لیتے ہیں جو ابتدائی درجہ سے فارغ ہو کر آیا ہے اس لئے اس کے بعد درجہ اعدادیہ اور آپ کے جو آٹھ سالہ نصاب ہے اس کو ہم نے یوں مرتب کیا ہے کہ ایک

سال اعدادیہ کا اور درجہ اولیٰ آٹھ سال کا جو پہلا سال ہے ان دونوں کو ملا کر اس کی تعبیر ہم نے کر دی ہے، درجہ متوسط سے عرب ممالک میں دو تعبیریں اس کے لئے آتی ہیں جس کو ہم مڈل کہتے ہیں متوسط بھی کہتے ہیں اور اعدادیہ بھی کہتے ہیں اس کے لئے ہم نے ان دو سالوں پر متوسطہ کا اطلاق کیا ابتدائی پانچ سال اس کے بعد یہ متوسطہ اور اس کے بعد تین سال درجہ ثانیہ، ثالثہ، رابعہ ان تین سالوں کو ہم نے ثانوی قرار دیا ہے کیونکہ ان کے ہاں ثانویہ جو ہے اس کے تین سال ہوتے ہیں اس طرح اب آپ کے پاس یہ تین درجے ہو گئے ابتدائی اور متوسطہ اور ثانویہ تو ثانیہ، ثالثہ، رابعہ یہ چار سال اب آپ کے پاس چار سال بچ گئے ہیں خامسہ، سادسہ سابعہ اور ثامنہ یہ چار سال اس کو ہم نے قسم عالی سے تعبیر کیا ہے جس کو وہاں بعض جگہ عالی بھی کہتے ہیں۔

بعض جگہ کلیہ بھی کہتے ہیں جس کا نصاب چار سال ہوتا ہے تو اب اس طرح ہم نے اس کے تین مرحلے یہاں پر کر کے اور ہر مرحلے کی جو کتابیں یا فنون پڑھائے جاتے ہیں اس کی یہاں ہم نے فہرست دیدی ہے کہ پہلے سال میں اتنے مضامین دوسرے میں اتنے اور تیسرے میں اتنے انہی درجوں کے اعتبار سے کیونکہ معادلے میں ضروری ہوتا ہے کہ ہم ان کو یہ بتائیں کہ ہم ہفتے میں فلاں مضمون کتنی دفعہ پڑھاتے ہیں چھ دن، چار دن، دو دن، اور مہینے میں مجموعہ اس کا کتنا ہوتا ہے یہ ایک روٹین ہے جو ہمارے ہاں معروف نہیں ہے۔

ہر کتاب پڑھانے کا اپنا اپنا وقت ہو

اس لئے کہ ہم ابھی تک اس کے عادی ہو چکے ہیں جو بھی کتاب پڑھائیں گے وہ ہفتے میں چھ دن پڑھائیں گے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سے اہم مضمون سے طالبعلم محروم ہو جاتے ہیں خود ہمارے ہاں کراچی میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے

اندر ہمارا معمول یہ ہے کہ نصاب پر بھی گفتگو ہوتی ہے تو کئی سال تک میں بذاتِ خود بعض استادوں سے ہمارے مناقشے ہوئے اور میں ان سے کہتا تھا کہ اللہ کے بندوں جس کتاب کے لئے آپ کو وقت نہیں ملتا اس کو بجائے محرومی کے ہفتہ میں ایک گھنٹہ پڑھائے اس کو کم از کم طالبعلم کو کچھ تو پتہ چلے گا کہ یہ علم کیا ہے اور یہ فن کیا ہے؟ بجائے اس کے کہ چونکہ ہمیں وقت نہیں ہے کیونکہ چھ گھنٹے پورے ہوئے گئے ہیں لہذا اس کو ختم کردو اور بہرحال اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ الحمدللہ ہمارے جو تعلیمی کمیٹی ہے وہ اس بات پہ متفق ہوگئی اور چند سالوں سے اب یہ عمل ہورہا ہے کہ جو ضروری کوئی فن ہو کتاب ہو اس کو ہم ہفتے میں ایک دن یا دو دن پڑھاتے ہیں۔

عربی ادب کی تاریخ سے واقفیت ضروری ہے

اور اگر مثال کے طور پر اگر عربی ادب کے اندر تاریخ ادب عربی یہ اہم مضمون ہے ایک طالبعلم کو یہ معلوم ہو کہ جاہلیت کے دور میں ادب کی کیا کیفیت تھی اور اسلامی ابتدائی دور میں کیا کیفیت تھی بنوامیہ میں بنوعباس کے دور میں کیا کیفیت تھی؟ یہ بہت اہم معلومات ہیں جو ایک طالبعلم کو عالم کو معلوم ہونے چاہیے اس کے لئے ہمارے پاس متنبی یا مقامات کے درجے میں آپ دیکھیں گے، کہ کوئی گھنٹہ خالی نہیں ہوتا اس کا حل ہم نے یہ تلاش کیا کہ متنبی پانچ دن ہوگی پانچ دن اس کو پڑھایا جائے گا اور جمعرات کے دن ایک گھنٹہ الوسیط پڑھائی جائیگی تو یہ حل نکالا ہے تو اس طریقے سے بعض درجوں میں آپ دیکھیں گے کہ آٹھ آٹھ نو نو مضمون ہوگئے ہیں اس نصاب کے اندر اور اس کا ہم نے پھر علاج کیا ہے کہ بعضوں کو چھ گھنٹے اور بعض جو کم اہم ہے کسی کے تین گھنٹے کسی کے دو گھنٹے کسی کا ایک گھنٹہ اس طرح ان کو پیش کرنے کے لئے یہ نصاب اپنی ظاہر شکل میں یہ مکمل ہوگیا ہے۔

وفاق کی دستور کا اردو ترجمہ

اور اس پر جیسا کہ ابھی آپ نے مولانا سے سنا بہت بحث ہوئی اور وہ بحث رات کے دو بجے تک چلتی رہی اور آخر میں مجلس عاملہ نے اس کی اجازت دی کہ اس کو وہاں پر پیش کر دیا جائے تو اس کے ساتھ ساتھ یہ ضروری ہوتا ہے کہ چونکہ وفاق کی طرف سے ہے تو وفاق کے دستور کو بھی ہم نے عربی میں بدل دیا ہے تا کہ یہ بھی اس کے ساتھ ان کو پیش کر دیا جائے اسی طرح وفاق کا تعارف جو اردو میں تھا عربی میں تبدیل کر دیا ہے۔

تو یہ چیزیں اس پر مجلس عاملہ نے اتفاق کر لیا ہے اور وہ ان شاء اللہ عنقریب وہاں پر پیش کر دی جائینگی اگر انہوں نے جیسا کہ ہم چاہتے ہیں منظور کر لیا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وفاق سے فارغ ہونے والے طلبہ جو مدینہ منورہ جائیں گے جامعہ اسلامیہ میں انکو ماجیستر میں یعنی M.A اور درسات عالیہ میں اسے داخلہ ملے گا اور وہ دو سال پڑھنے کے بعد MA کا وہاں پر امتحان دے سکے گا وگرنہ اب تک جو ہو رہا ہے مدارس کے طلبہ جانتے ہیں وہ اس کو ثانویہ کے برابر قرار دے کر کلیہ کے سال اول میں داخلہ لیتے ہیں۔

وفاق کی سند کی حیثیت جامعہ اسلامیہ مدینہ کے ہاں

جس کا معنی یہ ہے کہ چار سال اسے پڑھنا پڑتا ہے اور چار سال پڑھنے کے بعد BA کی اس کو سند ملتی ہے تو اب آپ دعا فرمائے کہ اللہ ان کو توفیق دے کہ اس کو BA کے برابر مانے اور جیسا کہ میں نے گزشتہ سال کراچی میں عرض کیا تھا کہ ترقی معکوس ہے لیکن بہر حال مدینہ منورہ کا نام ہے حرمین شریفین کا نام ہے اور وہاں ایک طالبعلم کو بہر حال چار سال مل جاتے ہیں اس جذبے کے ماتحت تو ٹھیک ہے اور اسی میں جو قابل اور محنتی طالب علم ہے وہ علمی فائدے حاصل کرتے ہیں تو اس کو مدنظر

رکھتے ہوئے اس کام کو ہم آگے چلاتے ہیں کیونکہ بہت سے لوگ جو اس کے اہل نہیں ہیں وہ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں وگرنہ اب تک جو ہو رہا ہے وہ ترقی معکوس ہے میں نے عرض کیا تھا کہ آپ کا یہ نصاب جس کا حکومت نے یہاں MA کا اعلان کیا ہے یہ علمی طور پر کہاں تک صحیح ہے اس سے بحث نہیں ہے اور اس کو جب آپ وہاں جاتے ہیں تو وہ اس کو آپ کی میٹرک کے برابر مانتی ہے جس کو آپ MA قرار دے رہے ہیں وہ ثانویہ کے برابر قرار دے کر چار سال طالبعلم کو دوسرے کے بعد پھر اس کو جو سند ملتی ہے وہ BA کے برابر ہے چار سال آپ نے پڑھا پھر یہاں آئے اب بھی BA کے بعد BA ہیں اور جب آپ جانے سے پہلے MA تھے یہ تو ترقی معکوس ہے لیکن اگر وہ جامعہ ہمارے اس نصاب کو وفاق کے درجے میں BA کے برابر مان لے تو یہ آپ کی وفاق کی بھی بڑی کامیابی ہے اور طلبہ کیلئے بھی بہت آسان ہو گی۔

وفاق کے فارغ التحصیل طلبہ کے لئے کوٹے کا مطالبہ

ایک تو یہ مجلس عاملہ نے اس بات پر اتفاق کرلیا ہے کہ اس نصاب کو وہاں پیش کر دیا جائے اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارا دوسرا مطالبہ ہو گا ان سے کہ اس معادلے کے بعد وفاق کیلئے وفاق کے فارغ شدہ طلبہ کے لئے کوٹہ متعین کر دے کہ ہر سال ہم اتنے طلبہ جامعہ میں لیں گے۔

جامعہ اسلامیہ کے فارغ التحصیل مبعوثین وفاق کے حوالہ کرنا

اور ان سے ہم یہ مطالبہ کریں گے کہ جو ہمارے وفاق کے طلبہ وہاں پڑھ رہے ہیں ہر سال جو فارغ ہوتے ہیں فارغ ہونے والے طلبہ کو جامعہ اپنی طرف سے استاد بنا کر مبعوث بنا کر مدارس میں بھیجتی ہے ہم ان سے یہ مطالبہ کریں گے کہ ان طلبہ کو جن مدارس سے وہ گئے ہیں ان مدارس میں آپ ان کو مبعوث کرے تا کہ وہاں

جا کر یہ تدریس کی خدمات انجام دیں اور یا وہ وفاق کے حوالے کریں اور ان کی صوابدید پر وفاق اپنے مدرسوں میں ان کو تقسیم کر دیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کے وہ بچے جن پر آپ نے محنت کی ان کو عالم بنایا وہ وہاں سے آکر آپ کے مدرسوں کی ہی خدمت کریں گے ان شاء اللہ تو یہ تین چیزیں ہیں جس پر موافقت ہوئی ہے۔

سند کی سائز کو چھوٹا کرنا

اس کے ساتھ ساتھ ایک چیز اور بھی تھی کہ ہمارا جو پرانا طرز ہے بڑی بڑی سندیں جس کو سنبھالنا مشکل ہے باہر کے عرب جامعات والے ڈر جاتے ہیں کہ یہ کیا چیز ہے اس کے لئے یہ بھی طے پایا کہ اس کو معقول درجے میں اس کا سائز کم کر دیا جائے جس میں یہ ہمیں پتہ چلے کہ اس طالبعلم نے فلاں مدرسے میں دورہ حدیث کیا اور امتحان دیا اور وفاق کے اندر اور اس درجے میں پاس ہوا ہمارے پاس جو سابقہ ترتیب ہے خالی جگہ کی ہمارے لئے تو معروف ہے کیونکہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں لیکن باہر کے لوگوں کے لئے وہ تشویش کا باعث بنتا ہے۔

سند کی ترتیبی خاکہ

اس لئے اس میں ہم نے مجلس عاملہ کے مشورہ سے یہ تبدیلی کی ہے کہ اس کی تعبیر ایسی ہو کہ جس میں یہ چیزیں واضح ہوں تھوڑا سا اس میں رد و بدل کیا ہے تا کہ جو حضرات جس کو وفاق المدارس کے نظام سے واسطہ نہیں ہے انہیں معلوم ہوں کہ صورتحال کیا ہے چنانچہ اس میں ہم نے ایک خانہ یہ رکھا ہے کہ صورتحال کیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ وفاق کے صدر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ فلاں طالبعلم پہلے ہمارے ہاں طالبعلم تھا تو مشورہ یہ ہوا کہ بہرحال جو طالبعلم دورہ حدیث پڑھ چکا ہوتا ہے اس کا اعزاز کرتے ہوئے ہم نے بجائے طالب کے شیخ کا لفظ بڑھا دیا ہے شیخ

فلاں ابن فلان اور آگے اس کی جنسیت ہے من باکستان یا افغانستان ہے جو بھی ہو اس لئے کہ سند میں ملک کا ذکر ہونا ضروری ہوتا ہے اور اسی طرح اس کا سال پیدائش المولود فی سنة کذا یہ بھی اس میں آیگا اور یہ جو تصدیق کی ہم نے کہ اس نے اپنی تعلیم علوم دینیہ میں فلاں مدرسے میں مکمل کی ہے تو مدرسے کی جگہ خالی کر دی تا کہ مدرسہ کا نام وہاں پر آئے اس سے پتہ چلے گا کہ وفاق کے کس مدرسے سے اس کا تعلق ہے یہ پہلے بھی موجود ہے لیکن اس ترتیب کے ساتھ نہیں ہے اور آگے یہ ہے کہ اس نے فلاں سال میں امتحان دیا جو وفاق المدارس کے ماتحت منعقد ہوا اور اس میں اس سال کا ذکر ہوگا اور اسکی کامیابی فلاں درجے میں ہوئی اس درجے کی جگہ بھی خالی ہے اور اس بناء پر گویا مجلس وفاق اسے یہ شہادت عالیہ اسکو دیتی ہے اسکا نام ہم نے رکھا ہے شهادة إتمام درا سة العليا جو کہ تعبیر ہے اس درجے کی اس کو دراسات علیاء وہاں کہتے ہیں یا ہمارے ہاں دورہ حدیث کہتے ہیں کچھ شکل میں بھی ہم نے تبدیلی کی ہے کہ سند کی پیشانی پر وہیں پر بسم اللہ لکھی ہوئی ہے چاند بنا کر وہیں پر سب کچھ ہو رہا ہے اس کی صورت ہم نے پوری بدلی ہے کہ اصل وفاق کا نام دائیں طرف آیگا اور اس کا مونوگرام بائیں طرف اور سب سے اوپر خوبصورت شکل میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اس کے نیچے کاتب سے لکھائیں گے شہادت کا جو اصل نام ہے شهادة إتمام الدراسات العليا تو ان شاء اللہ اس کی منظوری دیدی ہے مجلس عاملہ نے تا کہ آپ کے ذہن میں رہے اور اس کے بعد اس کا نمونہ بھی ہم ان کو ارسال کریں گے۔

وفاق المدارس کی مونوگرام

مونوگرام کی تصاویر جا بجا لگی ہوئی ہے وہ آپ دیکھ سکتے ہیں یہ ایک اہم

کام تھا جو چند حضرات کے سپرد ہوا جس میں میرا نام بھی شامل ہے مجلس عاملہ نے اس سے موافقت کی ہے اب آپ حضرات کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے تا کہ میں اپنے تاثرات بیان کرسکوں اور اسی سلسلے میں میں اس کو بھی وضاحت کروں گا کہ یہ خطوط ہماری طرف سے ان حضرات کو بھیجے گئے ہیں اس کی اصل عرض کیا تھی ان شاء اللہ اس سے آپ کے تمام شبہات دور ہو جائیں گے بس اس پر میں اکتفا کرتا ہوں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

خطاب
مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب

مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب

تعارف

صدیق مکرم، پاکستان کے مایہ ناز مفتی اعظم، اپنے والد معظم مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ کی وراثت دارالعلوم کراچی کو اپنے عظیم بھائی مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کے ساتھ چار چاند لگائے۔

حق اور باطل کا معرکہ اور جامعہ حقانیہ

اکابر کے سامنے لب کشائی کی جرأت نہ کرنا

خطبہ مسنونہ کے بعد! بزرگان محترم وحضرات علماء کرام! یہ میرے لئے بہت بڑی سعادت بھی ہے اور عزت افزائی بھی کہ مجھے اس مؤقر اجتماع میں اکابر کی موجودگی میں ایک عظیم المرتبت بزرگ کے خطاب کے بعد اس سلسلے میں کچھ عرض کرنے کے لئے مامور کیا گیا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اپنی طرف جب نظر کرتا ہوں تو مجھے بہت شرم محسوس ہورہی ہے کہ مجھ جیسے ناکارہ ونالائق کو اس عظیم الشان اجتماع میں ان اکابر کے سامنے لب کشائی کی جرات ہو تو کیسے؟ لیکن الأمر فوق الادب اس لئے کھڑا ہو گیا ہوں کہ اللہ تعالی سے کیا بعید ہے کہ اس اجتماع کی برکت سے ان حضرات اکابر کی برکتوں سے مجھ کو بھی اللہ تعالیٰ نواز دے۔

ان کی بزرگوں کے زمرے میں ان کے جوتوں کے اندر میرا بھی نام شامل ہوجائے حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم نے اپنے فاضلانہ، بزرگانہ، مشفقانہ اور ناصحانہ خطبہ میں جو ارشادات عطا فرمائے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس کا ایک

ایک حرف آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے، لوحِ قلب پر کندہ کرنے کے قابل ہے یہ پورا دستور العمل ہے وفاق المدارس العربیہ کے لئے وفاق المدارس کے عہدیداران کے لئے مجلس عاملہ کے ارکان کے لئے، مجلس شوریٰ کے ارکان کے لئے، ملحقہ مدارس کے تمام اساتذہ کرام کے لئے اور ان مدارس کے تمام طلبہ کرام کے لئے اور اس سلسلے میں مجھ جیسا حقیر انسان کیا عرض کرسکتا ہے۔

مولانا عبدالحق کے الطافِ کریمانہ

میں سب سے پہلے تو ارکانِ مجلس شوریٰ مجلس عاملہ اور وفاق المدارس کے تمام ان حاضرین کی طرف سے حضرت مدظلہ کی خدمت میں اپنی ممنونیت کے جذبات پیش کرتا ہوں کہ ان کے ان الطاف سلیمانہ نے کہ ہم کو مدعو فرمایا اور اس پاک سرزمین میں حاضری کی سعادت سے مالا مال فرمایا اور کئی سعادتیں ہمارے لئے جمع فرمائی یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ اس اجتماع کی بدولت آج ہم ایک ایسے عظیم الشان بزرگ کی زیارت کررہے ہیں کہ جن کو ایک نظر دیکھ لینا دل کی دنیا بدلنے والی چیز ہے دلوں کی دنیا میں انقلاب برپا کرنے والی چیز ہے ان بزرگوں کی زیارت اور ان بزرگوں کو ایک نظر دیکھنا اور یہ ایک ایسے قرن کی یادگار ہے، جو آج ختم ہو چکا ہے اس قرن کی صرف یہ ایک یادگار باقی رہ گئی ہے ہم بہت ممنون اور احسان مند ہیں حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم کے کہ انہوں نے ہمیں یاد فرما کر ایک عظیم دولت اور عظیم سعادت سے سرفراز فرمایا اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں بجا ہے، پھر یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم نے اس اجتماع کی بدولت اپنی زیارت کا موقع ہم ناچیز لوگوں کو عطا فرمایا ہے کہ جن کی زیارت بلاشبہ دین اور دنیا کے لئے بے شمار رتبے کھولنے والی ہے

سرزمین اکوڑہ خٹک اور یوم الفرقان

پھر یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ دارالعلوم حقانیہ جو حضرت سید احمد شہیدؒ، حضرت اسماعیل شہیدؒ کی پہلی چھاؤنی بنی' جہاں حق و باطل کا اس جہاد میں سب سے پہلا معرکہ ہوا' جہاں یوم الفرقان منایا گیا جہاں ستر (۷۰) کے قریب مجاہدین کا خون بہا اوراس خون سے پھوٹنے والی علوم نبوت کا یہ سرچشمہ ہے جو آج دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں الحمدللہ موجود ہے ہمیں اس ادارے کو دیکھنے اوراس کی مبارک فضاؤں میں سانس لینے کا اور یہاں اس کی برکتوں سے محظوظ ہونے کے مواقع میسر ہو رہے ہیں' ان تمام ہماری سعادتوں کو جمع کرلیا ہے حضرت مولانا مدظلہم کے اس دعوتِ سلیمانہ پر ہم سب بہت ممنون ہیں اوراللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس نعمت سے نوازا اس کے بعد حضرت مدظلہم نے جو کچھ ہدایات عطا فرمائی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ وہ تمام ہماری دکھتی ہوئی رگوں کو چھیڑا اور ہمارے بزرگ محترم نے اپنی زندگی کے تجربات کا نچوڑ اپنے اس خطبے کے اندر جو مدارس کے متعلق ہے، وہ پیش فرمادیا آج ہمارے مدرسوں کے اندر ہماری تدریس میں مدرسوں کے انتظام میں تربیت کے نظام میں جہاں جہاں خامیاں ہیں' جہاں جہاں کے مقاصد چھوٹ رہے ہیں، ان میں سے ایک ایک کو چھیڑا ہے اور ہم کو بڑے ناصحانہ انداز میں اور ہمدردی کے ساتھ ان کی طرف متوجہ فرمالیا ہے اس واسطے میری تجویز یہ ہے کہ شوریٰ کا یہ اجتماع جو ایک بہت بڑی نعمت ہے کہ پورے ملک کے چیدہ چیدہ حضرات علماء کرام یہاں موجود ہیں' مدارس کے نمائندے موجود ہیں، یہاں ادھر اُدھر کی غیرمرتب باتوں میں وقت خرچ کرنے کی بجائے ہمیں اپنے تمام ترتقریروں اور تجاویز کا رخ محدود رکھنا چاہیے، ان امور کے اندر جو حضرت

مدظلہم نے اپنے اس خطبے میں ارشاد فرمائی ہیں' اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مسئلہ باقی نہیں چھوڑا انہیں مسائل کے متعلق گفتگو ہو اِلّا یہ کہ کسی مدرسے کا کوئی ذاتی مسئلہ ہو کوئی اہم ایسی تجویز ہو، لیکن وہ بھی درحقیقت انہیں حدود کے اندر ہوگی کیونکہ حضرت نے کوئی چیز چھوڑی نہیں ہے مدرسوں کی ضرورت کے متعلق اور واقعہ یہ ہے کہ اجتماعات ہوتے ہیں تقریریں ہوتی ہیں۔

نقائص اور بیماریوں کی نشاندہی اور تشخیص

لیکن ضرورت سب سے بڑی اس بات کی ہے کہ حضرت مدظلہم نے جو چیزیں ارشاد فرمائی ہیں' ہمارے نقائص کی نشاندہی کی ہے ہماری بیماریوں کی تشخیص فرمائی ہے یہ بیماریاں کم و بیش ہم میں سے ہر ایک کے مدرسے میں موجود ہیں کسی کے مدرسے میں کم ہیں کسی کے مدرسے میں زیادہ ہیں افراد میں بھی موجود ہیں مدرسوں میں بھی موجود ہیں، تعلیم میں بھی موجود ہیں، تربیت میں بھی موجود ہیں، نظم و نسق میں بھی موجود ہیں، اس واسطے ہمیں احسان مند ہونا چاہیے کہ ہم متوجہ کردیئے گئے ہیں اور ہم یقین دلاتے ہیں حضرت مولانا مدظلہم کو کہ ہم ان کی نصیحتوں پر اور ان کی ہدایات پر ان شاء اللہ تعالیٰ حتی الامکان عمل کرنے کی پوری کوشش کریں گے اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر اپنے حالات کا جائزہ لیں گے اور اس کو ہم خطبہ استقبالیہ کو اپنے لئے مشعل راہ قرار دیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق کامل نصیب فرمائے یقین کیجئے کہ اگر ہم نے ان مفاسد کا سدباب نہیں کیا، ان کوتاہیوں اور بیماریوں کو دور نہ کیا جو ہمارے مدرسوں میں لگ چکی ہے، تو بعد میں جو مخالفین ہمارے مسلک کے ہیں اور ان مدرسوں کے دشمن ہیں، وہ تو بعد میں ان مدرسوں کو نقصان پہنچائیں گے یقین کیجئے کہ ہماری یہ بیماریاں ان مدرسوں کو موت کی نیند سلا سکتی ہیں۔

مدارس کا ماحول اور باہر کی دنیا کا اعتماد

جیسا کہ حضرت مدظلہم نے ارشاد فرمایا ہمیں مدرسوں کے ماحول میں رہتے ہوئے محسوس نہیں ہوگی یہ بات ہم سمجھتے ہیں کہ مدرسے بڑے مقبول ہیں اور بڑے معتمد ہیں لیکن باہر کی دنیا میں ہم نکلتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ علماء کرام پر اعتماد لوگوں کا روز بروز ختم ہوتا جارہا ہے نہ لوگوں کو ان کی فہرستوں پر اعتماد رہا، نہ ان کے علم پر اعتماد رہا نہ ان کی زبانوں پر اعتماد رہا، نہ مدرسوں کی دیانتداری پر اعتماد رہا مدرسوں پر سے اعتماد ختم ہورہا ہے اور جیسا کہ حضرت مولانا نے فرمایا کہ آج مدرسین پرانے پرانے فضلائے کرام مجبور ہورہے ہیں کہ اپنی اولادوں کو سکول اور کالجوں میں بھیجیں، کیونکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ مدارس کے اندر وہ خرابیاں اور مفاسد موجود ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہمارے مدرسوں میں اگر ہماری اولاد جائے گی تو وہ بھی ان مفاسد کا شکار ہوگی جب یہ حال ہوگیا تو اپنے مدرسوں کا تو ہماری سب سے پہلے ضرورت یہی ہے کہ جیسا حضرت مدظلہم نے فرمایا کہ ان مفاسد اور بیماریوں کا سدباب کریں اور ہر شخص اپنے گریبان میں منہ ڈالے، بجائے اس کے کہ ایک مدرسہ دوسرے مدرسے پر اعتراض کریں، اپنے گریبان میں منہ ڈالے کہ ان خرابیوں میں سے ہمارے ہاں کون کون سی خرابیاں ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کی جائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصیحتوں پر عمل کی توفیق کامل عطا فرمائے اور اپنے بزرگوں بزرگان دیوبند کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق کامل عطا فرمائے آمین۔

خطبات
مولانا مفتی انور شاہ صاحب

مولانا مفتی انور شاہ صاحب

تعارف

عرصہ تک وفاق المدارس ملتان کے ناظم اور مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے نائب مفتی و مدرس رہے۔اپنے گاؤں لکی مروت میں ادارہ چلا رہے ہیں۔

اجلاس میں کئے جانے والے اہم فیصلے

آغاز سخن

محترم حاضرین ! کل سے اب تک وفاق کے جو اجلاس ہوئے الحمد للہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اجلاس ہم سب کے لئے باعث سعادت ہیں ان اجلاسوں میں ہمیں ان اکابرین کی زیارت نصیب ہوئی جو سالہا سال سے تمنا کے بعد نصیب والوں کو ملتی ہے۔

معمولی وفروعی اختلافات اور عادلانہ انداز میں ان کا حل

آپ حضرات خود ہی دین کی خدمت کرنے والے ہیں اور پورے ملک کے اندر دینی مدارس کا جال جس طرح بچھایا گیا ہے اور اس میں جو طلباء پڑھتے ہیں اور ان سے جو علماء اور طلباء فاضل ہوتے ہیں وہ سب آپ کی دینی خدمت اور آپ کی مشقت کا پھل ہے وفاق المدارس العربیہ کے بارے میں ؟ سو کے قریب مدارس جو اس ادارے سے منسلک ہیں وہ سب اس کی افادیت کو تسلیم کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان مدارس سے فاضل ہونے والے طلباء صرف وفاق کا امتحان دینے والے فضلاء کی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے ان سب علماء کی حمایت وفاق المدارس کو حاصل ہے اور آپ کا وفاق ان مہتممین کے اندر بند نہیں ہے بلکہ مدارس کے تمام فضلاء آپ کے ساتھ ہیں

ہمارے مدارس میں بعض جگہ معمولی اختلافات یا فروعی مسائل ہیں بعض جگہ اختلافات اس کو اگر مقامی طور پر اعتدال سے حل کرنے کی کوشش کی جائے تو کوئی مشکل بات نہیں ہے بہت سے مدارس میں اس قسم کے بعض طلباء اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ ابھی ناظم صاحب نے بتایا اور ان کو احسن طریقے سے ختم کیا جا سکتا ہے تو میرے محترم حضرات وفاق کے یہ جو اجلاس ہوگئے الحمدللہ بہت ہی کامیاب ہیں۔

طلباء کے لئے تجاویز

اور آپ نے اپنے مدارس کے لئے اپنے فضلاء کے لئے اپنے طلباء کے لئے جو تجاویز ترتیب دیئے ہیں وہ الحمدللہ دین کی ایک بہت بڑی خدمت ہے اب میں یہ چاہتا ہوں کہ کل سے اس وقت تک آپ کے مشوروں سے اور آپ کے معتمد علماء یعنی اراکین مجلس عاملہ نے جو کچھ طے کیا ہے وہ اختصار کے ساتھ آپ کے گوش گزار کردوں باقی جہاں تک تفصیلی کاروائی ہے ہم نے کل سے اس وقت تک پوری کاروئی ٹیپ کرائی ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ جلد از جلد اس کو تحریر میں لا کر اور اس کو شائع کر کے تمام مدارس کو بھیج دیں اب میں آپ کے سامنے ان چیزوں کو اختصار کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں جو اس وقت تک طے ہو چکے ہیں۔

بخاری اور ترمذی میں فیل شدہ طلباء اور ضمنی امتحان

ایک مسئلہ جو اس سے پہلے کے اجلاس میں طے ہوگیا تھا تو آپ کے اطلاع کے لئے اس کو بھی ذکر کردوں وہ بھی اہم ہے اس سے پہلے ہمارے وفاق کے فضلاء میں سے جو طالبعلم بخاری شریف کے امتحان میں یا ترمذی شریف کے امتحان میں ناکام ہو جاتا اور باقی کتب میں وہ پاس ہو جاتا تو ان کو ہم ضمنی کہتے ہیں یعنی اس کو اس ایک کتاب کا امتحان پاس کرنے کے بعد سند فراغت دی جاتی ہے اب پورے سال وہ امتحان کے

انتظار میں رہتا تو اب امتحانی کمیٹی اور مجلس شوریٰ کے اراکین نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سال شعبان میں اب پانچ شعبان سے وفاق کا سالانہ امتحان منعقد ہو رہا ہے اور جس کی کاروائی اور ترتیب شروع ہے اس میں جو طالبعلم ضمنی آئیگا اس کا امتحان سہ ماہی امتحان کے ساتھ صفر کے مہینہ میں ہوگا تا کہ پورا سال اس کو انتظار کی زحمت نہ کرنا پڑے اور ہم کوشش یہ کریں گے کہ اس ایک طالبعلم کے لئے اگر وہ کسی مدرسے سے ضمنی آیا ہے الگ الگ سنٹر قائم نہیں کریں گے بلکہ تین چار مدارس کا ایک ایک طالبعلم ہوتا ہے کوئی زیادہ نہیں ہوتے ان تین چار مدارس کا طلباء کو کسی قریبی ایک سنٹر میں اکٹھا کیا جائے گا تو اس طریقے سے آئندہ صفر کے پہلے ہفتے میں وفاق انتظام کرے گا کہ وہ طلباء جو ضمنی آئے ہیں ان کا امتحان لیکر آگے ان کو اسناد جاری کر دیئے جائے۔

وفاق کے نصاب اور قواعد پر عمل درآمد

اس کے علاوہ یہ بھی طے پایا کہ مدارس کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے مدارس میں وفاق کے نصاب اور قواعد پر عمل کیا کرے یہ بھی آپ سب نے طے کیا ہے ایک تو یہاں آپ نے اس کو تسلیم کر لیا اور اس کی افادیت آپ سب نے محسوس کی اور خاص کر رات کی تقریر جو حضرت عبدالرزاق صاحب کی تھی الحمد اللہ اس سلسلے میں کافی و شافی تھی لیکن اس پر عمل درآمد کے لئے مجلس عاملہ نے یہ طے کیا کہ ہم آئندہ سال داخلے مکمل ہونے کے بعد چاروں صوبوں میں وفاق کی طرف سے علماء کی وفود بنائیں گے اور جس علاقے کو دورہ کرنا ہوگا اس علاقے کے ارکان کو بھی اس میں شامل کرنا ہوگا اس علاقے کے ارکان کو بھی اس میں شامل کر کے پورے پاکستان کے دینی مدارس کا دورہ کریں گے اور وہاں مدارس میں جا کر ان کو درجہ بندی کی طرف راغب کریں گے اور اس کا طریقہ کار موقع پر

جا کران کو بتائیں گے اوران کے لئے جو مشکلات ہوں وہ آپس میں مل کر ہم حل کرنے کی کوشش کریں گے تو یہ بھی اس وقت طے ہو گیا۔

وفاق کا داخلہ سرٹیفکیٹ کے بنیاد پر ہوگا

یہ بھی وفاق نے پہلے سے طے کیا ہے اور آپ نے رات کے اجلاس میں اورکل کے اجلاس میں یہ طے کیا ہے کہ آئندہ وفاق کا داخلہ وہ سرٹیفکیٹ کے ذریعے سے ہوگا یہاں مجلس عاملہ کے تمام اراکین جو خود بھی مدارس کے مہتممین ہیں انہوں نے یہ عہد کرلیا ہے کہ آئندہ سال کے اختتام پر طالب علم کو ان کے نمبرات کی اور امتحان کی ایک سند جاری کریں گے اور وہ آگے جا کر دوسرے مدارس میں وہی سرٹیفکیٹ دکھا کر کے داخلہ کریں گے اور درمیان سال میں بھی اگر ایسی کوئی صورت آجائے کہ کوئی طالبعلم کسی اور مدرسے میں جانا چاہے تو اس کے پاس سرٹیفکیٹ ہوتا کہ اس کو صورتحال کا علم ہو سکے یہ بھی یہاں مجلسوں میں طے کیا گیا ہے یہ بھی عزم کیا ہے ہمارے یہاں کے مہتممین نے وہ سرٹیفکیٹ ہمارے ہاں چھپے ہوئے موجود ہیں اگر آپ چاہیں گے تو کاپیاں اس کی موجود ہیں اور دوبارہ طباعت کر کے ہم آپ کے مدارس کو مہیا کر سکتے ہیں اور اس میں عربی میں بہت بہترین ایک سرٹیفکیٹ ہے اس کو اگر آپ پر کر کے سال کے اختتام پر طالبعلم کو دے دیں تو وہ اپنے والدین اور دوستوں میں بھی جا کر دکھا سکتا ہے اور اگلے مدرسے میں داخلے کی لئے بھی آسانی ہو جائیگی اس کے علاوہ یہ بھی طے کیا گیا جیسا کہ کل مولانا عبدالرزاق صاحب نے آپ کو بتایا کہ ہمارے وفاق کے سند کا سائز بہت ہی بڑا ہے اور اس سائز کو کم کر دیا گیا ہے اور اس کو معقول سطح پر لا کر بہترین طباعت کرا کے آئندہ وفاق اس سند کو جاری کرے گا جو سابقہ سند ہے وہ جاری نہیں کرے گا۔

عرب جامعات سے معادلہ اوراسکا نصاب

کل کے اجلاس میں معادے کے لئے جو نصاب ترتیب دیا گیا اوراس پر مجلس عاملہ کے اراکین نے اس پر سات گھنٹے غور کیا اس ایک مسئلہ پر سات گھنٹے غور ہوا اور اس میں مدارس کے اندر جو مروجہ کتب ہیں اس کو نکالا نہیں گیا معادلے کے کاغذات کے لئے وفاق نے مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب کو اپنا نمائندہ بنایا ہے وہ اس سلسلے کو مکمل کر کے معادلے کے لئے عرب جامعات میں بھی جائیں گے اس کے تمام طریقہ کار کو بھی طے کریں گے اور ان شاء اللہ اس کام کو مکمل ہونے کے بعد آپ کے اطلاع کے لئے اس کو طبع ہونے کے بعد مدارس میں بھیجیں گے اس طریقے سے یہ بھی طے کیا گیا کہ خود ہمارے مدارس جو وفاق سے ملحق ہیں ان کے فضلاء جو وہاں عرب یونیورسٹیوں میں چلے جاتے ہیں اور وہاں چار سال کورس کرنے کے بعد دوسرے مکاتب فکر والے اپنے ہاں مبعوث کرا لیتے ہیں تو وفاق المدارس اب کوشش کریں گے کہ ان کو اپنے ہاں مبعوث کرایا جائے اس طریقے سے آپ کا بھی یہ فرض ہے اور وہ دوسرے جگہ جانے کی بجائے آپ کی مدرسہ کی زیادہ خدمت کر سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے انہی مدارس میں پڑھا ہوگا۔

حفظ کا امتحان وفاق لیں گے

یہ بھی طے کیا گیا کہ ابتدائی مدارس کے درجات حفظ کا امتحان وفاق المدارس لیا کریں گے وسطانی اور ابتدائی مدارس کے ساتھ ہمارا ربط وفاق کا کم رہتا ہے اس ربط کو بڑھانے کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ فی الحال پہلے مرحلہ میں وفاق سے ملحق قرآن مجید کے جتنے مدارس ہیں چاہے وہ فوقانی میں قائم ہیں یا وسطانی میں یا ابتدائی مدارس میں ان کا امتحان وفاق لے طریقہ کار کچھ طے کرنا باقی ہے ان شاء اللہ امتحانی کمیٹی اس کو پورا کرے گی لیکن بہرحال اس کے بارے میں تجویز یہ ہے کہ اب بھی مدارس کا معمول یہ

ہے کہ دوسرے مدارس کے علماء اور قاری صاحبان کو بلا کر بڑے مدارس ہیں فوقانی ہو یا وسطانی ہو یا جو زیادہ دلچسپی لینے والے حضرات ہیں وفاق ان کو اپنا نمائندہ بنا کر کے وہ وہاں مقامی علماء کو دوسرے مدارس میں بھیج کر اس کا نتیجہ وفاق کو ارسال کر دیں اور ان مہتممین کی رپورٹ کے ساتھ اس نتیجے کو شائع کر دے گا اور ایک رپورٹ مکمل تمام مدارس کی سامنے آئیگی ایک تجویز تو یہ ہے عاملہ نے اس کو منظور کر لیا ہے۔

وفاق کے تحت تمام درجوں کے امتحانات اور درجہ بندی کا عمل

دوسری تجویز یہ ہے کہ قرأت و تجوید کا امتحان اور درجہ ثانیہ کا امتحان بھی اگلے سال سے وفاق لے گا یعنی تمام قرأت و تجوید کے جتنے مدارس ہیں اس کا امتحان وفاق لے اور وفاق ان کو قرأت و تجوید کی ایک سند جاری کر دے اور یہ سند قرأت و تجوید کی وفاق جاری کر دے گا یہ ایک درجے میں حکومت کے ہاں بھی مسلم ہے اگلے سال سے وسطانی مدارس اور فوقانی مدارس میں جو درجہ ثانویہ یعنی رابعہ ہے اس کا امتحان بھی وفاق لے گا اور وفاق اس درجے کی بھی الگ سند جاری کرے گا تو اس طریقے سے ایک درجہ بندی ہو جائیگی اور تین چار سال میں جا کر وفاق تمام مدارس کے تمام درجات کا امتحان لینے پر قادر ہو جائیگا۔

بنات کے مدارس اور وفاق سے ان کا الحاق

مدرسۃ البنات کی طرف سے درخواست بھی اور بعض لوگوں کی جانب سے تجویز بھی آئی ہے کہ ان کا الحاق بھی کیا جائے چنانچہ مجلس عاملہ نے طے کیا ہے کہ جہاں جہاں مدرسۃ البنات قائم ہیں اور انہوں نے تو وفاق کی مجلس عاملہ نے ان کی منظوری دیدی ہے کہ ان مدارس کو بھی ملحق کر دیا جائے یہ بھی طے کیا گیا کہ ہم نے مدارس کے اندر معادلے کا نصاب بنایا اور اس سے پہلے ابتدائی، وسطانی اور فوقانی مدارس کے جو

اصطلاحات ہیں ان اصطلاحات کو اور جدید اصطلاحات کو آپس میں موافقت پیدا کرنے کیلئے آئندہ مجلس شوریٰ کے اجلاس کے ایجنڈے میں دستور کے اندر ترمیم کو شامل کیا تا کہ اصطلاحات میں موافقت پیدا ہوں۔

اراکین کے تعداد میں اضافے کا مطالبہ

اراکین کے تعداد میں اضافے کا مسئلہ بھی ایجنڈے میں شامل ہے اس بارے میں اراکین کا مشورہ یہ ہے کہ ہر تین سال کے بعد نئے اراکین کا انتخاب ہوتا ہے دو سال ان کے گزر چکے ہیں اور تقریباً ایک سال باقی ہے تو فی الحال اس میں اضافہ نہ کیا جائے اور آئندہ مجلس شوریٰ میں جدید انتخاب جو ہو تو اس میں نئے افراد یا اضافے کے متعلق سوچا جائے یہ بھی وفاق المدارس کے مجلس عاملہ نے طے کیا ہے کہ وفاق المدارس اپنے مدارس کو ہدایات پہنچانے کے لئے اور ان کو معلومات مہیا کرنے کے لئے اردو میں ایک خبر نامہ جاری کر دے چنانچہ مجلس عاملہ نے یہ طے کیا کہ یہ خبر نامہ عنقریب جاری کیا جائیگا اور یہ خبر نامہ کراچی میں جو وفاق کا بڑا دفتر ہے وہاں سے جاری کیا جائے گا جس میں وفاق کے سلسلے میں جو ہدایات ہوں یا آپ کے اپنے مدرسوں کے جو اعلانات ہوں، مفید مشورے ہوں وہ ان میں شامل ہوں گے وہ صرف وفاق المدارس کی حد تک محدود رہے گا دیگر امور سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہو گا اس کے علاوہ کچھ قرار دادیں ہیں جو ان شاء اللہ آپ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

گذشتہ اور آئندہ سال کے اخراجات کا تخمینہ

ایجنڈے کے اندر وفاق المدارس کے اخراجات کا مسئلہ بھی ہے کہ آئندہ سال کے لئے اخراجات کا تخمینہ منظور کر لیں وفاق المدارس کے مجلس عاملہ نے اپنے دو اجلاسوں میں اس پر تفصیل سے غور کیا گزشتہ سال ایجنڈے میں چیک کرنے کے بعد

اس کی منظوری دے دی اور آئندہ کے لئے ایک تخمینہ جو دفتر وفاق نے مرتب کیا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہم پیش کر رہے ہیں لیکن ایک بات اور بھی عرض کر دوں کہ وفاق کا جو آمد و خرچ ہے اس کو باقاعدہ منظم بنانے اور پوری طریقے سے آڈٹ کرانے کے لئے بھی ان شاء اللہ اس کو مرتب کیا جائیگا۔

گذشتہ سال کے اخراجات کا تفصیل

گزشتہ سال جو ہمارے اخراجات ہوئے ہیں اور آمدان کی تفصیل کے لئے تو کافی وقت چاہیے اجمالاً میں سناتا ہوں طباعت کے مد میں ہمارے 2518 روپے خرچ ہوئے یہ ۱۴۰۱ھ کی میں بات کر رہا ہوں جو سال گزر چکا ہے ڈاک کے مد میں 1596 روپے دفتر سے خرچ ہوئے ہیں فوٹوسٹیٹ کر لیتے ہیں یا بعض وقتی طور پر اخبارات کے لئے بیان یا دیگر چیزیں جو فوٹوسٹیٹ کرنی ہوتی ہیں ان پر 509 روپے خرچ ہوئے مجلس شوریٰ کے مختلف اجلاسوں پر اور شوریٰ کے اجلاسوں پر جو اخراجات ہیں 2400 روپے ہیں اس میں گزشتہ سال کراچی کے اجلاس کے اخراجات شامل نہیں ہے کیونکہ وہ اخراجات 50,60 ہزار سے زائد تھے جو کراچی کے حضرات نے خود برداشت کئے اس طریقے سے فوقانی مدارس کا جو اجلاس ہوا ملتان میں اس کے جو اخرجات ہیں وہ بھی اس میں شامل نہیں ہے کیونکہ وہ اخراجات وہاں مقامی طور پر وہاں قاسم العلوم اور خیرالمدارس نے خود برداشت کئے ہیں سالانہ امتحان پر گزشتہ سال 6695 روپے خرچ ہوئے دفتر کے ناظم وغیرہ کے جو مشاہرات ہیں اس پر 7815 روپے خرچ ہوئے ہیں ٹیلیفون کا بل ایک ہزار گزشتہ سال ادا کر دیا گیا مختلف اوقات میں مدارس سے امتحانات یا دیگر امور کے حوالے سے وفاق جو رابطہ قائم کر لیتا ہے یا ذیلی دفتر سے ناظم اعلیٰ اور صدرِ وفاق سے جو رابطہ قائم کیا جاتا ہے اس کے ٹیلیفون کے بل کے طور پر ہم نے ایک

ہزارادا کیئے یہ بھی آپ کو معلوم ہونا چاہیے جن لوگوں کا ٹیلیفون سے واسطہ ہے کہ ٹیلیفون کے اخراجات آج کل دگنے ہیں بہت زیادہ اخراجات آتے ہیں لیکن وفاق کے گزشتہ بیس سال میں یہ ٹیلیفون کا پہلا بل ہے اوراس سے پہلے ٹیلیفون کے جتنے اخراجات ہیں ملتان میں مرکزی دفتر کے اخراجات قاسم العلوم نے برداشت کیئے اور کراچی میں ذیلی دفتر کے اخراجات جامعۃ العلوم الاسلامیۃ نے برداشت کیئے ہیں کبھی وفاق سے ٹیلیفون کا بل انہوں نے وصول نہیں کیا دفتری اخراجات پر جو سامان وغیرہ خریدا گیا یا دیگر ضروریات پراس پر 7090 روپے خرچ ہو گئے کچھ ناظمین نے جو وفاق کے سلسلے میں دورے کیئے تھے اور مدارس کے معائنے کیئے تھے ایک تو یہ کہ صوبہ بلوچستان کا معائنہ ہوا تھا یا صوبہ سندھ کا جو معائنہ ہوا تھا اور ناظم اعلیٰ صاحب صدر وفاق کا اور حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب اور دوسرے علماء کرام اس دورے پر گئے تھے ان کے اخراجات ان حضرات نے خود برداشت کیئے وفاق پر نہیں ڈالے کل خرچ جو گزشتہ سال وفاق کے دفتر سے ہوا ہے وہ 31120 اکتیس ہزار ایک سوبیس روپے ہیں اور کل آمد ہے وہ 39869 انتالیس ہزار آٹھ سوانہتر روپے 80 پیسے ہیں اس طریقے سے ۱۴۰۱ھ 30 ذی الحجہ کو وفاق کے پاس بجٹ کا بقایا 8449 آٹھ ہزار سات سوانچاس روپے 80 پیسے ہیں۔

آئندہ سال کے اخراجات کے امکانی تفصیلات

یہ تو میں نے آپ کے سامنے گزشتہ اخراجات کے اجمالی بات بیان کی آئندہ سال کے لئے جو پروگرام ترتیب دیا ہے اور وفاق کے تحت تمام چیزوں کی دوبارہ طباعت اور طباعت کی اخراجات آپ کو معلوم ہے اس سال ۱۴۰۲ھ کے امتحان کیلئے اب تک یہ پرچوں اور دوسرے چیزوں کی طباعت کا مسئلہ نہیں ہے لیکن امتحان سے متعلق سات ہزار کاپیوں کی طباعت اور امتحان کے متعلق دوسری چیزوں کے ساتھ اب تک چھ

ہزار روپے خرچ ہو چکے ہیں اب یہ صرف سالانہ امتحان سے متعلق چیزوں کی طباعت پر اتنا خرچہ ہوا ہے۔

اس لئے ہم ۱۴۰۳ھ یعنی رواں سال میں طباعت کا بجٹ 10 ہزار روپے رکھا ہے ہمارا اندازہ یہ ہے کہ 10 ہزار روپے اس پر خرچ ہو جائیں گے ڈاک کا خرچ جو ہم نے رکھا ہے اس کا تخمینہ پانچ ہزار روپے ہیں فوٹو سٹیٹ کے لئے پندرہ سو روپے ہیں اور اجلاسات کے اخراجات کے لئے یعنی مجلس عاملہ اور شوریٰ کے اجلاس جو بلائے جاتے ہیں یہ ہم نے تخمینہ اس لئے رکھا ہے کہ کراچی کے اجلاس کے بعد جب ہم اجلاس کا نام لیتے ہیں تو مدرسہ والے کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں تو نہ رکھو تو بہر حال وفاق کا متعلقہ مدرسہ اس خرچ کو برداشت نہ کرے تو ایک اندازے کے مطابق ہمارے اجلاسوں پر بیس ہزار روپے سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔

گذشتہ سالانہ امتحان پر خرچہ کا تخمینہ

سالانہ امتحان پر اس سال کا جو ہم نے تخمینہ لگایا ہے وہ سترہ ہزار آٹھ سو روپے ہے مشاہرات یعنی ذیلی دفتر کے لئے ہم نے ناظم رکھنا ہے اور مرکزی دفتر اور ناظم کے جو اخراجات ہوتے ہیں ان کے لئے ہمارا ایک تخمینہ ہے کہ ہم ابھی تک دفتروں میں مرکزی دفتر میں جو ناظم ہے وہ بھی معمولی تنخواہ کے ساتھ جبکہ کام اس کا بہت زیادہ ہے اور ذیلی دفتر میں گزشتہ سال جو ناظم رکھا تھا وہ تو معادلے کے سلسلے میں سعودی عرب چلا گیا ابھی نئے ناظم کا ہم نے ابھی تک تقرر نہیں کیا بہر حال اس سلسلے میں جب ہم نے تنخواؤں کا اندازہ کر لیا تو وہ پندرہ ہزار روپے ہیں ٹیلیفون کا بل ہم نے اس سال کے لئے تین ہزار روپے کا اندازہ کیا ہے دفتری اخراجات کے لئے تین ہزار روپے اور مختلف وفود کا دورہ چنانچہ سننے میں آیا ہے کہ ایک وفد اس وقت عرب ممالک سے بعض مدارس کا دورہ کرنے

کے لئے تشریف لا رہا ہے تو اس سلسلے میں ہمارے مدارس کے جو نمائندے ہوں گے وہ بھی وفود کے ساتھ دورہ کریں گے اور اس طریقے سے ہم نے جو وفود بنانے ہیں وہ بھی تمام مدارس کا دورہ کریں گے اس سلسلے میں بیس ہزار روپے کا تخمینہ لگایا گیا اس طریقے سے مدرسہ کے جو مہتممین حضرات ہوتے ہیں وہ جب مدارس میں آتے ہیں تو اکثر مدرسہ کے خرچ ہی پر تشریف لاتے ہیں لیکن وفاق کے صدر صاحب اور وفاق کے ناظم وہ نہ کسی مدرسے کے مہتمم ہیں اور نہ کسی مدرسے کے نائب مہتمم ہیں اس لئے وہ سفر اخراجات عام طور پر وفاق ہی سے لیتے ہیں تو سفری اخراجات میں ہمارا اندازہ ہے کہ 3400 تین ہزار چار سو روپے ایک سال میں خرچ ہو جائیں گے مختلف وفود کے ساتھ اور اس میں یہ بھی شامل ہے کہ وفاق کا ایک نمائندہ سعودی عرب بھی جائے اور ان کے جامعات کے ساتھ معادلے کے سلسلے میں تفصیل سے بات چیت کریں اگر یہ طریقہ کار طے ہو گیا تو اس پر تقریباً 10 دس ہزار روپے ہمارے خرچ ہوں گے۔

کل مجوزہ تخمینہ

کل مجوزہ خرچ جو وفاق اگر صحیح معنوں میں اس کو چلانا چاہے تو اس پر 99 ہزار سات سو روپے خرچ ہوں گے اس سلسلے میں یہ عرض کردوں کہ یہ خرچ کچھ زیادہ نہیں اور اس کے لئے آمد کا تخمینہ اس سے زیادہ ہے لیکن یہ سب اس وقت ہے جب آپ اپنے دستور پر جو آپ ہی نے بنایا ہے اور آپ نے اس کا عہد کیا ہے اس پر آپ عمل کریں اور اپنے جیبوں سے ادا نہ کریں بلکہ مدرسے کا جو فنڈ آپ کے پاس جمع ہوتا ہے جہاں سے آپ 99 روپے 50 پیسے مدرسے پر خرچ کرتے ہیں وہاں سو روپے میں صرف 50 پیسے دستور کے مطابق اگر آپ وفاق کو ادا کر دیں تو تمام اخراجات کے لئے کافی ہو سکتی ہے اس وقت کچھ مدارس نے سالانہ چندے جمع کر دیئے ہیں ہم نے خط سب کے پاس بھیج

دیا ہے جنہوں نے جمع نہیں کیا وہ بھی مہربانی کر کے جمع کرادیں بہرحال تخمینہ سے آمد زیادہ ہے کم نہیں ہے بشرطیکہ مدارس والے اس پر عمل کرلیں یہ بھی آپ کے سامنے عرض کردوں کہ اس سال ۱۴۰۲ھ میں ہمارے پاس وفاق کی جو آمد ہے وہ سامنے ذکر کردوں کہ کل آمد فیس سالانہ کے مد میں انیس ہزار چار سو چالیس روپے ہیں 19440 جو سالانہ چندلوگوں نے ادا کر دیے اور مدارس نے جو الحاق کیا ہے اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مدارس بہت زیادہ ملحق ہو رہے ہیں وہ ایک ہزار دو سو روپے ہیں یہ الحاق کے مد میں آیا ہے اور فیس امتحان کے مد میں 4125 روپے اس وقت تک وفاق کے دفتر میں وصول ہو چکے ہیں بہرحال یہ تخمینہ میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے میرا خیال ہے کہ آپ کو منظور ہی ہوگا لیکن اس پر عمل تب ہی ہو سکے گا کیونکہ وفاق کے پاس اس وقت کل بجٹ آٹھ ہزار اور کچھ روپے ہیں ٹھیک ہے اب اس کو آگے بڑھانے کے لئے تب ہو سکتا ہے کہ وہ جو پچاس پیسے سالانہ چندہ ہے یا ابتدائی مدارس تین سو وسطانی پانچ سو اور فوقانی ایک ہزار روپے ادا کرے۔

ایجنڈے کی تفصیلات اور تبادلہ خیالات

معادلے کے ایجنڈے پر غور وفکر

ایجنڈے کے مطابق اجلاس کی کاروائی کا آغاز کرتے ہیں ایجنڈے کی پہلی شق یہ ہے کہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے نصاب کے ساتھ وفاق کے نصاب کے معادلے پر غور یہ ایجنڈے کی پہلی شق ہے اس سلسلے میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں یہ فیصلہ وفاق المدارس کے گزشتہ اجلاس جو شعبان میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں منعقد کیا گیا تھا اور اس میں یہ طے کی گیا تھا کہ سعودی عرب کے اسلامی جامعات کے حضرات کو دعوت دی جائے کہ وفاق المدارس پاکستان کے زیر انتظام چلنے والے بڑے بڑے جامعات کا پاکستان آکر معائنہ کریں اور یہ بھی طے پایا تھا کہ وفاق المدارس کے نصاب کو اور اس کے دستور کو اس طریقے سے ترتیب دیا جائے کہ وہ سعودی عرب کے اور دیگر عرب مما لک کے اور جامعہ ازھر کے نصاب کے ساتھ اس کا معادلہ کیا جاسکے۔

معادلہ کی ضرورت کیوں؟

معادلے کا مقصد یہ ہے کہ عرب یونیورسٹیاں ہمارے اس وفاق کے نصاب کو بھی اپنے ہاں کسی درجے میں تسلیم کرلیں اور تسلیم کر لینے کے بعد اس کا فائدہ وفاق کے

مدارس کو یہ پہنچے گا کہ ان مدارس کے فضلاء عرب مدارس اور عرب جامعات کے اندر داخلہ لے سکیں گے اور داخلے کی سہولت ان کو میسر ہوگی اس وقت آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان کے کئی مدارس کا معادلہ ہے ان میں سے اہل حدیث حضرات کے مدارس کا معادلہ ہے اور ان کے کئی مدارس کا دس دس بارہ بارہ طلباء کا کوٹہ مقرر ہے یہی لوگ جا کر وہیں مدینہ منورہ میں داخلہ لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ چونکہ ان کی سند اور نصاب منظور ہے تو ہمارے وفاق کے ملحق مدارس کے فضلاء میں جو قابل طالبعلم ہوتے ہیں وہ مجبوراً فاضل ہونے کے بعد ان کے مدارس میں جا کر داخلہ لیتے ہیں اور ان مدارس کو اپنے مقرر کردہ قواعد جو ہیں ان کو پورا کرنے کے بعد وہ ان کو بھیجتے ہیں مدینہ یونیورسٹی میں تو ہمارے فضلاء اس مقصد کے لئے جاتے ہیں کہ ہمیں چند سال وہاں رہنے کی سعادت حاصل ہو جائے اور تین چار سال تک حج کرنے کا موقع نصیب ہو جائے تو اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے ان کو ان مدارس میں جانا پڑتا ہے اور دو دو اور تین تین سال گزارنے کے بعد وہاں جاتے ہیں اس لئے وفاق کے گزشتہ اجلاس کے مجلس شوریٰ کے اراکین نے یہ محسوس کیا کہ کیوں نہ ہم اپنے طور پر کوشش کر کے اپنے نصاب کو معادلہ کرائیں چنانچہ اس سلسلے میں دو باتیں طے ہوئیں۔

وفاق اور سعودی کی نصاب میں تفاوت

ایک تو یہ کہ وفاق کے نصاب اور ان کے نصاب میں کافی تفاوت ہے اور اس تفاوت کی وجہ سے جہاں ان کے جامعات کے ساتھ ہمارے نصاب کی کوئی برابری نہیں ہے وہاں کے مدارس یعنی سرکاری سکولوں کے نصاب کے ساتھ ہماری کوئی مناسبت نہیں ہے کیونکہ ان کے سولہ سالہ تعلیم ہے اور ہمارا آٹھ سالہ تعلیم ہے ہماری سند کو حکومت نے MA اسلامیات کے برابر قرار دینے کا اعلان کیا لیکن ان کی سمجھ میں یہ بات آرہی ہے

اور نہ ہمارے سمجھ میں کہ آٹھ سال کو سولہ سال کے ساتھ کیسے مساوی کریں اس لئے اس پر ابھی تک انہوں نے کسی عمل درآمد کا اعلان نہیں کیا۔

معادلے کے لئے وفاق کی نصاب کا ترتیب

چنانچہ ہم نے وہاں اسی اجلاس میں اس کے لئے کمیٹی تجویز کی جس میں ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب جو جامعہ ازھر کے فاضل بھی ہیں اور جامعۃ العلوم الاسلامیۃ کے ناظم تعلیمات بھی ہے اور مولانا حبیب اللہ مختار صاحب جو جامعۃ العلوم الاسلامیۃ کے استاد ہے اور مدینہ یونیورسٹی کے فاضل بھی ہے ان دونوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی کہ وہ اس نصاب کو اس طریقے سے ترتیب دیدے کہ اسکا معادلہ ہو سکے چنانچہ ان کے سامنے یہ کام جب پیش کیا گیا تو اس کام کو مکمل کرنے میں ان کو خاصی دشواری پیش آئی لیکن بالآخر کار انہوں نے اس نصاب کو اور وفاق کے دستور کو (جو آپ کے پاس اردو میں موجود ہے) اس کو عربی شکل میں منتقل کر دیا دستور کو بھی عربی میں اور نصاب کو اسی طریقے سے انہوں نے ترتیب دیا کہ اس کو چودہ سالہ بنا دیا اور اس کے گھنٹے اور مضامین سب کچھ تقسیم کر دیا اور ان میں کچھ ایسے کتابوں کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے جن پر ہمارے مدارس کے اندر عمل درآمد ہو رہا ہے باقاعدہ کوئی کتاب کسی مدرسے میں اور کوئی کتاب کسی مدرسے میں لیکن بہرحال وہ کتابیں مختلف مدارس میں پڑھائی جاتی ہے تو ان کو ملا کر کے بہت اچھے انداز میں چودہ سالہ نصاب انہوں نے تیار کر لیا ہے اور اس نصاب کو وفاق کے مجلس عاملہ کے سامنے پیش کیا گیا یہ معادلے کا جو نصاب ہے اس کو کل مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔ مجلس عاملہ نے دو بجے سے لیکر عصر کی نماز تک اور عصر کے بعد مغرب تک اور پھر عشاء کی نماز سے لیکر رات کے دو بجے تک اس نصاب پر پوری تفصیل سے غور کیا اور جہاں کہیں کتابوں میں مناسب ترمیم اور اضافہ سمجھا وہاں اضافہ اور ترمیم

بھی کر دیا اس کے اندر کیا طریقہ کار ہے اور کیا اصول ہے وہ انشاء اللہ ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب خود رات کے اجلاس میں آپ کو بیان کر دیں گے بہر حال معادلے کے لئے نصاب اور دستور مرتب ہو چکا ہے اور اس دستور کے آگے جو پروگرام ہے انشاء اللہ اس کو منظور کرانے کیلئے رات کو پیش کر دیا جائیگا۔

نائب مدیر جامعہ اسلامیہ کو دعوت

گزشتہ اجلاس میں یہ طے کیا تھا کہ مدینہ یونیورسٹی کے نائب مدیر کو دعوت دی جائے کہ وہ وفاق کے بڑے مدارس کا معائنہ کریں اس سلسلہ میں ہمیں ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ میں یہ اطلاع ملی وہاں مدینہ یونیورسٹی کے اندر جو یہاں کے طلبہ گئے ان کے ذریعے سے کہ نائب رئیس اور مدینہ یونیورسٹی کی مدیر اللغة جو ہے ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب یہ دونوں پاکستان آرہے ہیں اور فیصل آباد میں ایک یونیورسٹی کا سنگ بنیاد بھی رکھنا چاہتے ہیں اور اسلام آباد میں ایک یونیورسٹی کے اندر تقسیم انعامات کا کام بھی کریں گے تو اس سلسلے میں آرہے ہیں تو صدر وفاق نے اور ناظم اعلیٰ وفاق نے ایک خط ان کو لکھا کہ وفاق کے جتنے بڑے مدارس ہیں ان کا دورہ کرلیں چنانچہ اس کے بعد ان سے ٹیلی فون کے ذریعے بھی رابطہ قائم کیا گیا بالآخر انہوں نے اس کو منظور کیا منظور کرنے کے بعد ہمارے سامنے مسئلہ یہ تھا کہ کن کن مدارس کا وہ دورہ کرلیں چنانچہ طے یہ ہوا کہ وفاق سے ملحق جتنے فوقانی مدارس ہیں یا وفاق سے ملحق تو نہیں لیکن دیوبندی مسلک کے بڑے مدارس ہیں ان سب کی ایک فہرست ان کو دیجائے اور ان سب مدارس کا وہ دورہ کریں چنانچہ وفاق کی طرف سے وفاق کے فوقانی مدارس اور اسی طرح وفاق سے جو ملحق نہیں لیکن مسلک دیوبند کے بڑے مدارس ہیں ان کی ایک فہرست ہم نے ان کو بھیج دی وہاں مدینہ یونیورسٹی میں اور ساتھ ساتھ چونکہ ان کا پروگرام حکیم عبدالرحیم اشرف فیصل

آباد نے بنایا تھا اور پروگرام ان کے ہاتھ میں تھا تو ہم نے ایک فہرست ان کو بھی بھیج دی وہاں مدینہ یونیورسٹی سے ہمیں انہوں نے ٹیلی فون پر دوبارہ بتایا کہ اس طویل پروگرام کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں کیونکہ وفاق سے ملحق فوقانی مدارس کی تعداد جو 80,85 ہے اتنے مدارس کا دورہ ہم اس قلیل وقت میں نہیں کر سکتے چنانچہ انہوں نے کہا کہ کچھ مدارس کا آپ انتخاب کریں تو ناظم اعلیٰ اور صدر وفاق کے مشورے سے کچھ مدارس کا جو 19,20 کی تعداد میں تھے ان کا ہم نے انتخاب کر کے فہرست ان کو بھیج دی ہے ایسے مدارس جو ان کے دورے کے راستے میں تھے بظاہر کوئی مشکل کام نہیں تھا ان میں سے بھی انہوں نے ایک دو مدارس کا دورہ بعض مشکلات کی وجہ سے نہیں کیا بہر حال وہ تفصیلات جو ہم نے مرتب کی ہیں رپورٹ تو بہت ہی طویل ہے اس کے بعد ہم نے ضروری سمجھا کہ وفاق المدارس کے مدارس کا یہ الگ دورہ کریں گے اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات ہوں گے تو بعض مدارس والے شاید عربی میں ان کو شاید کما حقہ سمجھا نہ سکیں گے یا سمجھانے کے باوجود بھی بعض چیزوں میں ان کو غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے تو فیصلہ یہ ہو گیا کہ ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب وفاق کا نمائندہ بن کر کے ان کے ساتھ وفاق کے مدارس کا دورہ کریں اور بہت مشکل سے اور کافی محنت اور مشقت سے دوسرے حضرات نے یہ بات مانی کہ چلو وفاق کا ایک نمائندہ بھی ساتھ ہوں۔

مدینہ یونیورسٹی کے نائب کا دورۂ پاکستان

چنانچہ اس پروگرام کے مطابق نائب رئیس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ نومبر ۱۹۸۱ء صبح کراچی ائیر پورٹ پر پہنچے ان کے ساتھ کلیۃ اللغہ کے استاذ فضیلۃ الشیخ عبدالقدیر عبدالمجید بھی تھے ائیر پورٹ پر موصوف کا استقبال وزیر مملکت مشیر وزارت برائے حج جناب شیخ زکریا اور کراچی کے علماء نے کیا کراچی سے ان کے ساتھ مولانا

ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب مولانا عبدالرحیم اشرف صاحب اور میاں فضل حق صاحب بھی اس دورے میں شامل ہو گئے جو ان کے استقبال کے لئے فیصل آباد سے کراچی آئے تھے پروگرام کے مطابق دورے کی ابتداء فیصل آباد سے ہوئی اور مجموعی طور پر دورہ کرنے والے پانچ افراد تھے اس دورے میں فیصل آباد، ملتان، ماموں کانجن، اوکاڑہ، ساہیوال لاہور، گوجرانوالہ، چنیوٹ، چناب نگر، محمدی شریف، جہلم، راولپنڈی، اسلام آباد، مظفر آباد، اکوڑہ خٹک، پشاور اور بالاکوٹ جانا ہوا مزید تفصیل کو مختصر کرتے ہیں انہوں نے یہ دورہ کیا اور دورے کی رپورٹ وفاق کے نمائندے نے مرتب کر لی ہے اور آپ کے پاس وہ رپورٹ دفتر وفاق سے پہنچ چکی ہے اور اگر کسی کو نہیں ملی تو وہ دفتر وفاق سے وصول کرلیں چنانچہ دورے کے آخری مرحلے پر کراچی کے مختلف مدارس کا دورہ کیا۔

وفاق کی اہمیت اور دوسرے مکاتب فکر کے ساتھ اتحاد کی دعوت

اور نائب رئیس نے ہر تقریر میں وفاق کی اہمیت بیان کی اور دوسرے مکتب فکر کے مدارس کو وفاق المدارس کے ساتھ ملحق کرنے پر زور دیا دورہ کے اختتام پر وفاق نے ۱۱صفر ۱۴۰۲ھ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۸۱ء تین بجے بعد ظہر انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل کراچی میں ایک استقبالیہ دینے کا اہتمام کیا اور اس موقع پر کراچی کے ہر طبقہ کے لوگوں کو مدعو کرنے کے علاوہ وفاق کے مجلس عاملہ کے ارکان کو بھی دعوت دی چنانچہ عاملہ کے اراکین کراچی پہنچ گئے اور اس پر ہجوم استقبالیہ میں وفاق نے سپاسنامہ پیش کیا وفاق نے نائب رئیس کو قرآن مجید کا ایک تحفہ وفاق کے مونوگرام کی شیلڈ اور ان کے دورہ پاکستان کے خبروں پر مشتمل ایک البم پیش کیا وفاق کا تعارف اردو اور عربی میں طبع کرا کر تقسیم کیا گیا اور البم میں وفاق کا تعارف اور اس کے اراکین عاملہ اور دیگر امور وفاق بھی لگائے گئے۔

دینی مدارس کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے

شیخ عبداللہ الزائد نے وفاق المدارس العربیہ کے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں نے دورے میں اس بات کو شدت کے ساتھ محسوس کیا ہے کہ دینی مدارس کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے چنانچہ میں نے اس سلسلے میں اپنی تجویز پیش کردی ہے اب یہ کام یہاں کے دینی مدارس کے منتظمین کا ہے کہ وہ اس کو عملی جامہ پہنائے جہاں تک پہلے سے قائم وفاق المدارس العربیہ کا تعلق ہے اس سے گفتگو ہوئی ہے اور وہ دوسرے مکاتب فکر کے مدارس شامل کرلیں انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں مدینہ یونیورسٹی ہر قسم کا تعاون کریگی دینی مدارس کے وفود کے تبادلے بھی ہوں گے ہر قسم تعاون کیا جائیگا شیخ عبداللہ الزائد نے مقامی ہوٹل میں وفاق المدارس العربیۃ کے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے تمام مسالک کے دینی مدارس کے اتحاد کی تجویز کو ایک بار پھر دہرایا اور امید ظاہر کی کہ وفاق المدارس اس سلسلے میں پیش رفت کریگا اور علماء اس تجویز کو عملی جامہ پہنائیں گے انہوں نے کہا کہ میری یہ خواہش تھی پورے پاکستان کا دورہ کر کے تمام مدارس کو دیکھوں ظاہر ہے تھوڑے وقت میں یہ خواہش پوری نہیں ہوسکتی تھی اب یہاں وفاق المدارس کے نمائندوں سے مل کر میری یہ خواہش پوری ہوگئی ہے۔

پاکستانی علماء اور اسلام کا روشن مستقبل

انہوں نے کہا کہ آپ اہل علم ہے اگر آپ حسن ظن رکھتے ہیں تو میری تجویز قبول کر کے عملی شکل دے دیں انہوں نے کہا کہ پاکستان کے مدارس دیکھنے کے بعد مجھے یہ اطمینان حاصل ہوگیا کہ پاکستان میں اسلام کی شمع ہمیشہ روشن رہے گی اور علماء اسلام کا پرچم سربلند رکھیں گے ڈاکٹر عبداللہ الزائد نے اس نیک موقع پر وفاق کے

امتحان میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم خالد محمود کو وفاق کا انعام اور مدینہ یونیورسٹی کی طرف سے تحفہ پیش کیا۔

اہلحدیث اور بریلوی مدارس کو بھی وفاق میں شامل کرنا چاہیے

اس اجلاس میں نائب رئیس نے یہ تجویز پیش کی کہ مسلک دیو بند کے مدارس کا جو وفاق قائم ہے وفاق المدارس کے نام سے تو اہل حدیث کے مسلک کے مدارس اور بریلوی حضرات کے مسلک کے جو مدارس ہیں ان کو بھی دعوت دی کہ آپ بھی وفاق المدارس میں شامل ہو جائیں اور وفاق المدارس العربیہ کی بجائے اگر وفاق المدارس العربیہ الاسلامیۃ اگر نام رکھ دیا جائے تو بہتر ہوگا بہرحال انہوں نے یہ تجویز پیش کی اس تجویز پر ۱۲ صفر کو وفاق کے مجلس عاملہ کا اجلاس صدر وفاق کے صدارت میں منعقد ہوا چنانچہ وفاق نے یہ طے کیا کہ ہم نائب رئیس کی اس تجویز کو تسلیم کرتے ہیں اور اسکو خوش آمدید کہتے ہیں۔

دیگر مسالک کے ذمہ داروں کے نام خطوط

اور اس تجویز کو خوش آمدید کہنے کے بعد یہ طے ہوا کہ اہل حدیث کے مدارس کو بھی اور بریلی حضرات کے مدارس کو بھی دعوت دیدے کہ وہ وفاق المدارس میں شامل ہو جائیں چنانچہ ان کو ایک خط ہم نے لکھ دیا جن حضرات کو ہم نے یہ خط لکھے ان کے نام یہ ہیں مولانا سید احمد محمود رضوی مہتمم دارالعلوم حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور مولانا رحمت اللہ مہتمم جامعہ محمدی محمدی شریف ضلع جھنگ مولانا محمود احمد صاحب گجراتی جناب میاں فضل حق صاحب اور جناب حکیم عبدالرحیم صاحب ان کو ہم نے یہ خطوط بھیج دیئے لیکن اس خط کا جواب ہمیں موصول نہیں ہوا چنانچہ اس کے بعد جنگ اخبار کراچی میں یہ مضمون بھی شائع ہوا جس کی سرخی یہ ہے کہ وفاق المدارس نے ڈاکٹر عبداللہ الزائد کے

تجویز پر عمل درآمد شروع کر دیا دوسرے مسالک فکر کے مدارس کی تنظیم سے رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا اس کے بعد ہم نے نائب رئیس کو ایک خط ناظم اعلیٰ اور صدر صاحب کے مشورے سے ہمارے وفاق کے مندوب خاص ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب کے دستخط سے ایک خط ان کو بھیجا گیا کہ ہم نے دعوت دیدی اس خط کے جواب میں مدینہ یونیورسٹی سے عبداللہ الزئد نے یہ خط ہمیں بھیجا کہ ہم وفاق المدارس اس سلسلے میں جو کوشش کرتے ہیں میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وفاق المدارس کے علماء دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی صرف کریں گے یہ ان کے خط کا الفاظ ہے یہ ان کے دورے کی مختصر رپورٹ تھی جو میں نے آپ کو پیش کر دی۔

خطاب
مولانا اسعد تھانوی صاحب

مولانا اسعد تھانوی صاحب

تعارف

مولانا محمد احمد تھانوی سکھر کے فرزند اکبر حضرت تھانویؒ کے خاندان سے تعلق اور مدرسہ اشرفیہ سکھر اور ماہنامہ الاشرف کراچی کے مدیر، جمعیۃ علماء اسلام (س) سندھ کے امیر

اجلاس میں پیش کی گئی قراردادیں

اعلیٰ تعلیم کا حصول اور ایم اے کی سند

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

پہلی قرارداد تو اس بارے میں ہے کہ جیسا آپ حضرات کو معلوم ہے کہ وفاق المدارس کی سند کو حکومت پاکستان نے وزارتِ تعلیم کے تحت اداروں میں ملازمت کے لئے تدریسی شعبوں میں ملازمت کے لئے، اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے MA اسلامیات اور MA عربی کے برابر قرار دیا ہے تو ایک قرارداد تو اس کے بارے میں ہے میں پڑھ کے سناتا ہوں۔

گہری تشویش کا اظہار

وفاق المدارس پاکستان کے شوریٰ کا یہ عمومی اجلاس اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت پاکستان نے وفاق المدارس کے سند کو MA عربی اور MA اسلامیات کے برابر جو قرار دیا تھا اسے قرار دیئے جانے کے باوجود ملک کے سرکاری کالجوں اور جامعات میں فارغ شدہ علماء کو بحیثیت استاد منتخب نہیں کیا جا رہا اور نہ ہی ملک

کی جامعات آئندہ تعلیم کے لئے ان کو داخلہ دے رہی ہے اس لئے یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے اس فیصلے کو نافذ العمل کرائیں۔

منتظمین جامعہ حقانیہ کے حسن انتظام کو خراج تحسین:

دوسری قرار داد یہ ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ عمومی اجلاس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے منتظمین خصوصاً شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب ماہنامہ ''الحق'' کے مدیر اعلیٰ مولانا سمیع الحق صاحب ،ادارے کے اساتذہ اور طلباء کا تہہ دل سے مشکور ہیں کہ انہوں نے یہ سارا انتظام اور یہ ساری مہمان نوازی جو شرکاء کی فرمائی ہے اور خصوصاً جو انہوں نے حضرت مولانا عزیر گل صاحب اسیر مالٹا جو حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد اور رفیق ہیں ان کی جو زیارت ہمیں کرائی ہے اس پر اراکین اور یہاں جو شرکاء ہیں وہ تہہ دل سے ان کے مشکور ہیں اور اس مہمان نوازی پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

تعزیتی دعا برائے ایصال ثواب

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب ناظم اعلیٰ وفاق المدارس کے ابھی تقریباً ایک مہینہ قبل ان کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا اسی طرح وفاق سے متعلق دیگر حضرات جو انتقال فرما چکے ہیں ان کے ایصال ثواب کے لئے خصوصی دعا کریں۔

خطاب
مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب

تعارف

مولانا مفتی شہید صالح اور سرگرم عمل عالم تھے دینی و ملی مسائل میں پیش پیش بالخصوص تحفظ ختم نبوت کے کاموں میں بڑا کردار تھا۔ دینی صحافت کا فریضہ روزنامہ جنگ اور ماہنامہ اقراء کے ذریعہ انجام دیتے رہے۔ دینی تعلیم کو عصری سکولوں کے ذریعے پھیلانے کیلئے اقراء پبلک سکول کا ایک جال پھیلایا۔ اکابر مشائخ کی خدمت خاص شغف تھا۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں پھلے پھولے۔ تعلق پشاور سے تھا اور میرے سسرال سے قریبی رشتے تھے۔ دہشت گردی اور فرقہ واریت کی لہر میں نامعلوم افراد کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

طلباء دارالعلوم حقانیہ کا شکریہ

وفاق المدارس العربیۃ نے مختلف مدراس کو یہ اعزار بخشا ہے کہ وہ اجلاس کی میزبانی کیا کریں پچھلے سال جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کو اس سال دارالعلوم حقانیہ کو منتخب کیا گیا بہرحال مدرسہ کی انتظامیہ وفاق سے تعاون کرتی رہی ہے اور اس کا فریضہ بھی ہے لیکن ان دو سالوں سے طلباء جس انداز میں وفاق المدارس کے معزز مہمانوں کو، علماء کرام کو، اراکین عاملہ وغیرہ کو، محبت، تعلق اور رغبت سے ان کی خدمت کرتے ہیں اور اس کو سعادت سمجھتے ہیں اور اسکو عبادت سمجھ کر یہ کام کرتے ہیں وفاق خصوصاً ان طلباء کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور ان کے جذبات کی قدر کرتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا بھی کرتا ہے کہ ان کی ان جذبات کو زیادہ ترقی عطا فرمائے اور ان کے علوم میں برکات عطا فرمائے اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہے کہ انہوں نے ہمارے مہمانوں کی خدمت کی جو ہمارا فریضہ تھا خصوصاً عہدیداروں کا اراکین عاملہ کا کہ اراکین شوریٰ کی خدمت کریں انہوں نے اس خدمت کو اپنے ذمے لیکر بہترین انداز میں انجام دیا دارالعلوم حقانیہ کے طلباء اس سلسلے میں مبارکباد کے مستحق ہیں اور ہم ان کے شکرگزار ہیں۔

وآخر دعونا أن الحمد للّٰہ رب العلمین

تحفظ دینی مدارس کانفرنس

منعقدہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۳۰ ؍اپریل ۲۰۰۰ء

تحفظ دینی مدارس کانفرنس میں علماء ودانشوروں کی شرکت

مورخہ ۳۰ / اپریل ۲۰۰۰ء کو دارالعلوم حقانیہ میں قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی دعوت پر ملک بھر کے دینی مدارس کے مہتممین کی ایک عظیم الشان کانفرنس تحفظ مدارس دینیہ کے نام سے دارالعلوم حقانیہ کے ایوان شریعت ہال میں منعقد ہوئی کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمائی کانفرنس میں شرکت کے لئے دور دراز کے علاقوں سے مہتممین نے شرکت فرمائی حضرات کی آمدرات سے شروع ہوئی اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جمعیت علمائے اسلام صوبہ سندھ کے امیر مولانا محمد اسعد تھانوی اور مرکزی ڈپٹی سیکرٹری میاں محمد عارف ایڈووکیٹ سرانجام دے رہے تھے وقت کم ہونے کی وجہ سے چند حضرات کو خطاب کا موقع دیا گیا جو شامل خطبات کیا جارہا ہے۔

خطبہ استقبالیہ

تحفظ دینی مدارس کانفرنس

از: شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب

تحفظ مدارس دینیہ

الحمد للّٰہ و کفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی
أما بعد اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

آغاز سخن اور کلمات خیر مقدمی

بزرگان محترم اضیاف کرام ومشائخ عظام ! سب سے پہلے میں خداوند قدوس کا ہزار بار شکر گزار ہوں کہ جس نے آج اس دورافتادہ گاؤں اکوڑہ خٹک دارالعلوم حقانیہ میں مدارس عربیہ کے اکابر کی ایک قدسی جماعت کے قدوم مبارکہ کی سعادت سے نوازا اس کے بعد میں تمام اکابر مدارس عربیہ کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ یہاں کی دورافتادگی اور ہر طرح لحاظ کی بے سروسامانی کے باوجود دارالعلوم حقانیہ کے خدام کو ایسے برگزیدہ اجتماع کی میزبانی کا شرف بخشا اس کے ساتھ اس مبارک اجتماع میں تشریف لانے والے معزز مہمانان گرامی کا صمیم قلب سے خیر مقدم کرتا ہوں جنھوں نے مدارس عربیہ کی ترقی واستحکام کی خاطر اس دور دراز قصبے کا رخ کیا اور سفر کی صعوبتیں برداشت کیں فحزاکم اللّٰہ عنا و عن سائرالمسلمین خیر الحزاء

دارالعلوم حقانیہ میں عید سعید

حضرات گرامی !یہ موقع دارالعلوم حقانیہ کیلئے عید سعید سے کم نہیں یہاں کے تمام اساتذہ وطلبہ دیدہ و دل فراش راہ کیے ہوئے ہیں یہاں کا ذرہ ذرہ آپ جیسے علمی آفتاب وماہتاب حضرات سے مستنیر ومستفید ہونا چاہتا ہے اور ہم سب خلوص کی پونجی آپ کے قدموں پر نچھاور کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہمیں اس تقصیر وکوتاہی کا بھی شدت سے احساس و اعتراف ہے کہ اس دیہاتی ماحول میں آپ حضرات کے شایان شان آرام و راحت کا ہرگز انتظام نہیں کر سکے جس پر ہم نہایت عجز سے آپ سب حضرات سے معذرت خواہ اور عفو ودرگذر کے خواستگار ہیں ۔

مدارس دینیہ کی حیثیت شہ رگ کی مانند ہے

حضرات خادمین قرآن وسنت !آج ہم ایسے حالات میں یہاں جمع ہیں کہ اعداء اسلام یہود ونصاریٰ اوران کے حواری وآلہ کارقوتیں دینی مدارس کے اس نظام کو درہم برہم کرنے پر تلے ہوئے ہیں برصغیر میں انگریزی استعمار کے ڈیڑھ سوسالہ کوششیں علوم قرآن وسنت کے آفتاب و ماہتاب کو گہنا نہ سکیں اور ملت کا اسلامی تشخص ان مدارس کیوجہ سے برقرار رہا سوویت یونین کے ظالمانہ اور جابرانہ یلغار کو افغانستان میں ان مدارس سے وابستگان نے روکا نتیجتاً کمیونزم کا ساراڈھانچہ تہس نہس ہوا ان مدارس کے دیے گئے جذبہ جہاد سے سوویت یونین بکھر کر قصہ ماضی بنا اور آج پوری کفر کی دنیا افغانستان میں طالبان کو اسلامی نظام سے روکنے میں ناکام ہورہی ہے اور پورے عالم اسلام میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ ،حمیت اسلامی اور جذبہ دینی کی لہریں چل پڑی ہیں اس صورتحال میں عالم کفر کو مدارس دینیہ کے بارے میں الرٹ کر دیا ہے اور ان مراکز کی اہمیت ان پر آشکارا ہوگئی ہیں کہ جسد ملت کیلئے ان مدارس کی حیثیت شہہ رگ نبض حیات بلکہ نبض کائنات اور دل کی دھڑکن سے زیادہ اہم ہے۔

دینی مدارس کے خلاف ساری دنیا یک جان و یک قالب

بدقسمتی سے پاکستان میں بیرونی طاقتوں سے مرعوب حکمرانوں کے خاندان غلامان وقفے وقفے سے اس نظام کو کبھی دہشت گردی اور فرقہ واریت کے مکروہ پروپیگنڈہ کبھی مدارس کی فلاح و بہبود اور خیر خواہی کی منافقانہ ترغیبات اور کبھی مدارس کے نظام ونصاب اصلاح وترقی کے پرفریب منصوبوں کی آڑ میں درہم برہم کرنے یا اس سے غیر موثر کردینے یا اس کے دائرہ کار اور آزادی کو کسی طرح پابند اقتدار کے درپے ہیں بے نظیر اور نواز شریف کے دور حکومت میں اس عالمی صیہونی اور استعماری پروگرام کو آگے بڑھایا گیا مگر خداوند تعالیٰ نے ان ناعاقبت اندیش حکمرانوں کو گرفت میں لیا اور وہ ساری حسرتیں دل میں لیے مکافات عمل کے شکنجوں میں پھنس گئے موجودہ عسکری حکومت کا بھی آدھا سال نہیں گزرا کہ پھر وہی راگ مختلف سروں میں چھیڑ دیا گیا ہے اور مدارس کی اصلاح کے نام سے اور کبھی دہشت گردی اور کبھی فرقہ واریت کی آڑ میں کئی ادارے اور ایجنسیاں سرگرم عمل ہوگئی ہیں ہمیں آج کے اس اجتماع سے ٹھوس لائحہ عمل اور طریقہ کار طے کر کے اٹھنا چاہیے کہ بار بار کفر والحاد کے تھپیڑوں سے اس نور حق اور شمع ہدایت کی حفاظت کیسے کی جاسکے اور بار بار کے ان ظالمانہ چیلنجوں کا مقابلہ کیسے کیا جائے؟

مولانا عبدالحق کے تلامذہ اور کفش برداروں کا اجتماع

حضرات گرامی! آج ہماری مسرتیں اور خوشیاں اس لحاظ سے بھی دوبالا ہوگئی ہیں کہ اس اجتماع میں ہمارے قافلہ سالاران جہاد وحریت امام انقلاب حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی مجاہد کبیر سید احمد شہید بریلوی مولانا شاہ اسماعیل شہید اور ان کے وارثین حضرت مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی،

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ،حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ،شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی اور اس حقانی چھاؤنی کے قافلہ سالار محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے تلامذہ دریوزہ گر و کشف بردار علماء دیو بند یہاں جمع ہیں ان کا وجود ہمیں جہاد و عزیمت اخلاص وللٰہیت علم و تفقہ اور زہد و تقوی کے ان عظیم سر چشموں کی طرف متوجہ کر رہا ہے جو ہمارے اسلاف و اکابر دیو بند کی شکل میں اس صدی میں عالم اسلام کیلئے روشنی کے مینار اور رشد و ہدایت کے آفتاب بنے جس کی مثال چشم فلک نے اس صدی میں اور کہیں نہیں دیکھی تھی پھر ریشمی رومال مالٹا اور الجزیرہ کے زندان ہمیں قدوسیوں کی اس عظیم جماعت کی یاد دلاتی ہے جو امیر المومنین، امام المجاہدین حضرت سید احمد شہیدؒ کی قیادت و سیادت میں حق کی علمبردار بنی اور جنہوں نے اپنے خون سے چمنستان اسلام کو سینچا برصغیر میں جہاد و عزیمت کا سر چشمہ یہی جماعت تھی۔

قصہ زمین برسر زمین

اور آج خوش قسمتی سے آپ جہاں جمع ہیں تو یہ قصہ زمین برسر زمین والا معاملہ ہے سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ اور ان کے رفقاء کے مقدس خون نے سب سے پہلے اس خطے کو لالہ زار بنایا اور کئی صدیوں بعد اسلامی حدود و شرائط کے مطابق پہلا شرعی جہاد تھا جو اکوڑہ خٹک کی سرزمین پر اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے لڑا گیا جہاں اب جامعہ دارالعلوم حقانیہ قائم ہے اور امام حریت و شریعت سید احمد شہیدؒ نے اکوڑہ خٹک کے قیام کی اس رات کو لیلۃ الفرقان قرار دیا بیشک یہاں جو بھی کچھ حقیر سی خدمت دین ہو رہی ہے یہ انہی فدایان شمع رسالت کے خون شہادت کے برگ و بار ہیں اور انہی نفوس قدسیہ کی برکات ہیں جو یہاں کی فضاؤں میں بکھری ہیں......

بہر زمین کہ نسیمے ز زلف اوزدہ مست
ہنوز از سر آں بوئے مشک می آید

سید احمد شہیدؒ کی قربانیوں کے اثرات اور برکات

یہ قربانیاں کتنی لافانی تھیں اور یہ جہاد جتنا عظیم امر تھا اس کے آثار و برکات قیام عالم تک جاری و ساری رہیں گے یہ دعوت کبھی تحریک دیو بند، کبھی تحریک ریشمی رومال اور کبھی آزادی ملک و ملت کی شکل میں ظاہر ہوئی تو کبھی علماء حق کے مدارس و مراکز اور کبھی علمی و تحقیقی اداروں اور کبھی دعوت و تبلیغ کے عالمگیر نظام تبلیغی جماعت کبھی جہاد افغانستان و تحریک طالبان کے نفاذ اسلام اور کبھی پاکستان تحریک نفاذ شریعت کی صورت میں نشان دعوت و عزیمت بن کر صفحہ عالم پر ابھرتا اور پھلتا پھولتا رہے گا اکوڑہ خٹک کی اس چھوٹی سی بستی میں لیلۃ الفرقان میں شہداء اسلام کے خون نے چمنستان اسلام کی جو آب یاری کی تو دنیا کے سب سے بڑے اسلام دشمن سامراج (سوویت یونین) کے ظلم و عدوان کے مقابلے میں جو طائفہ حقہ آہنی دیوار بنا اور افغانستان کی سرزمین پر بدر و حنین کی تاریخ رقم کی اس میں ایک بہت بڑی جماعت نے قائدانہ اور اہم کردار اسی بستی پر قائم اس ادارہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء و مستفیدین کا ہے اور آج طالبان کی شکل میں حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت سید احمد شہید، مولانا محمد قاسم نانوتوی اور بطل اسلام شیخ الہند کا جہاد اور نفاذ اسلام کی جدو جہد افغانستان کے پہاڑوں اور وادیوں میں جاری و ساری ہے حضرات اکابرین ملک وملت! برصغیر پاک و ہند پر برطانوی سامراج کے تسلط کے بعد دینی علوم اور اسلام فنون کی تعلیم و ترویج کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے دین متین اور اسلامی ورثہ کی حفاظت کے لئے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیو بند اور ان کے قدوسی صفات مخلص رفقاء کار نے سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب جیسے صاحب بصیرت ولی اللہ کی ہدایات و رہنمائی میں دارالعلوم دیو بند اور دیگر مدارس عربیہ کی داغ بیل ڈالی یہ نہایت بے سروسامانی کا عالم تھا اور دین

کی کسمپرسی کا عجیب حال مگر ان اکابرین وقت نے نہایت نازک صورتحال کا بروقت اندازہ لگایا اور برصغیر کے اطراف و اکناف میں مدارس دینیہ کا ایک جال پھیلا دیا یہ مساعی کارگر ثابت ہوئی اور برصغیر کے طویل عہد غلامی و استبداد کے باوجود علوم دینیہ کی ترویج واشاعت کا سلسلہ جاری ہوگیا تو اسلامی تہذیب وتمدن کا علمی اثاثہ علوم اسلامیہ کی شکل میں محفوظ ومصئون رہ گیا۔

دینی مدارس کی بدولت دینی حمیت اور دینی غیرت کی بقاء

ان علمی مراکز سے ہزاروں علماء ورجال کار نکلے جنہوں نے برصغیر میں اشاعت قرآن وسنت کے ساتھ ساتھ آزادی وطن جہاد حریت اصلاح معاشرہ اور تنظیم امت کے کاموں میں شاندار قائدانہ کردار ادا کیا اور بالآخر ان مسائل سے جب ملک آزادی سے ہمکنار ہوا تو دینی اثاثہ ان مدارس کی بدولت محفوظ تھا اور یہ سرزمین دینی لحاظ سے تاشقند و بخارا اور اسپین چین اور ترکستان جیسے اندوہناک حالات سے دوچار نہ ہوئی پاکستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ہمارے دینی مدارس و دارالعلوم اسی سلسلۃ الذہب کی کڑیاں ہیں جو اس امانت الٰہی کے پرچار اور اسلامی صداقتوں کی اشاعت میں شب وروز مشغول ہیں انہی مدارس کے دم سے پاکستانی قوم کا دینی تشخص اور اسلامی حمیت قائم ودائم ہیں۔

دینی مدارس کا مؤثر تنظیم اور اسکا کردار

اور ان مدارس و جامعات کی سب سے جامع اور موثر تنظیم وفاق المدارس العربیہ ہے جسے اس کے دور اندیش اصحاب بصیرت اہل علم نے علم ودین کی نشاۃ ثانیہ اور تعلیم وتربیت کے انقلابی مقاصد کو پیش نظر رکھ کر قائم کیا اس کے محرکات میں مدارس عربیہ کا احیا و بقاء اور ترقی کا کامل ارتباط وتنظیم کیساتھ ساتھ ملک وملت کی رہنمائی کیلئے ہر

شعبہ حیات میں اعلیٰ ترین رجال کار اور جید علماء راسخین کی تیاری بھی تھا جدید عصری تقاضوں کے مطابق تعلیمات اسلامیہ کی ترویج و اشاعت بھی مدنظر رہیں مروجہ نصاب تعلیم (درس نظامی) کو زیادہ سے زیادہ جامع موثر بنانا بھی ملحوظ تھا اور اس کے ساتھ ہی ان مدارس کو جو کارخانہ حیات انسانی کی رشد و ہدایت کے حقیقی سر چشمے ہیں ان تمام تعلیمی انتظامی اور اخلاقی معاشرتی نقائص سے اجتماعی طور پر دور رکھنا بھی اہم ترین مطمع نظر تھا ان تمام اہم مقاصد وعزائم پر ابتدائے قیام سے وفاق کے اکابر اور اجتماعات کے فیصلے قرار دادیں، ہدایات، تحریری شکل اور مطبوعہ رپورٹوں کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں ان تمام چیزوں کو نئے جوش وخروش اور پختہ ایمان و یقین کے ساتھ لیکر منزل مقصود کی طرف گامزن ہونا چاہیے اور اگر کارکردگی میں کوئی جھول پیدا ہوئے ہیں یا کسی کو شکایات ہوں تو یہ خامیاں آپس میں مل بیٹھ کر دور کر دینی چاہیے اور علماء دیوبند کی یہ واحد متفقہ تعلیمی پلیٹ فارم کی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر حفاظت کرنی چاہیے اس کے بعد میں اکتفاء کرتا ہوں چند تجاویز ہیں برائے اصلاح اور وہ چھپی ہوئی شکل میں آپ کے سامنے آجائیں گی۔

جامعہ حقانیہ میں وفاق کا اجتماع اور اکابر کی شمولیت

وہ دراصل یہاں اجتماع ہوا تھا کچھ کافی عرصہ پہلے وفاق المدارس کا وہ دس پندرہ سال پہلے اور بڑا عجیب اجتماع تھا ہمارے اکابر بزرگ بقیۃ السلف سب موجود تھے حضرت اسیر مالٹا مولانا عزیر گل صاحب حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ صاحب سارے اکابرین کی موجودگی میں مدارس کی تعلیمی نظام واصلاح ونصاب کے بارے میں کچھ تجاویز پیش کی گئیں تھیں وہ بھی میں نے آخر میں شامل کر دی ہیں تو آپ میں تقسیم ہو گا اور آپ اس کو اپنے ساتھ لے جائیں گے مقصد یہاں استقبالیہ کلمات کا آپ حضرات

کا خیر مقدم کرنا تھا خوش آمدید کہنا تھا یہاں جو کچھ میں نے عرض کیا حقیقت یہ ہے کہ ہم آپ کے شایان شان کوئی آرام و راحت کا بندوبست نہیں کر سکے یہاں ایسے ایسے اکابر آئے ہیں جو کہ بقیۃ السلف ہیں بعض ضعف و نقاہت و علالت کی وجہ سے گھر سے باہر بھی نہیں نکلتے میں ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ مجھ گناہ گار اور ناچیز کے اصرار اور خواہش پر انہوں نے سفر کیا کئی حضرات کئی کئی سالوں کے بعد گھروں سے نکلے ہیں میری خواہش تھی کہ اللہ ان کی عمروں میں برکت عطاء فرمائے اور ان کا سایہ عطافت قائم رکھے یہ ہمارے شاگرد وطلبہ نوجوان طبقہ اپنے اکابر کو بھی دیکھ لے کہ یہ بعد میں حسرت رہتی ہے اور ان کا ایک جھلک دیکھنا ہزار پند و نصائح اور ہزار درس و تدریس سے زیادہ مفید ہوتا ہے تو میں ان اکابر کا خاص طور پر ممنون ہوں اور نام ایک ایک کا لے نہیں سکتا سب آپ کے سامنے میں پہلی صف میں اس پورے پاکستان کا خلاصہ اس وقت زہد و تقوی علم و فضل اور مشیخیت اور علماء دیو بند کا جو عظیم سرمایہ ہے وہ سارا الحمد اللہ آپ کے سامنے موجود ہے اب اجلاس کی باقاعدہ کاروائی ہوگی اور اس کے بعد آپ حضرات جو تجاویز دیں گے۔

خطاب

حضرت مولانا اسعد تھانوی صاحب

حضرت مولانا اسعد تھانوی صاحب

تعارف

مولانا محمد احمد تھانویؒ سکھر کے فرزند اکبر حضرت تھانویؒ کے خاندان سے تعلق اور مدرسہ اشرفیہ سکھر اور ماہنامہ الاشرف کراچی کے مدیر۔ جمعیۃ علماء اسلام (س) صوبہ سندھ کے امیر

دینی مدارس کی آزادی کا تحفظ اور برائیوں کا روک تھام

اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیتے ہوئے مولانا اسعد تھانوی نے آغاز میں بطور تمہید درج ذیل کلمات عرض فرمائے۔

آغاز سخن

خطبۂ مسنونہ کے بعد! ملک کے دینی مدارس کے مہتممین اور اکابر علماء کا یہ اجتماع دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں منعقد کیا گیا ہے جس میں الحمد للہ پاکستان کے اطراف واکناف سے تقریباً تمام علاقوں سے بزرگ علماء کرام اور اکابر یہاں تشریف لائے ہیں وقت کی قلت کی وجہ سے یقیناً تمام اکابر اور تمام علماء کی تقاریر اور نگارشات سے استفادہ ناممکن ہے اس لیے ملک کے ہر صوبے سے سندھ سے بلوچستان سے صوبہ سرحد و پنجاب سے دو دو تین تین مقررین کا انتخاب کر لیا گیا ہے اور وہ یہاں اپنی آرا کا اظہار فرمائیں گے

دینی مدارس کی تحفظ کے لئے ٹھوس لائحہ عمل

اور پھر ان تجاویز کی روشنی میں ایک قرارداد منظور کر لی جائے گی اور مدارس کی آزادی اور مدارس کی تحفظ کیلئے ایسی ٹھوس اور جامع لائحہ عمل قرار داد مرتب کی جائے گی اور لائحہ عمل متعین کیا جائے گا جس کی روشنی میں آئندہ ہم لوگ اپنے کام کو آگے بڑھا سکیں اس سلسلے میں یہ بھی گزارش ہے کہ یہ اہم موضوع دینی مدارس کی آزادی اور دینی مدارس کا تحفظ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں جو فحاشی بڑھ رہی ہے قادیانی بے لگام ہو رہے ہیں اور جو درسی کتابیں سکولوں اور کالجوں میں ہیں ان کے اندر تحریف کی جارہی ہے آیات قرآن کو تبدیل کیا جارہا ہے۔

اہم موضوعات پر غور وفکر کی دعوت

بہت سارے ایسے موضوع ہیں جن پر غور وفکر کرنا اور ان کے خلاف آواز بلند کرنا ہی ہماری اور آپ کی ذمہ داری ہے آپ جانتے ہیں کہ عورتوں کے بارے میں نیا نقطہ نگاہ موجودہ حکومت نے شروع کیا ہے یونین کونسل میں آدھے مرد اور آدھی عورتیں ہونگی یعنی چالیس مرد ممبر ہوں گے اور چالیس عورتیں ہونگی گاؤں کی سطح پر تو یہاں پاکستان میں تو کیا امریکہ اور یورپ میں بھی نہیں ہے اس کے علاوہ انہوں نے جگہ جگہ عورتوں کی نمائندگی دینا شروع کی ہے یہ ایسے موضوعات ہیں کہ جن موضوعات پر علماء کو اہل مدارس کو مہتممین مدارس اور خطباء کو اس کے خلاف بات کرنے کی ضرورت ہے۔

خطاب

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحبؒ

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحبؒ

تعارف

ڈیرہ اسماعیل خان کلاچی کے علمی وروحانی خاندان کے چشم و چراغ ،اپنے وقت کے مرجع خلائق علامہ قاضی نجم الدین مرحوم کے فرزند رشید ،وقیع علمی ادارہ نجم المدارس کے بانی ومہتمم ،فقہی مسائل واحکام پر دسترس ضخیم مجموعہ نجم الفتاوی سے نمایاں،علم وعمل زہد وتقویٰ،افتاء وتصنیف اورعلمی و روحانی کمالات سے متصف، اس وقت فضلاء دیو بند کے چراغ سحری اور قافلۂ اہل حق کے بقیۃ السلف سیاسی میدان میں جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر بھر پور جدوجہد کی بزم پرقومی وملی اورسیاسی محاذ پر سرپرستی اورشفقت ومحبت راقم کے نام لکھے گئے مکتوبات کے سطر سطر سے نمایاں ہے جومکاتیب مشاہیر میں شامل ہیں۔

دینی مدارس کے خلاف سازشوں کا تسلسل

کلمات تشکر

خطبۂ مسنونہ کے بعد! اپنے مخدوم زادہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا یہ تو بڑا احسان تھا کہ انہوں نے حکم دیا میں حاضر ہوا اور آپ حضرات کی زیارت نصیب ہوگئی اور مولانا نے جو حکم فرمایا کہ میں بھی کچھ عرض کروں لیکن تصویب الا مرالی غیر اھلہ کی ایک مثال ہے اس سے خدا نہ کرے ایسا نہ ہو کہ یہ مبارک اجتماع ایسے ناکام کرے بلکہ اس اجتماع کو قبول فرمائے میں نے اپنے تجاویز علیحدہ طور پر مولانا اور وفاق المدارس کے ذمہ دار حضرات کو دینے کا ارادہ کیا تھا اب اپنی گزارشات اور پریشان خیالات کو آپکی خدمت میں پیش کرونگا میں ادنیٰ طالب علم اور کچھ نہیں صرف یہ فخر ہے کہ الحمد اللہ حاضری نصیب ہوئی ممکن ہے اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ خاتمہ بالایمان فرمادے بلکہ پوری امید اسی کی ہے

دینی مدارس سے حکمران خائف کیوں؟

میری گزارشات یہ ہے آج صبح ہی میں نے لکھا ہے حاضرین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گزارش ہے کہ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ دینی

مدارس سے پاکستان کے حکمران ہمیشہ ہی خائف اور ہراساں رہے ہیں پرانی تاریخ دوہرانا مقصود نہیں ہے پاکستان جس کا مطلب، مقصد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بتلایا اور ہزاروں بار دہرایا گیا ہے اور پاکستان کو اسی مقصد پر حاصل کیا گیا اور اسکے سیاہ اور سفید کے مالک اسکندر مرزا کا یہ ہفوہ تو آج بھی بہت سے سفید ریش حضرات کو یاد ہوگی جس نے کہا تھا کہ مشرقی پاکستان کو کمیونزم سے اور پورے پاکستان کو ملا ازم سے خطرہ ہے اس کے بعد یہ سلسلہ چلتا گیا اور یہاں تک کہ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں مدارس کو جب پریشان کرنے کی افواہ سننے میں آئی تو ضیاء صاحب سے علماء کے ایک وفد نے ملاقات کی اور حقیقت حال سے انکو آگاہ کیا تو سنا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں ہے اور نہ میں انکو چھیڑنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہوں واللہ أعلم بالصحة هذا الروية۔

دینی مدارس کے خلاف حکمرانوں کی منصوبہ بندیوں کا تسلسل

جنرل صدر ایوب کے دور میں وفاق سے یہ پیش کش کی گئی کہ آپ اپنے نصاب کو ہمارے حکم اور مرضی کے مطابق رکھے تا کہ ہم تمام مدارس کے پورے اخراجات کا ہمیشہ کیلئے تیسرا حصہ حکومت برداشت کرتی رہے گی تو وفاق نے علماء کیلئے عصری علوم کی فہرست سے واقف ہونے کی ضرورت سے تو انکار نہیں کیا لیکن انکی اس پیش کش اور دینی مدارس کے نصاب میں حکومت کی مداخلت کو قطعی طور پر رد کر دیا اور علماء کیلئے علوم عصریہ اور علوم عصریہ سے فارغ شدہ حضرات کیلئے دینی تعلیم کا نصاب مقرر کرنے کی تجویز پیش کی جسکا ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا بہر حال اس وقت کے حکمران یکے بعد دیگرے اپنے پیشرؤں اور بڑوں کی اس سنت سیئہ کو زندہ کرنے کی بھر پور کوشش کر رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک ملک اور حکومت کے کلیدی عہدوں پر غیر مسلم مرتدین

زندقہ ملاحدہ مدعیان اسلام اور اسلام مخالف حضرات براجماں رہیں گے اور ہمارے بااختیار اسمبلیوں میں معزز ممبر کی حیثیت سے شریک ہوتے رہینگے اس وقت تک دینی مدارس کو ہمیشہ ان خطرات کا سامنا کرنا پڑیگا اور قرآن وسنت کے ان مراکز کو یہ خطرناک منصوبے لاحق ہوتے رہیں گے۔

دینی مدارس کے تحفظ کے لئے متحرک ہونا

چنانچہ اب یہ ہمارے سیاسی لیڈر اور ہمارے سیاسی قائدین ہی بڑی حد تک اس سے پریشان ہیں اور یہ حضرات دینی مدارس کے تحفظ کیلئے آواز اُٹھا رہے ہیں یہ ان حضرات کی سیاسی ضرورت ہے یا مذہبی اور دینی جذبات اس کے محرک ہیں یہ حقیقت اس ذات کو معلوم ہے جو عالم الغیب والشهادة اور علیم بذات الصدور ہے صرف نظر کرتے ہوئے لامرحمة في الاسباب مشہور جملہ ہے دوسبب ہوسکتے ہیں، غالب اور مغلوب خدا جانتا ہے دراصل مجھ جیسے غیر سیاسی طالب علم کو اس اجتماع میں جس میں وفاق المدارس العربیہ کے بعض اہم ذمہ دار عہدہ دار شریک ہیں ان سے عرض کرنا ہے کہ موجودہ حکمرانوں کی جانب سے بار بار کے مختلف اعلانات کے باوجود وفاق المدارس کی کابینہ اور مجلس عاملہ کے اراکین اتنی دیر تک آخر کیوں منقاد زیر پر ہیں، وہ کیوں نہیں بولتے اور کیوں نہ اپنے ملحقہ مدارس کو یقین دلاتے ہیں کہ......

(۱) ہم نے آزاد دینی مدارس کی مکمل آزادی کو ہر قیمت پر باقی اور برقرار رکھنا ہے۔

(۲) اور یہ کہ حکومت کے کسی کارندے کو مدارس دینیہ کے نصاب میں بحیثیت کسی رکن کے ہرگز قبول نہیں کرنا۔

(۳) اگر پوری دیانتداری سے وفاق نے مدارس کی خیر خواہی کیلئے

نصاب میں کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس کی تو اپنے پرانے نصاب (نظامی نصاب) میں پہلے بھی تبدیلی کی ہے، مزید بھی جب بھی ضرورت محسوس کریں گے کرتے رہیں گے حکومت کی غوغا آرائی سے کوئی اثر نہیں لیں گے۔

(۴) جو بھی دینی مدارس مجالس عامہ و خاصہ کے مشوروں سے چل رہے ہیں انکے نظام میں بھی حکومت کا کوئی دخل قبول نہیں کیا جائے گا اور......

(۵) اگر کسی ایک مدرسہ کو بھی گزند پہنچی تو وفاق اپنی دینی اور دنیوی ذمہ داری سمجھتے ہوئے وفاق کے تمام اعضاء رئیسہ اور غیر رئیسہ جب تک وہ وفاق سے ملحق رہے گا وفاق سب کو جسد واحد سمجھ کر اس کی غم خواری میں بے قرار رہے گا اور تمام اعضاء وفاق کی حرکت میں لائے گا۔

وفاق المدارس مدارس کے تحفظ کا منظم ادارہ

گشتی مراسلہ کے ذریعہ وفاق کی تمام شاخوں کو مطمئن کرنا میں سمجھتا ہوں وفاق کی ذمہ داری ہے وفاق کی داغ بیل ڈالتے ہوئے علماء کی مضبوط سیاسی جماعتیں موجود تھیں اور آج سے زیادہ اور بہت زیادہ قابل اعتماد حالت میں لیکن بانیان وفاق نے ایک مستقل ذمہ دار ادارہ کو وفاق کے نام سے دینی مدارس کی حفاظت ہی کے لئے منظم کیا تھا چنانچہ اس میں میں سمجھتا ہوں وفاق کا بھرم باقی رہ سکتا ہ یہ مدعی سست اور گواہ چست کا معاملہ نہ زیادہ تسلی بخش معلوم ہوتا ہے اور نہ ہی مخالفین پر زیادہ رعب انداز، وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ۔

مسئلہ توہین رسالت ﷺ اور دینی مدارس

سب جانتے ہیں کہ توہین رسالت ﷺ کا مسئلہ خالص دینی مدارس کا بنیادی مسئلہ ہے اور سرکاری مدارس کیلئے نئے نصاب کی منظوری دینی مدارس کی بنیاد پر حملہ ہے کتنی شرم کی بات ہے کہ مسلمانوں کے اس پندرہ سولہ کروڑ ملک کی آبادی میں تیسری جماعت اور دسویں جماعت کے لئے جو کتابیں بنائی جاتی ہے اس کی تصحیح اور تسلی بخش ہونے کی سند ایک یہودی سے لی جاتی ہے اور ڈنکے کی چوٹ اسکے اعلان سے بھی نہیں شرمایا جاتا۔

وفاق کی کابینہ اور مجلس عاملہ کی ذمہ داریاں

بہرحال اب یہ وفاق کی کابینہ اور اسکی مجلس عاملہ کی اصل ذمہ داری ہی ہے کہ وہ وقت کے حکمرانوں سے کس زبان، کس لہجہ اور کس طریقہ سے بات کرتے ہیں اور ہزاروں ملحقہ مدارس کو کس طرح اعتماد میں لیتے ہیں سیاسی علماء اگر اللہ کی رضا کے لئے ان کا تعاون فرماتے ہیں تو انہیں اللہ کریم کی جانب سے اسکا نیک ثمرہ ضرور ہی ان شاء اللہ ملے گا وفاق کو ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے لیکن ان کے سایہ پر اکتفا کرنا میں سمجھتا ہوں وفاق کو کمزور کرنا ہوگا واللہ أعلم ......

خطاب

شیخ الحدیث مولانا نذیر احمدؒ

شیخ الحدیث مولانا نذیر احمدؒ

تعارف

معروف دینی ادارے جامعہ اسلامیہ فیصل آباد کے بانی و مہتمم حضرت تھانویؒ کے سلسلے سے وابستہ بزرگ، تھوڑے عرصے میں اپنے ادارے کو اعلیٰ مقام تک پہنچایا۔ اب ان کے صاحبزادگان مولانا محمد طیب اور مولانا مفتی محمد زاہد اس سلسلے کو چلا رہے ہیں۔

مدارس کے تحفظ کے لئے
مجتمع قوت اور حکیمانہ جماعت کی تشکیل

عالمی فکر اور ہمارے لئے چیلنجز

خطبہ مسنونہ کے بعد! معزز علماء کرام! ابھی تقاریر میں جو باتیں کہیں گئیں میں ان کی پوری طور پر تائید کرتا ہوں خاص طور پر مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ان کے کیلئے دل سے ہم دعا بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی علمی و دینی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشے جس فتنے کی سرکوبی کیلئے آپ حضرات کو انہوں نے یہاں جمع ہونے کی زحمت دی ہوئی ہے اس کے خلاف کوئی ایک جماعت نہیں عالمی مکار سیاست پورا دماغ لیکر، پوری قوت لیکر، پوری فکر اور سوچ لیکر ان مدارس کے خلاف اقدامات کرنا چاہتی ہے ظاہر ہے کہ عالمی دماغ، عالمی سیاست، عالمی فکر، عالمی سوچ کے مقابلے کیلئے ہمیں اس کے شایان شان قوت کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے اور حکمت کی استعمال کرنے کی بھی ضرورت ہے آپ اپنی قوت کو اس طرح جمع کرلیں کہ اس قوت کی شوکت دیکھ کر دشمن انشاء اللہ خود ہی مرعوب ہو کر کسی قسم کا اقدام نہیں کرسکے گا۔

ایک حکیمانہ جماعت کی تشکیل

اس کے ساتھ ساتھ اس مجتمع قوت کو استعمال کرنے کے لئے ایک حکیمانہ جماعت بھی پاکستان بھر کے دینی مدارس کے لئے یہاں تشکیل دینی چاہیے تا کہ وقتاً فوقتاً ارباب مدارس کے ساتھ رابطہ رکھیں وہ اجتماع بلائیں گے خاص طور پر ایک مستقل جماعت بن جائے، کمیٹی بن جائے جو اس مہم کو تیز کرے وقت کے نزاکت کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ مناسب فیصلے کر سکیں ہم اپنے اعلامیہ میں اپنی بھرپور قوت کا مظاہرہ کریں کہ ہم مدارس کے تحفظ کیلئے ہر قسم کی قربانی ضرور دیں گے یہی انشاء اللہ کافی ہوگی اس کے ساتھ ساتھ رابطہ کمیٹی دائمی طور پر کام کرتی رہے اور اس کو وسعت بھی دیں پھر قوت اور حکمت کے ساتھ اپنی طاقت کو استعمال کرتے رہیں انشاء اللہ کوئی طاقت ان مدارس کا بال بھی بیگا نہیں کر سکے گی اللہ تعالیٰ ان اکابر کی برکت سے مدارس کو ہمیشہ کیلئے محفوظ رکھے آمین......

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

شیخ الحدیث مولانا اسفندیار خان صاحب

شیخ الحدیث مولانا اسفندیار خان صاحب

تعارف

علمی اور روحانی شخصیت ، مدرسہ دارالخیر کراچی کے بانی اور مجلس تحفظ حقوق اہل سنت اور سواد اعظم اہل سنت پاکستان کے مؤسس، بڑی جاذب اور دلآویز صفات سے مالا مال بزرگ ہمارے عزیز مولانا مفتی محمد عثمان یار خان شہید کراچی ان کے فرزند اور جانشین جو کراچی کے نامعلوم سفاکانہ حالات کے نذر ہوئے، اللہ ان کے درجات بلند فرمائے، سیاسی جدوجہد میں میرے دست وبازو بنے رہے

دینی مدارس کے تحفظ کیلئے قربانی دینے کی ضرورت

حالات کی نزاکتوں کا احساس

خطبہ مسنونہ کے بعد! قابل صد احترام علماء کرام مشائخ عظام ! میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے وقت کی نزاکت کو دیکھ کر اس اجتماع کو بلایا ہے یہ ان کی خوبی ہے کہ جب بھی کوئی آفتاد پڑتی ہے تو مولانا اس قسم کے اجتماعات کو منعقد کر لیتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ رب جلیل اس اجتماع کے مفید نتائج برآمد فرمائے اس موضوع پر کسی قسم بات کرنے کی ضرورت نہیں کہ دینی مدارس کے کیا مفید نتائج ہیں وہ آپکے سامنے ہیں اور دینی مدارس کیا خدمت کر رہے ہیں؟ اس وقت قابل غور بات یہ ہے کہ دینی مدارس کے خلاف ہر حکومت اپنے دور میں حصہ لینے کی کوششیں کر رہی ہیں شاید حکومت کو پتہ نہیں یہ علماء مختلف جماعتوں میں اگر چہ بٹے ہیں اور یہ علماء اگر چہ مختلف علاقوں کے رہنے والے ہیں لیکن اس بات پر علماء کا اتفاق ہے بلکہ علماء کے ساتھ اس امت کا اتفاق ہے کہ اگر کہیں ناپاک ہاتھ مدارس کی طرف بڑھتے

ہیں تو ہم ان ناپاک ہاتھوں کا بھرپور مزاحمت اور ٹھوس مقابلہ کریں گے یہاں تک کہ انہیں اقتدار سے نکال باہر کر چھوڑیں گے یاد رکھنا اگر یہ اتحاد و اتفاق قائم رہا کوئی قادیانی مشن ،کوئی یہودی مشن، کوئی عیسائی مشن اور امریکہ کے پروردے اور پٹھو اس ملک میں دینی مدارس کے خلاف کوئی کام نہیں کرسکیں گے۔

دینی مدارس کے خلاف سازشیں کرنا مسلمان کا مشن نہیں

اس وقت یہ بات ضروری ہے کہ ہم کھل کر اور صاف اعلان کریں اور حکومت پر واضح کردیں کہ دینی مدارس کے خلاف سوچنے اور بھونکنے والے کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا یہ وہ قادیانی مشن ہے وہ ہم سے انتقام لینا چاہتا ہے اور قادیانی جانتا ہے یہ دینی مدارس اس کے راہ میں رکاوٹ ہیں اور یہ دینی مدارس ہر وقت حقیقی انقلاب برپا کرنے کیلئے پوری دنیا میں برسرپیکار ہیں اس بات پر حکومت کو آگاہ کیا جائے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مسلمان کا مشن نہیں ہوسکتا یہ بلکہ اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے اور قادیانی عزائم کو پورا کرنے کیلئے یہ کوشش کی جارہی ہے اس کے لئے ایک رابطہ کمیٹی قائم کی جائے اور وہ رابطہ کمیٹی دوسرے مسلک والوں سے بھی رابطہ قائم کرے جیسا کہ پہلے حضرت مفتی محمودؒ کے زمانے میں ذوالفقار علی بھٹو نے اس عزم کا ارادہ کیا تھا دینی مدارس پر تسلط قائم کیا جائے اور اس کو نیشنلائز کیا جائے لیکن جس وقت ایک عظیم روحانی طاقت علماء کی تھی اہل اللہ کی تھی سامنے آئی تو وہ مجبور ہو کر اپنی بات اور فیصلے کو واپس لے لیا آج اگر متفقہ طور پر اس کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہوجائیں تو انشاء اللہ یہ نامراد ہو کر ناکام ہو کر دینی مدارس سے ہاتھ اٹھائیں گے۔

مستقبل کا مورخ ہماری غفلتوں کو خوب اجاگر کریں گے

اگر آج ہم نے تھوڑی سی سستی اور غفلت دکھائی تو یقیناً یہ ہمارے لیے نہیں

بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے تباہ کن ہوگی اور آخر میں آپکی خدمت میں ایک بات عرض کر دوں کہ دینی مدارس پر اگر آج کوئی ظالم اپنا ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے تو آئندہ کے مورخ اس ظالم کے متعلق اتنا کچھ نہیں لکھے گا کہ جتنا آپ کے متعلق لکھے گا کہ آپ سے ایک ظالم نے آپ کے اکابر کا ورثہ چھین لیا ہمیں ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار رہنا چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اکابر نے طبعی عمر پوری کر چکے ہیں اور ہمیں اپنی ناموس پر اور اکابر کے ورثہ پر مر مٹنے کیلئے تیار رہنا چاہیے اور ہم کسی قسم کی حکومت سے سودا بازی نہیں کریں گے یہ میرے جذبات ہیں جو آپ کے آگے بیان کر دیے ہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب
مولانا فضل الرحیم صاحب

مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

مولانا فضل الرحیم صاحب

تعارف

مولانا فضل رحیم مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، شیخِ وقت
مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ کے فرزند ارجمند

دینی مدارس کے
ترجمان رسالوں کے فرائض

الحمد للّٰہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ أما بعد فأعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُوْلُوا الْاَلْبَابِ (زمر:۸)

مولانا سمیع الحق کے خلوص کا نتیجہ

حضرات علماء کرام! پہلی بات تو یہ ہے کہ مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ملک کے اندر اور مدارس کے اندر جو تشویش پائی جاتی تھی تمام علماء کرام کو آواز دیکر مشورہ کیلئے انکو اکٹھا کیا ہے میں دل کی گہرائیوں سے انکو دعا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکو بہترین جزائے خیر عطاء فرمائے میں ایک دو باتیں عرض کرونگا۔

یہاں پر جو ہم دور دراز علاقوں سے آکر جمع ہوئے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ

مدارس دینیہ کے تحفظ کیلئے مشورہ کرنا ہے اپنا مشترکہ موقف سامنے لانا ہے تاکہ یہ حکومت ان مدارس کی طرف میلی نگاہ سے نہ دیکھ سکے مجھے خود مولانا نذیر احمد صاحب کی یہ تجویز بھی انتہائی پسند آئی ہے کہ ہمیں اس کام کو تسلسل کیساتھ باقی رکھنے کیلئے جس کیلئے تمام اکابرین ہر وقت جمع نہیں ہو سکتے یہ مفتی زین العابدین بھی موجود ہیں جن کا ابھی دس دن پہلے لاہور میں آپریشن ہوا ہے میں ان کا تصور نہیں کر سکتا کہ وہ شرکت فرمائیں گے اور دیگر بوڑھے بوڑھے اکابر حضرات یہ سب مولانا سمیع الحق صاحب کے خلوص اور دینی مدارس کے ساتھ تعلق کا نتیجہ ہے کہ وہ سب بیماریوں اور ان عوارضات کے باوجود دعوت پر آئے ہیں۔

دینی مدارس کے ترجمان رسائل کی ذمہ داریاں

ایک مؤثر نمائندہ رابطہ کمیٹی پورے ملک میں بنائی جائے جہاں کسی بھی شہر میں معلوم ہوا کہ دینی مدارس کے خلاف کوئی آواز اٹھ رہی ہے اور کوئی اقدام ہو رہا ہے تو تمام دینی مدارس والے اس رابطہ کمیٹی پر اعتماد کر کے اور اپنی اپنی جگہ پہ انکی امداد کیلئے تیار ہو جائے دوسری بات یہ ہے کہ الحمد للہ ہمارے ملک میں اللہ جل شانہٗ نے ہمیں بڑے بڑے مدارس دینے کے ساتھ ساتھ بہت سارے جرائد بھی دیئے ہیں اور ہمارے اپنے اپنے رسالے بھی ہیں تو میں مولانا سمیع الحق سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ ان رسائل والوں کو بھی ایک لائحہ عمل مرتب کر کے دیں تا کہ تمام جرائد کی ایک ہی آواز ہو اور اس آواز کو لیکر ملک اور بیرون ملک کے کونے کونے تک پہنچایا جا سکے اور ہم اسلام اور دینی مدارس کے تحفظ کیلئے کام شروع کر دے اللہ آپ کے مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

مولانا اللہ داد کاکڑ صاحب

بلوچستان

مولانا اللہ داد کاکڑ صاحب

تعارف

صدر جمعیۃ علماء اسلام (س) صوبہ بلوچستان
خطیب مرکزی جامع مسجد ژوب بلوچستان

مدارس دینیہ
اور عصری تعلیم گاہوں کا موازنہ

الحمد للّٰہ و کفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ أما بعد فأعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراھیم:۷)

مدارس دینیہ اور ملکی بقاء کا تحفظ

میں سب سے پہلے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس نازک حالات کے موقع پر دینی مدارس کے مہتممین و منتظمین کو جمع کر دیا ہے یقیناً کل اور پرسوں سے یہ بیانات آرہے ہیں کہ حکومت اور ایجنسیوں اور بیرونی اور اندرونی دشمنوں کے یہ ارادے ہیں کہ یہ دینی مدارس ختم کیا جائے میں کہتا ہوں کہ کوئی شخص اپنی ملکی سلامتی پر نظر ڈالے تو بیرونی دشمنوں سے انگریز کے وقت بھی یہی مدارس نے ملکی بقا کا تحفظ کیا تھا افغانستان پر روس نے یلغار کیا تو

سب لوگ اور پوری دنیا چیخ رہی تھی کہ روس پاکستان پر بھی قبضہ کرنا چاہتا ہے افغانستان میں روس کے سامنے یہی مجاہدین ڈٹے رہے اور یہی دینی مدارس کے علماء اور طلباء تھے اور انہی دینی مدارس کے علماء اور طلباء نے افغانستان سے روس کو نکال دیا یہاں تک کہ افغانستان میں روس و سوویت یونین کا خاتمہ کر دیا اب بھی افغانستان میں اسلامی حکومت قائم کرنے والے یہی دینی مدارس کے طلباء ہیں موجودہ طالبان کی شکل میں برسر اقتدار ہیں اور استعمار کے ایجنٹ، دوسرے مغربی ممالک کے ایجنٹ، قادیانی ہیں اور ان کے تعاقب میں بھی یہی دینی مدارس کے فضلاء ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے حکمران نہ ملکی سلامتی اور بقاء کے حق میں ہیں نہ دفاع کی فکر ہے اور نہ ملک کے دفاع کا خیال ہوگا یا ملک کے بقاء کا خیال ہوگا لیکن ایجنٹ جیسا ان کو کہہ دیں تو وہ ان کی نمائندگی کرتے ہیں ہماری محنت اور قربانی کفری نظام کے خلاف ہے افغانستان میں بھی قربانی دی ہے اور میرے دو بھائی افغانستان میں شہید ہوئے ہیں یہ خالص دین کی حفاظت کیلئے ہی قربانی دے رہے ہیں آج بھی ہم اس قربانی کیلئے تیار ہیں۔

عصری تعلیم گاہوں کا کردار دین

دینی مدارس کی حفاظت کا غم انہیں ہے اور ہر سکول کی پیشانی پر رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا لکھا ہوا ہے حکومت ہمیں بتائے کہ آج تک ان سرکاری تعلیمی اداروں نے دین اور قوم کی کونسی خدمت انجام دی ہے؟ اس طرح کی آیات کو غلط جگہوں پر استعمال کا بھی ہم حساب لیتے ہیں ہر جگہ آزادی کے حقوق کی بنیاد پر یہ آزادی نہیں تباہی و بربادی ہے کافروں میں اسی کی کوئی اہمیت نہیں اور یہ حساس معاملات و مسائل میں دخل اندازی کرتے ہیں توہین رسالت کے قانون میں بھی دخل اندازی کرتے ہیں ہم عسکری حکومت

سے ایک درخواست کرتے ہیں اور ان کو متنبہ کرتے ہیں کہ یہاں مصر، الجزائر، سوڈان کا نقشہ نہیں ہے اس میں کلیدی عہدوں پر غدارِ وطن قادیانی لابی بیٹھی ہوئی ہے اور یہ استعماری ایجنٹ ہے جنرل صاحب! ان امریکی ایجنڈوں کو کابینہ سے نکال دیں پاکستان میں یہ باتیں نہیں چلیں گی ان کو اپنا ظاہر و باطن ٹھیک کرنا ہوگا خدانخواستہ اگر انہوں نے اپنی روش کو ٹھیک نہیں کیا تو امریکہ کی تباہی کے ساتھ ساتھ یہ بھی اس سیلاب میں بہہ جائیں گے۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العلمین

خطاب

مولانا ضیاء القاسمی صاحبؒ

مولانا ضیاء القاسمی صاحبؒ

تعارف

مولانا قاسمی شعلہ بیان خطیب، ملک وملت کے درد سے سرشار، ہمارے ہر ملی وقومی اور دینی جدوجہد کے گرمجوش ساتھی، خلوص ومحبت سے آخر دم تک نوازتے رہے، زندگی بھر اہم میدانوں میں خدمات انجام دیں، ملی یکجہتی کونسل ہو یا تحریک تحفظ مدارس دینیہ، شریعت بل کی جدوجہد ہو یا متحدہ دینی محاذ کا پلیٹ فارم ہو، بھرپور ساتھ دیا، سپاہ صحابہ کے اہم اور اساسی سرپرستوں میں سے تھے اس کے علاوہ سیکرٹری جنرل سواد اعظم اہل سنت پاکستان رئیس الجامعہ القاسمیہ غلام محمد آباد، کنوینر دیو بند انقلابی محاذ اور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان رہے، ان کے جانشین ہونہار نوجوان رہنما عزیزم زاہد قاسمی فیصل آباد میں ان کے کاموں کو بڑھا رہے ہیں اور سیاسی پلیٹ فارم جے یو آئی سے ناچیز کا ساتھ دے رہے ہیں۔

دینی مدارس اور دین کی عظمت

دین کی عظمت کے لئے فکرمند، درد رکھنے والی شخصیت

یہ علماء کرام کی مجلس ہے علماء نے تو علم کی باتیں ہی کرنی ہیں اور میں چونکہ ان کا کفش بردار ہوں اس لئے مولانا سمیع الحق صاحب جن کو خدا نے ایسا دل بخشا ہے جس نے ہمیشہ اسلام کی تڑپ ومحبت رہتی ہے اور یہ خود بخود نہیں عطیہ الٰہی ہے یہ اللہ کی عطاء ہے میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ دین کی فکر میں ہمیشہ فکرمند رہتے تھے بیشک اس دور میں بھی جو سرکار دو عالم ﷺ کے دین کی عظمت کیلئے فکرمند رہتا ہے وہ مولانا شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا فرزند ارجمند مولانا سمیع الحق ہیں......

اور یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے کار وطن کیا

مولانا کی خدمت میں بعض لوگ الفاظ کے نذرانے پیش کرتے ہیں اور میں افراد کا گلدستہ پیش کرتا ہوں اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے آج ایک فکرمندی سے دینی مدارس کے تحفظ کا بیڑا اٹھایا ہے اور یہ علماء کرام إن شاء اللّٰہ العزیز اس چراغ کو جلانے کیلئے اپنے خون کا نذرانہ پیش کریں گے اور جو طاقتیں علماء کرام کو مرعوب کرنا

چاہتی ہیں اور خصوصاً امریکہ برطانیہ اور ان کا روحانی بیٹا معین الدین حیدر یہ مرعوب کر رہا ہے کہ ہم ملا کو مٹا دیں گے ان کے دینی مدارس اور اداروں کو مٹا دیں گے میں اس سے عرض کروں گا کہ تاریخ سے سبق حاصل کرلو یہ ملا اتنا مضبوط ہے کہ اسکو انگریز نہ مٹا سکا انگریز کی معنوی اولاد کیا مٹائے گی یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ (الصف: ۸)

نور خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھا یا نہ جائے گا

ایک مولوی ''اسامہ بن لادن'' اس نے امریکہ کی سپر پاور کو زیرو بنا دیا اور ایک ملا عمر افغانستان میں نور خدا نے غیرت فاروقی کا ایک ایسا مجسمہ کائنات کے سامنے نمودار کیا ہے کہ اس کی ایک گرج دار گونج سے امریکہ اور برطانیہ کے ایوان لرزاں براندام ہیں۔

لادین لابی والے دین مٹانے میں کبھی کامیاب نہ ہوں گے

میں پاکستان میں اس لادین اور بے دین لابی کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ امریکہ اپنی پوری قوت کی باوجود برطانیہ اور مغرب اگر پوری توانائی اور طاقت کے باوجود اسلامی طاقتوں کو دنیا کے کسی خطے سے مٹا نہ سکی تو یہ پاکستان کے غیرت مند علماء مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے، حسین احمد مدنی کے، احمد علی لاہوری کے، غلام اللہ خان کے یہ روحانی فرزند اسی طرح میدان میں آئیں گے تم اس میدان سے بھاگو گے جس طرح تمہارے آباء و اجداد میدان بدر سے بھاگ گئے تھے میں کوئی تقریر کیلئے نہیں بلکہ میں مولانا سمیع الحق کی تائید کیلئے آیا ہوں اور مجھے کہنا چاہیے مجھے ان سے اس لیے محبت ہے

کہ یہ سیاست میں قدم رکھتے تھے تو ان کی سیاست پر دین غالب تھا پھر میں یہ جملہ دہراتا ہوں کہ یہ سیاست میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن ان کی سیاست پر ہمیشہ دین غالب رہا ہے اگر دین پر حملہ آور ہونے کی کسی ڈاکو نے کوشش کی ہے یہ عبدالحق کا بیٹا حق کا پرچم تھام کر میدان میں آیا ہے علماء کرام اس کے کردار پر اس کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور میں پاکستان کی بے دین لابیوں سے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں یہ حقانیہ کا اجلاس یہ جہادی مرکز کا اجلاس ہے یہاں سید احمد شہیدؒ بھی آئے تھے اگر دنیا کی کوئی طاقت ان کی تحریک نہیں دبا سکی آج مدارس دینیہ کے تحفظ کی جو تحریک اکوڑہ خٹک سے، دارالعلوم سے اٹھ رہی ہے پوری کائنات کی باطل طاقتیں پوری توانائی خرچ کر کے اس کو ملیا میٹ کر کے اسکو مٹا نہیں سکتیں انشاء اللہ دین غالب ہونے کیلئے آیا ہے مغلوب ہونے کیلئے نہیں

دینی مدارس میں مداخلت کی اجازت کسی کو نہیں دیں گے

ہم کسی حکمران کو دینی مدارس میں مداخلت کی اجازت نہیں دیں گے ہم نے ان سے لیا کیا ہے؟ بتائے بینظیر حکومت اس نے علماء کو کیا دیا ہے؟ بتائے نواز شریف حکومت اس نے علماء کو کیا دیا ہے؟ بتائیں سابقہ حکومتیں انہوں نے علماء کو کیا دیا؟ بتاؤ موجودہ حکمران نے علماء کو کیا دیا ہے تم نے ہم پر کون سا احسان کیا ہے؟ تم کہتے ہو ہم علماء سے حساب لیں گے تمہاری پسلیاں توڑ کر رکھ دیں گے تم مدارس میں قدم تو رکھو ہم ان کو حساب دیں گے جو فقیر اپنی قربانی کی کھالیں دیتے ہیں جو ظالم مدارس کو بری نظر سے دیکھتا ہے ہم ان کی کھالیں اتار کر جماعت اسلامی کو دے دیں گے میں مولانا سمیع الحق کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں ان سے گزارش کرتا ہوں جھنڈا لیکر نکلے ہم نے کبھی اذان لیٹ ہونے نہیں دی قاری حنیف ہمارا عزیز ہے بھائی

ہے برخوردار ہے ان سے بھی کہوں گا وفاق المدارس کو زندہ کرو اس کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے یہ ہمارا ہی فرض نہیں کہ ہم ہی اٹھیں اور جب قوم نے آپ کے ذمے دینی مدارس کا تحفظ سونپا ہے تو ابھی میدان میں نکلنا پڑیگا اور اپنے آپ کو دینی مدارس کی بھینٹ چڑھانا پڑیگا یاد رکھو جو دینی مدارس کے غلام بنتے ہین وہ ہی دنیا کے امام بنتے ہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب

مولانا مفتاح اللہ صاحب

مولانا مفتاح اللہ صاحب

تعارف

جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے جید عالم دین اور قابل مدرس اور جامعہ ہی میں استاد الحدیث کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

حق اور باطل کی کشمکش

الحمد للّٰہ وکفی والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ أما بعد فأعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (الفتح:۲۸)

حق اور باطل کی جنگ کا سلسلہ

معزز سامعین! جب سے اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا فرمایا ہے انبیائے کرام کا سلسلہ جاری فرمایا اسی وقت سے ہی حق اور باطل کی جنگ جاری ہے اور دین حق کے مخالفین روز اوّل ہی سے موجود ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام جب دنیا میں تشریف لا رہے تھے تو نجومیوں نے پہلے سے پیشنگوئی کی ہوئی تھی کہ فرعون کا تختہ الٹ دے گا تو فرعون نے موسیٰ کو دنیا میں آنے سے روکنے کیلئے ہزاروں بچوں کو قتل کیا وہ اپنی تدبیر کرتا رہا اور اوپر سے تقدیر ہنستی رہی......

در بدست دشمن اندر خانہ بود
قصہ فرعون ذی افسانہ بود

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتوں کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا کہ وہی موسیٰ جس کے لئے فرعون دروازے بند کر رہا تھا فرعون کے گھر کے اندر اللہ تعالیٰ نے ان کی تربیت فرمائی اور فرعون کو اللہ تعالیٰ نے نیست نابود فرما دیا۔

نبی کریم ﷺ جب تشریف لائے مکہ کے بڑے بڑے کافروں اور مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کو مجبور کر کے مکہ سے نکالنے کی کوشش کی وَاِذْ يَمْكُرُبِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ (الانفال: ۳) یہ سلسلہ تو روز اول ہی سے جاری ہے اور یہ معرکہ حق و باطل قیامت تک چلتا رہے گا۔

امریکہ کا حشر روس جیسا ہوگا

افغانستان کی تاریخ آپ کے سامنے ہیں کہ روس کی سپر پاور سے انہوں نے ٹکر لی اس وقت سارے لوگ ہنستے تھے کہ یہ علماء اور طلباء سپر طاقت سے لڑتے کیا کریں گے؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے بتا دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو خاک میں ملا دیا اور طالبان کو اللہ تعالیٰ سرخرو کر دیا امریکہ کو وہی روس کا حشر سامنے ہے وہ اپنی خواری اور اپنی ذلت دیکھ رہا ہے بلکہ وہ اس وقت نہ ایٹم بم سے ڈر رہا ہے اور نہ ہی کسی دوسری چیز سے بلکہ جب وہ داڑھی والوں کو اور کرتے والوں کو دیکھتے ہیں تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

انشاء اللہ یہی طلباء اور علماء جس طریقے سے انہوں نے روس کو دفن کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے یہی علماء انشاء اللہ امریکہ کو نیست و نابود کر دیں گے اور حضرت مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کیلئے میدان تیار ہو رہا ہے اس وقت قریہ بہ قریہ، بستی بہ بستی مدارس کا جال پھیلا ہوا ہے اور الحمد للہ پھیلتا جا رہا ہے اب ہر گھر کے اندر حافظ اور عالم موجود ہیں۔

علماء وحفاظ کرام کی کثرت

میں خود جب بچہ تھا تو پورے گاؤں کے اندر میرا یہاں قریب گاؤں ہے پورے اس گاؤں کے اندر میں پہلا حافظ تھا لیکن اس وقت اس گاؤں کے اندر سینکڑوں ہزاروں حفاظ ہے کراچی کے اندر جب میں بنوری ٹاؤن میں پڑھتا تھا ۱۹۶۸ء ،۱۹۶۷ء کے اندر ابتدائی درجات کے اندر تو کراچی شہر کا ایک بھی طالب علم نہیں ہوتا تھا لیکن تبلیغی جماعت کی برکت سے اور علماء اور طلباء کی کوششوں سے ہر گھر کے اندر دو دو اور تین تین حفاظ ہیں علماء ہیں تو انشاء اللہ یہ علم پھیل رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو پھیلا رہے ہیں جو اس کو مٹائے گا وہ خود مٹ جائے گی کوشش تو کرنا چاہیے لیکن پورا تعلق تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ ہونا چاہئے میں ایک طالب علم کی حیثیت کے ساتھ آپ کے سامنے کھڑا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ڈرنے سے بچائے اور ڈٹ کر کفر کا مقابلہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

وآخردعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

خطاب

مولانا اشرف علی صاحب

مہتمم تعلیم القرآن راولپنڈی

مولانا اشرف علی صاحب

تعارف

مفسر قرآن مولانا غلام اللہ خان کے فرزند دلبند،
ان کے مدرسہ جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی کو بحسن
وخوبی چلا رہے ہیں۔

مدارس کے خلاف سازش کرنیوالے خودمٹ جاتے ہیں

کلمات تشکر

خطبہ مسنونہ کے بعد! معزز علماء کرام! میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا ممنون اور مشکور ہوں کہ انہوں نے اس نازک دور کے اندر تمام اکابر کو اکٹھا کیا میں اپنے آپ کو اس قابل تو نہیں سمجھتا کہ اپنے اکابرین کے سامنے کچھ بات کرسکوں لیکن حکم دیا گیا ہے تو الامر فوق الادب

علماء کو کوئی مٹا ہی نہیں سکتا

گزارش یہ ہے کہ مولانا! آپ فکر مت کریں آپ نے جو قدم اٹھایا ۲۰ سال پہلے بھی حکومتوں کی یہی کوشش اور ارادے تھے کہ مدارس کو ختم کیا جائے لیکن مدارس کو کوئی بھی ختم نہیں کرسکا بلکہ اگر آپ سابقہ دور کا مطالعہ کریں بھٹو کے دور میں کئی سازشیں ہوئیں علماء کے ساتھ زیادتی کی گئی لیکن سازش کرنے والے خودمٹ گئے لیکن مدارس الحمدللہ اب بھی باقی ہے علماء کو بھی ختم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن علماء کو کوئی بھی نہ مٹا سکا اور خودمٹ گئے بے نظیر اور نواز شریف نے بھی بھرپور کوششیں کیں کہ مدارس کو

کسی طریقے سے ختم کریں لیکن الحمد للہ مدارس میں اضافہ ہو رہا ہے اور وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے۔

مدارس کی حفاظت اور اکابرین کے مساعی

یہ مدارس انشاء اللہ اکابرین کی کوششوں اور محنتوں اور انکے دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ انکی حفاظت فرمائیں گے اور علماء نے جو تجویزات دیں اور حنیف جالندھری جو بات کر رہے تھے مذاکرات کے ذریعے سے تو وفاق المدارس والوں کو چاہیے کہ ان مذاکرات سے بھی علماء اور دینی مدارس کے مہتممین حضرات کو آگاہ رکھا کریں تاکہ پھر کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے آخر میں ایک بار پھر مولانا سمیع الحق صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے بہت بڑا قدم اٹھایا ہے مولانا! قدم بڑھائیں ہم سب آپکے ساتھ ہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العلمین

خطاب

مولانا سعید یوسف خان صاحب

پلندری، آزاد کشمیر

مولانا سعید یوسف خان صاحب

تعارف

معروف عالم دین مولانا محمد یوسف خان پلندری فاضل دیوبند کے فرزند ارجمند، جامعہ اسلامیہ پلندری کے مہتمم اور آزاد کشمیر کے وفاق المدارس کے مسئول، جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر پلندری کے امیر

نظریاتی سرحدوں کے محافظ ادارے

حضرت مولانا سعید یوسف خان صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیران کے والد مولانا یوسف صاحب تشریف لانے والے تھے لیکن علالت کیوجہ سے نہ آسکے اپنے صاحبزادے کوانہوں نے بھیجا ہے۔

الحمد للّٰہ و کفی و الصلوۃ و السلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ أما بعد فأعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (الصف: ۸)

مولانا سمیع الحق کوخراج تحسین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ! قابل صد توقیر و تکریم فضیلۃ الشیخ حضرت العلامہ مولانا سمیع الحق أطال اللّٰہ عمرھم و خلد ذکرھم نجوم بزم متاع پاکستان، پہچان پاکستان حضرات علماء کرام! آج کا یہ عظیم اجتماع یہ قدوسیوں کا جو مجمع نظر آرہا ہے اس اجتماع کے انعقاد پر میں اپنی طرف سے کشمیر بھر کے علماء کی طرف سے مخدوم مکرم مولانا سمیع الحق صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اس اجتماع کے

انعقاد پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں جزیل الشکر منا وعظیم الأجر من اللّٰہ العزیز فإنه لا یضع أجر من أحسن عملا ......

نظریاتی سرحدوں کے محافظ

حضرات علماء کرام! اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہماری آرمی، ہماری فوج اس ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی محافظ ہے لیکن اس حقیقت سے بھی دنیا کا کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا کہ یہ مدارس اسلامیہ اس ملک کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں آپ نے ملک کی سرحدات کی حفاظت کی ہے تو ساٹھ سے ستر فیصد بجٹ لیکر کی ہے لیکن ان علماء نے اس ملک کی نظریات کی حفاظت کی ہے لیکن آپ سے ایک پائی وصول نہیں کی آپ نے جس نعرے کو بنیاد بنا کر یہ ملک لیا اس نظریے کے تحفظ کیلئے علماء نے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کیا آج چاہیے تو یہ تھا کہ محترم جنرل صاحب! کہ آج قوم کو بتایا جاتا کہ ہمارے پیشوا تھے ہماری جو سیاسی قیادت رہنما تھے ان سے غلطیاں ہوئیں کہ انہوں نے ان لوگوں کو اپنی پس پشت ڈالے رکھا یہ لوگ انہوں نے اس ملک کی نظریاتی بقاء کے لئے سب کچھ وار دیا اور سب کچھ لٹا دیا اور گنوا دیا لیکن ہائے افسوس! ......

یہ کیا قیامت ہے باغبانو! جن کی خاطر بہار آئی
یہی شگوفے کھٹک رہے ہیں تمہاری آنکھوں میں خار بن کر

انہی کیوجہ سے تو پاکستان بنا ہے۔

عصری نظام تعلیم نے ملک کو کیا دیا ہے

محترم جنرل صاحب! آج کے اس اجتماع کی توسط سے اکابر علماء دیو بند کی روحانی اولاد آپکو یہ پیغام دینا چاہتی ہے کہ آپکو چاہیے یہ تھا کہ آپ آکر اپنے پچاس

سالہ پھیلے ہوئے گند کو سمیٹتے جو تعلیمی نصاب کے طور پر قوم پر مسلط کیا گیا تھا آپ نے کھربوں روپے خرچ کر کے جو سکول، کالج اور یونیورسٹیاں بنائی ہیں آپ نے ان سے گلوکار اور فنکار پیدا کیے ان علماء نے جو کچھ پیدا کیا اسکی ایک جھلک جو آج مولانا سمیع الحق صاحب نے دکھادی تم بھی دکھادو اپنے چہرے کہ تم نے کیا پیدا کیا؟ ہم بھی دکھاتے ہیں کہ ہمارے علماء نے کیا پیدا کیا؟

دینی مدارس کے خلاف غلط فہمیاں پھیلانے والے

لیکن افسوس! کہ آج ہمارے اور آپ کے درمیان باہر سے برآمد شدہ (امپورٹڈ شدہ) کابینہ نے این جی اوز مارکہ کابینہ نے جو یہود اور ھنود کے ایجنٹ ہیں انہوں نے غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن جناب جنرل صاحب یہ لوگ جو پاکستان میں رہنا پسند نہیں کرتے جنہوں نے پاکستان کو چھوڑ کر امریکہ اور دیگر ممالک کی نیشنلٹی وصول کی پاکستان کے تحفظ اور بقاء کے مشورے آپ کو دے سکتے ہیں؟ یہ ان ہی لوگوں کے مفادات کی جنگ لڑ رہے ہیں جنکے یہی نمائندے ہیں یہ جن کی طرف سے بھیجے گئے ہیں ہم آپ سے گزارش کریں گے کہ یہ علماء جنہوں نے آپ کے آنے پر آپکو خوش آمدید کہا ہر جگہ آپکو کلمات تبریک کہے، لیکن آج یہ کہہ رہے ہیں کہ......

کیا خبر تھی کہ خزان ہو گا مقدر اپنا
ہم نے تو ماحول بنایا تھا بہاروں کیلئے

متحدہ کونسل مدارس اسلامیہ کی ضرورت

میں اس مرحلے پر جو ضرور گذارش کرونگا اپنے محترم اکابر سے کہ سب سے پہلے آج کے اجتماع میں متحدہ مدارس اسلامیہ کونسل بنائی جائے تمام مدارس نہیں بلکہ تمام

مکاتب فکر کے علماء پر مشتمل ہونی چاہیے اور اس میں تمام سیاسی وابستگیوں کو پس پشت ڈال کر ایک لمحے کیلئے خالصتاً مدارس دینیہ کے تحفظ کو بنیاد بنا کر متحدہ کونسل بنائی جائے اور پھر اس کونسل کے اکابر کیلئے یہ ضروری نہیں کہ ہم یہی محراب اور منبر پر کھڑے ہو کر تھڑیاں لگاتے رہے لیکن اسکا صحیح طریقہ میری رائے یہ ہے ادنیٰ سے وہ یہ ہے کہ ہماری آرمی میں بہت سارے سینئر صحیح العقیدہ، صحیح الخیال اور صحیح الفکر لوگ ہیں ان سے علماء کا یہ وفد ملے اور اس طرح حکومت کے اندر بھی سارے لوگ ایسے نہیں بلکہ چند لوگ ایسے ہیں ان سے ملے ان کے درمیان یہ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اسکو باہم گفتگو کرنے کے ذریعے حل کرنے کی کوششیں کی جائیں اور جب ہماری یہ متحدہ کونسل باہر آ کر کہے یہ غلط فہمی حل نہیں ہو رہی بلکہ کسی اور سے تار مل رہی ہیں تو پھر یہ اکابر نہیں بلکہ ابناء کو حکم دے کر پھر ہم جانے اور یہ جانے میں اسی پر اکتفاء کرتا ہو اور آخر میں ایک مرتبہ دل کی گہرائیوں سے مولانا سمیع الحق سے ممنون ہوں کہ انہوں نے اس عظیم اجتماع میں آزاد کشمیر کے مدارس کو پھر خصوصاً تعلیم القرآن پلندری کو بھی شرکت کا موقع دیا اور حضرت شیخ الحدیث کو شرکت کی دعوت دی لیکن وہ ضعف کیوجہ سے اور سفر انتہائی مشکل ہے کیونکہ وہ پہاڑی علاقہ ہے اور اس کے لئے ہم معذرت پیش کرتے ہیں اور ان کے لئے کیلئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے چمن کو سدا بہار رکھے اور علمی محنت کو اپنے بارگاہ قبول فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب

مولانا مفتی زرولی خان صاحب

بانی و مہتمم احسن العلوم کراچی

مولانا مفتی زرولی خان صاحب

تعارف

جہانگیرہ صوابی میں میرے ماموں حضرت مولانا عبدالحنان مدظلہ فاضل دیوبند کے حسن صحبت اور سعادت تلمذ نے علم کی تشنگی پیدا کی، ابتدائی تعلیم ان سے حاصل کی اور سعادتمند شاگرد نے آخر دم تک اپنے اولین شیخ کی خدمت اور وابستگی کی مثالیں قائم کیں، بالخصوص حضرت بنوریؒ کراچی کے علوم وفیوض کے چشمہ صافی سے سیراب ہوئے، اپنے کمالات خداداد صلاحیت و ذہانت علوم ومعارفِ اکابر سے والہانہ استفادہ نے کراچی جیسے امّ البلاد میں علم و فضل میں نمایاں مقام دیا، علم وفضل بلکہ مشیخت وسیادت کے باوجود راقم کے نام مرقوم خطوط کے لفظ لفظ سے تواضع وانکساری ان کی عظمت میں مزید اضافہ کررہی ہے، مدرسہ احسن العلوم کراچی کے نمایاں مدارس میں شامل ہے، اب الاحسن کے نام سے ایک وقیع علمی مجلّہ بھی چلا رہے ہیں۔

جامع لائحہ عمل طے کرنے کی ضرورت

روح پرور اجتماع اور ولولہ انگیز تقریریں

خطبہ مسنونہ کے بعد! میں بھی دستور اور روایات کے مطابق اپنے مخدوم اور مخدوم العلماء حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک نازک وقت میں دین اور علم کے تحفظ کا اجتماع طلب کیا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مجھ سے پہلے اکابر علماء اور پاکستان کے مایہ ناز خطباء نے پر مغز اور ولولہ انگیز گفتگو کی ہے اس کے بعد کون سنتا ہے کہانی میری اور پھر وہ زبانی میری اس وقت صرف ایک بات عرض کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے اس روح پرور اجتماع کا کوئی نتیجہ نکل آئے اور حکومت ڈر جائے کہ مولوی جمع ہو گئے ہیں اور جوش میں آگئے ہیں اس لئے منصوبہ پیچھے پھینکو یہ بہت اچھا ہو گا کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔

مولانا سمیع الحق کی عالمی اور آفاقی شخصیت

میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے علم وعمل اور انکی آفاقی حیثیت اور اس عظیم مرکزی مقام کی وجہ سے گزارش کروں گا کہ جیسے آپ نے زحمت فرمائی اور کارآمد اجتماع طلب کیا ہے اسکو نتائج تک پہنچائیں یہ تو ایسا مسئلہ ہے کہ جیسے دیوار کے پیچھے

دشمن کھڑا ہے ہتھیار ہاتھ میں ہے اور ہم کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہوگا ہم بڑے بہادر ہیں اللہ ہمیں اور بہادر کرے اسکا رد ہونا چاہیے یہ آج کا دن نہیں ہے کہ ہماری حکومت نے ہمارے مدرسہ کو تحویل میں لینا ہے یا ہمارے نصاب میں غلط طریقے سے من مانی کرنی ہے یا ہماری آواز بند کرنی ہے یہ تو پچاس سال کی محنت ہوئی ہے اسکا نتیجہ تیار ہے پھل پک رہا ہے خدا تعالیٰ انکے شر سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائیں لیکن گزارش ہے کہ بیت المقدس امریکہ نے لے کر یہود کے حوالے کیا سلمان رشدی کو انہوں نے پورے عالم میں پناہ دی اسمیں ہمارا کیا کردار رہا ہے آج تک عالمی سطح پر ہمارے سیاسی زعما نے نہ کوئی مطالبہ کیا ہے؟

ارباب دینی مدارس کو قربانی دینے کی ضرورت

پاکستان سے افغانستان میں قائم اسلامی حکومت کا بدلہ لیا جارہا ہے کہ ان کو معلوم ہے کہ طالبان کا تعلق پاکستان کے دینی مدارس سے ہے میرا حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور آپ حضرات سے یہ گزارش ہے کہ اگر دوسرے رخ پر اسکی تیاری ضروری ہے جیسا کہ ہمارے بزرگ مولانا محمد اسفند یار خان صاحب نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ ہم لڑنے کیلئے بھی تیار ہیں اور قربانی دینی پڑے گی اب قربانی کا وقت ہے اور دنیا نے ہمیشہ دیکھا ہے بہت زمانوں تک ہم نے ٹھنڈی چھاؤں میں اور سایہ میں پڑھایا ہے اور بڑے آرام و راحت کے ساتھ شاید یہ چند دن کی مہمان حکومت اس میں کچھ رخنہ ڈالنا چاہتی ہے میری گزارش ہے کہ جب اتنے اکابر محدثین فقہاء ان میں سیاسی زعماء بھی ہیں جن کی ملک وملت پر جامع نظر ہے کوئی ایسا لائحہ عمل طے کریں کہ اس سے آگے چل کر ہمیں فائدہ پہنچے۔

مدارس کے وقتی اجتماعات اور اس کے نتائج

ہمارے مدرسوں میں اجتماعات وقتی ہوتے ہیں انکے نتائج بہت دور تک نہیں جاتے بلکہ مجھے اس اجتماع سے یہ امید ہے کہ ان شاء اللہ صرف پاکستان ہی نہیں پوری دنیا کے مدارس اور پوری دنیا کے علمی روایات کا احیاء ہوسکتا ہے لیکن اسکو اس ڈپ پر ڈالنا ہمارے مخدوم اور قافلہ کے سالار حضرت مولانا سمیع الحق صاحب قبل اللہ مساعیھم الحمیلہ لإعلا کلمة الحق ولإبطال الباطل اور انکے رفقا کا اور ہم ناچیزوں کو اللہ تعالیٰ اسکے لئے قبول فرمائیں (آمین)

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

خطاب

قاری محمد حنیف جالندھری صاحب

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس پاکستان

قاری محمد حنیف جالندھری صاحب

تعارف

مولانا محمد شریف جالندھری کے صاحبزادے اور حکیم الامت کے خلیفہء اجل مولانا خیر محمد جالندھری کے پوتے ،اور مدرسہ خیرالمدارس ملتان کے مہتمم ، وفاق المدارس العربیۃ پاکستان کے سیکرٹری جنرل ، دینی مدارس کے حوالے سے فعال اور متحرک شخصیت اور خداداد صلاحیتوں کے حامل

مدارس پر دہشت گردی کے الزامات اور اسکے جوابات

امت کی بیداری میں مولانا سمیع الحق کا کردار

خطبہ مسنونہ کے بعد! سب سے پہلے آج کے اس اجلاس کے داعی اور میزبان دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم ممتاز عالم دین مولانا سمیع الحق صاحب اور انکے رفقاء کار کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے حالات اور تقاضوں کے مطابق اہم موضوع پر بروقت اجلاس بلایا جیسا کہ مجھ سے پہلے علماء حضرات نے فرمایا یہ انکی ایک روایت بھی ہے کہ وہ ایسے مواقع پر ہمیشہ اپنا فرض نبھاتے ہیں اور ہم سب کو جگاتے ہیں میں یہاں آپ حضرات کی خدمت میں وہ چند اعتراضات جو کچھ عرصے سے خاص طور پر دینی مدارس پر لگائے جا رہے ہیں اور انہی اعتراضات اور الزامات کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

مدارس پر دہشت گردی کے الزامات

حکومتی اعلانات اور بیانات آپ حضرات پڑھتے رہتے ہیں کئی سالوں سے

خاص طور سے سابقہ تین حکومتیں اور موجودہ حکومت کے دور میں جب کبھی حکومت کے ذمہ داروں سے بات ہوئی تو سب سے پہلا اعتراض انہوں نے ہمارے مدارس پر دہشت گردی کی تربیت اور ملک میں ہونے والے قتل و غارت میں ملوث ہونے کا الزام لگایا اور ملک میں ہونے والے خاص طور پر مذہب کے نام پر جو دہشت گردی ہو رہی ہے یہ مدارس کے لوگ اس میں ملوث ہے اور دینی مدارس کے لوگ اس سے بری نہیں ہے لیکن جب ہم نے اس کے جواب میں ان لوگوں سے یہ کہا کہ آپ کراچی سے لیکر خیبر تک کوئٹہ سے لیکر گلگت تک کسی ایک ہی مدرسے کا نام بتائیں جنکا آپ کے پاس دہشت گردی میں ملوث ہونے کا ٹھوس ثبوت ہو تو پیش کریں تو ہم آپ سے پہلے انکے خلاف کھڑے ہوں گے آپ اسکے خلاف بعد میں کاروائی کریں گے ہم اسکے خلاف پہلے کاروائی کریں گے اور ہم قوم کو بتادینگے کہ دین کے نام پر یہ حضرات قوم و ملک کے خلاف سازشوں میں شریک ہے اور ہم نے چیلنج دیا اور وزیر داخلہ سے کہا کہ آپ ہمیں اسی نشست میں ایک ایسا مدرسہ بتلا دیں جس میں دہشت گردی کی تعلیم دی جارہی ہو تو وہ لاجواب ہوگئی ہفتہ پہلے سیکرٹری داخلہ پاکستان کے ساتھ پاکستان کے چند بڑے مدارس کے مہتممین کا اجلاس ہو رہا تھا اس مجمع میں چند ایسے حضرات موجود ہیں جو اس اجلاس میں تھے حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب، مولانا سلیم اللہ خان صاحب اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب اور میں بھی وہاں موجود تھا ہم نے کہا آپ اسی نشست میں ہمیں ذرا ان مدارس کی فہرست دے چند دن پہلے آپ نے اخبارات میں کہا کہ ایک سونو مدارس ہے جو پاکستان میں دہشت گردی میں ملوث ہے ہم اس نشست میں ایک سونو کی فہرست لینا چاہتے ہیں ایک سونو کی نہیں تو سو کی دے اگر سو کی نہیں تو پچاس کی دے اگر پچاس کی نہیں تو پندرہ کی دے اگر پندرہ کی نہیں پانچ کی

دے اگر پانچ کی نہیں کسی ایک مدرسے کا نام لے جو پاکستان کے اندر اس دہشت گردی کے اندر مبتلا ہے الحمد للہ وہ لاجواب ہوئے ایک مدرسے کا نام نہ لے سکے ہم نے ان سے کہا پاکستان کے اندر جو قتل و غارت مذہب کے نام پر ہو رہا ہے یہ پاکستان کے اندر آٹھ دس سال سے ہے آپ خود کہتے ہیں کہ آپکے ہمسایہ ملک اس میں ملوث ہے اور آپ کے ایجنسیوں پر بھی الزام آتا ہے آپ نے دینی مدارس پر جو الزام لگایا دینی مدارس دس سال سے نہیں ہیں دینی مدارس پاکستان بننے کے وقت سے 1947ء اور قیام پاکستان سے پہلے کے ہے اگر دینی مدارس دہشت گردی کرتے تو آج سے چالیس سال پہلے بھی یہ دہشت گردی ہوتی آج سے ساٹھ سال پہلے بھی ہوتے یہ فرقے اس وقت بھی موجود تھے اگر دینی مدارس کا کردار ہوتا تو پھر یہ اس سال سے نہیں ہوتا ؟ بلکہ اس سے پہلے ہوتا ہم نے کہا جہاں تک آپ نے کہا کہ دینی مدارس میں جہاد کی تربیت دی جاتی ہے تو ہم نے کہا وہ ہمارے دین و ایمان کا حصہ ہے وہ دہشت گردی نہیں بلکہ آپ دہشت گردی اور جہاد میں فرق کرے انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ آپ سے میٹنگ کرنا چاہتے ہیں ہم نے کہا کہ ہم وزیر داخلہ سے اس شرط پر میٹنگ کریں گے کہ وہ ہمیں اس میٹنگ میں ان مدارس کی فہرست بھی دے دے جن میں بقول ان کے دہشت گردی ہو رہی ہے اور جنہیں انہوں نے دہشت گرد کہا لیکن الحمد للہ آج تک وہ کوئی ایسے ثبوت پیش نہیں کر سکے۔

فرسودہ نظام تعلیم یا مستند نصاب تعلیم

دوسرا الزام وہ دینی مدارس پر یہ لگاتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ آپ پاکستان کے عوام کو ایک فرسودہ نصاب تعلیم پڑھا رہے ہیں ایک ایسا نصاب آپ پڑھا رہے ہیں جو آج کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہے ہم نے ان سے کہا جناب ! آپکا مقصد ڈاکٹر

سائنسدان اور انجینئر بنانا ہے اور ہمارا مقصد قرآن وسنت کے ماہرین اور علماء بنانا ہے اس لئے آپ اپنے کام میں لگے رہیں ہم اپنے کام میں، انہوں نے ہم پر اپنا نصاب مسلط کرنے کی کوشش کی اور اس نے ہمارے خلاف بہت سے لوگوں کو اکٹھا کیا ہمنوا بھی بنا لیا الحمدللہ آپ حضرات کی اتحاد اور قوت کی برکت سے نہ وہ کامیاب ہوئے نہ انکے نصاب اور ہم نے واضح طور پر ان سے کہا ہم اپنے حالات اور سمجھ کے مطابق اپنے اکابر اور مہتمم اور بصیرت کے مطابق نصاب میں تبدیل کرتے رہتے ہیں لیکن حکومتی مداخلت کو نصاب تعلیم میں برداشت نہیں کریں گے نہ نظام تعلیم میں برداشت کریں گے، انہوں نے کہا کہ ہم آپکے سند کا معادلہ ختم کر دیں گے آپکے طلباء کو نوکریاں نہیں دیں گے ہم کہتے ہیں کہ ہم آپکی نوکریاں کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھ کر اُڑا دیں گے ہمارے نزدیک ان نوکریوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے مگر ہم کسی صورت میں مدارس کی آزادی پر مدارس کی خود مختاری مدارس کی حریت پر ہم بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرینگے اور اپنی جان دے سکتے ہیں مگر مدارس کی حریت پر کوئی بات نہیں کر سکتے الحمدللہ وہ اپنے اس مشن میں کامیاب نہیں ہوئے تو انہوں نے سوچا کہ ہم پاکستان میں ماڈل دارالعلوم بنائے اور ہم سے کہا کہ اب پاکستان میں حکومت دینی مدرسے بنائے گی اور وہاں پر ایسی نصاب لائی جائینگی جہاں سے علماء بھی تیار کیے جائیں گے اور علوم عصریہ کے ماہرین بھی، ہم نے کہا جناب! ہم نے آپ کو کب روکا ہے تو جناب! میدان میں آئیں بسم اللہ کریں تو دیکھیں کہ دنیا والے علوم عصریہ کے لحاظ سے آپ پر اعتماد کرتے ہیں یا پھر ہم پر؟

غیر ملکی دینی مدارس کے طلباء کے لئے رکاوٹ کیوں؟

تیسرا الزام ہے کہ آپ غیر ملکی طلباء کو رکھتے ہیں اور انکو داخلہ دیتے ہیں اور انکے پاسپورٹ نہیں ہوتے ہیں وہ غیر قانونی طور پر آپکے پاس پڑھتے ہیں خاص کر انہوں نے

چند ممالک کے نام ہی لیے ہم نے کہا جناب! کہ آپکو معلوم ہے اگر کوئی دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے ویزا کیلئے کوشش بھی کرے تو سالہا سال اسے ویزا ہی نہیں ملتا ہے آپکے سفارت خانے اور وہاں کی حکومتیں انہیں طلباء کو اجازت نہیں دیتی ہے سیکولر تعلیم کیلئے تو آپ سکالرشپ دیتے ہیں لیکن دینی تعلیم کیلئے آپ رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں، پاکستان کے اندر جو دینی تعلیم کیلئے آئے اگر اس کے پاس پاسپورٹ نہ ہو لیکن اگر وہ قانونی طریقے سے آیا ہے تو اسے داخلہ دیں گے اور اسے دینی تعلیم سے محروم نہیں کریں گے آپ کا فرض بنتا ہے کہ انکے ویزے میں توسیع کریں اور انہوں نے ہم پر دباؤ ڈالا کہ آپ ان غیر ملکی طلباء کو نکال دیں ہم نے کہا کہ ہم کسی بھی صورت میں ان کو نہیں نکالیں گے اور انہوں نے کہا کہ افغانستان کے طلباء ہیں ہم نے کہا کہ وہ مہاجر ہیں پاکستان میں اور ان کو قانوناً رہنے کا حق حاصل ہے اور پاکستان اور افغانستان دو چیزیں نہیں ہے بلکہ ایک ہی ملک کی حیثیت رکھتا ہے اس لحاظ سے ہمارے علماء انکی خدمت کو اپنا فرض سمجھتے ہیں یہ چند باتیں آپ سے عرض کر سکا اب آخر میں چند تجویزات پیش کر کے اپنا بیان ختم کرتا ہوں۔

دینی مراکز کے خلاف حکومت کے ارادے ٹھیک نہیں ہوتے

پہلی تجویز یہ ہے کہ چند سالوں سے ایک منظم پروگرام کے تحت دینی مدارس کے خلاف ایک فضاء بنائی جا رہی ہے حکومت کے ارادے دینی مدارس کے متعلق ٹھیک نہیں مجاہد ملت مولانا علی جالندھری فرماتے ہے کہ حکومت کے ارادے، منصوبے ملتوی تو ہوتے ہیں منسوخ نہیں ہوتے انکے پروگرام میں دینی مدارس کی آزادی کو سلب کرنا ہے کبھی کسی عنوان سے کبھی کسی عنوان سے تو میری تجویز یہ ہے کہ ہمیں پاکستان کے اندر تمام مدارس کو، تنظیموں کو، جماعتوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر ایک محکم منصوبے اور تحریک کے تحت گاؤں گاؤں، شہر شہر، قریہ قریہ تحفظ دینی مدارس، عظمت دینی مدارس،

مقام دینی مدارس کے عنوان سے جلسے کرائیں تا کہ رائے عامہ ہموار ہو سکے اپنے حق میں اور دینی مدارس کے حق میں اب تک ہم ایک مہم اور قانون کے تحت شہر شہر مدارس کی عظمت اور اسکے خدمات سے ہر ہر فرد کو مطلع کر دیں میری دوسری تجویز یہ ہے کہ آنے والے جمعہ کو یوم الاحتجاج اور یوم تحفظ دینی مدارس منایا جائے اور حکومت پر واضح کر دیا جائے اگر آپ نے دینی مدارس کے خلاف سوچا وہ آپکے اقتدار کا آخری دن ہو گا تیسری تجویز میری یہ ہے کہ اس مرحلہ پر دینی مدارس کا باہمی اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے ہم باہمی اتحاد کر کے ہر صورت میں قربانی دینے کو تیار ہیں اور میں خود ہر قسم کی قربانی دے سکتا ہوں لیکن میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دینی مدارس کے اتحاد کو ہر صورت میں قائم رکھیں دینی مدارس کی حریت حرمت اور عظمت آپ کے اتحاد سے وابستہ ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب
مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی صاحب

فرزند مولانا عبداللہ درخواستی قدس سرہ

مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی صاحب

تعارف

حافظ الحدیث عارف باللہ حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ کے فرزند رشید، مدرسہ مخزن العلوم خان پور کے مہتمم

حکمرانوں کا اسلام مخالف رویہ

تحفظ دینی مدارس میں تمام مکاتب فکر کی شمولیت

خطبہ مسنونہ کے بعد! میرے قابل صداحترام بزرگو، مقررین، طلباء کرام، علماء کرام اور مولانا سمیع الحق مدظلہ العالیہ! آج یہ سماں دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اور پھر بزرگوں کی یاد تازہ ہوئی اور میں توقع رکھتا ہوں انشاء اللہ اسکے بعد جو پروگرام ہوگا وہ انشاء اللہ اس سے بھی اچھا اور بہتر ہوگا اور جو ہمارے دوست اور احباب حضرات جو کسی وجہ سے حاضر نہ ہوسکے انشاء اللہ آئندہ پروگرام میں وہ بھی حاضر ہونگے میری ذاتی خواہش ہے کہ صرف ہم نہیں بلکہ ہمارے اور بھی جیسے بریلوی حضرات اور مسلک اہل حدیث حضرات اگر انکو بھی شامل کر لیا جائے تو اسمیں اور بھی طاقت پیدا ہوگی اور یہ جو امریکہ کے ایجنٹ ہیں انکو انشاء اللہ جرات نہیں ہوگی ہاتھ ڈالنے کی اور وزیر داخلہ معین الدین حیدر صاحب جو نئے حکمران آئے ہیں انکو ذرا اپنی سابقہ پیش روں کا حال معلوم ہونا چاہیے اور ان سے سبق حاصل کرلیں کہ بھائی؟ امریکہ ان سے بھی وہ کام لینا چاہتا تھا جو ان سے لے رہا ہے اب دیکھئے بھٹو کہاں گیا؟

حکمرانوں کو دینی مدارس سے دشمنی

اور جو تازہ تازہ حکمران نواز شریف اور شہباز شریف یہ بد بخت شہباز جب صدر کلنٹن سے آخری ملاقات کر کے آیا تو اس نے اس سے کہا کہ بہت جلد آپ دیکھیں گے کہ پاکستان میں داڑھی آپ کو نظر نہیں آئیگی اس بے غیرت سے پوچھو کہ تم کیسے مسلمان ہو؟ کیا گارنٹی دیتے ہو اللہ کی طرف سے، دیکھو کہ یہ خود کہاں ہے اور نواز شریف کہاں ہے جس دن پرویز مشرف نے اور ٹیک کیا اسی دن شام کو پروگرام تھا ملک کے بڑے بڑے اداروں پر اور ٹیک کرنے کا تجاویز ہو چکی تھی لیکن اللہ رب العزت نے کرم فرمایا تو ابھی آپ حضرات اس اتحاد کی برکت سے اسکو جرأت نہیں ہو گی یہ سب امریکہ کی طرف سے ہے اور یہ جو آپ وہاں رہے اور وہ صرف دو چار گھنٹے دیکر وہ اس لیے آیا تھا کہ انکو کیسے ختم کرنا ہے اور اس طریقے سے اب بعض ہمارے لیڈر باہر بھی گئے ہیں جیسے مصر ترکی وغیرہ گئے کہ وہاں تم کئی مولویوں کو ختم کیا ہے یہ پروگرام تیار ہے لیکن آپکی اتحاد اور اتفاق کی ضرورت ہے اور یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے اور پھر انشاء اللہ آئندہ بھی ہمارے جتنے دوست بھی اور دیگر بھی ان سے بھی اور میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ لوگ اب بھی تیار ہیں اب انشاء اللہ ہر قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

اتحاد اور اتفاق کی ضرورت

اب تھوڑا ہی عرصہ ہوا اہل تشیع کے ساتھ مسئلہ ایسے الجھا کہ حالات ایسے ہوئے کہ وہاں پورے دیو بندی، بریلوی اور اہل حدیث تینوں مکتب فکر نے پورے شہر میں ہڑتال کی اپیل کی اور تینوں متفق ہو کر ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر شہر میں نکلے ایک عجیب سا منظر تھا اور انتظامیہ بھی حیران ہو رہی تھی اور شیعوں کو جگہ نہیں مل رہی تھی کہ باہر کیسے نکلے؟ اب ہمیں اتحاد اور اتفاق کی ضرورت ہے ایجنسی ہے جو استعمال کرتی ہے تو میری

یہی درخواست ہے کہ یہ ماحول ہر جگہ پیدا ہو اور ملکی سطح پر بھی ایسی ماحول کو پیدا کیا جائے یہ ایک سفید بد بخت بے دین ''لابی'' مرزائی ہیں یا شیعہ ہیں اکثریت آپکی ہے ۹۹ فیصد اور ان پر وہ حکمرانی کرنا چاہتے ہیں اگر آپ متحد اور متفق رہے تو انشاء اللہ بہت جلد آپ دیکھیں گے کہ انکا نام ونشان تک مٹ جائیگا یہ سب دراصل امریکی اور دوسری یہودی لابیاں ہیں جو حرکت کر رہی ہیں میری یہی درخواست کہ آپ حضرات متحد اور متفق رہے اللہ ہمارا حامی اور ناصر ہے اور جو بزرگ فیصلہ فرمائیں گے انشاء اللہ ہم بروقت اس کے لئے تیار ہیں آپ حضرات بھی اپنے بزرگوں اور اسلاف کے طریقوں پر چل کر کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہوں۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب

مولانا قاضی عبداللطیفؒ صاحب

نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان

مولانا قاضی عبداللطیف صاحب

تعارف

مولانا مدظلہ بقیۃ السلف دارالعلوم دیوبند کے فاضل شیخ الحدیثؒ کے ارشد تلمیذ عمر بھر جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے حضرت مفتی محمودؒ کے ساتھ اوران کے بعد ناچیز کے جماعتی کاموں میں قائدانہ مشفقانہ رہنمائی فرمائی، اللہ نے نہایت حکیمانہ سوجھ بوجھ سے نوازا، جماعت کیلئے ان کا وجود ''دماغ'' کی حیثیت رکھتا ہے جمعیۃ کے سنئیر نائب امیر کے ساتھ سرحد کے امیر اور بعد میں تشکیل دیئے جانے والے متحدہ مجلس عمل کے بھی صوبائی امیر رہے، کلاچی کے قاضی خاندان کے ستون اور بقیۃ السلف قاضی عبدالکریم مدظلہ کے برادر اصغر اور دست راست ہیں سینیٹ کے رکن رہے اور ہم دونوں نے ۸۵ء میں سینیٹ میں مشترکہ طور پر شریعت بل پیش کیا۔

مدارس دینیہ کی دشمنی کا سلسلہ

صحبت صالح کے فوائد

خطبہ مسنونہ کے بعد! معزز علماء کرام! آپ کی زیارت کیلئے ہم حاضر ہوئے تھے علماء کے اجتماع میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوتی ہیں۔

حضرت تھانویؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت! اگر ایک شخص قرآن کریم اور اسکی ساری تفسیر اور اصول تفسیر حدیث اور اصول حدیث فقہ اور اصول فقہ یہ سب کچھ جانتا ہو اور سب کا ماہر ہو تو پھر بھی اسکو ضرورت ہے کسی نیک آدمی کی صحبت کی آپ نے فرمایا کہ علم کے لحاظ سے تو اسے ضرورت نہیں ہوگی لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ معلومات حاصل کرنے کے بعد کیا وہ صحابی بن جائے گا؟ اس نے کہا حضرت صحابی تو نہیں بنے گا اس نے کہا کیوں عرض کیا کہ اسکو صحبت حاصل نہیں ہے فرمایا اچھا صحابی تو نہیں بنے گا تابعی بن جائے گا پھر وہی جواب تھا تبع تابع بن جائے گا اس نے کہا نہیں حضرت وہ کیوں بنے گا تو آپ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت کا کوئی اپنا مقام ہے صرف علم اور معلومات کی نہیں ہے بہر حال یہاں بہت سے بزرگوں نے آنا تھا تو ہم بھی اس لحاظ سے حاضر ہوئے تو کہ انکی زیارت ہو جائے گی اور یقین کیجئے کہ اللہ تعالیٰ

اس مجلس کی برکت سے جس طریقے سے حدیث مبارک میں آتا ہے کہ بعض لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے فتنے روکے ہوتے ہیں تو انشاء اللہ علماء کے اجتماع کی وجہ سے یہ فتنہ روکے گا۔

مدارس دینیہ کی دشمنی صرف آج کی بات نہیں

جہاں تک فتنے کی بات ہے تعلیم کے خلاف یہ آج کی بات تو نہیں حضور ﷺ کے زمانہ میں منافقین نے کہا کہ لَا تُنفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حضور علیہ السلام کے ساتھ جو بیٹھنے والے ہیں پڑھنے والے ہیں ان پر تم خرچ مت کرو تا کہ یہ بکھر جائیں گے خود بخود ختم ہو جائیں گے ان کو یہی خیال تھا کہ جب انکو کچھ نہیں ملے گا تو یہ کہاں سے کھائیں گے کہاں سے مانگیں گے اور پھر طعنے دیے جاتے تھے علما کو کہ یہ گداگر ہیں مانگنے والے ہیں گداگری ہم نے ضرور کی ہے لیکن کس کے لئے کی ہے یہ بھی تو بتلایا جائے، ہم گداگر بھی لیکن گداگری ہم نے کی ہے تمہارے بچوں کو پڑھانے کے لئے ہم نے جب اپیل کی کہ اپنے بچوں کو ہمارے پاس بھیجو، ملا کوئی قومیت نہیں ہے کوئی خاص طبقہ نہیں ہے جس نے قرآن وحدیث پڑھ لیا وہ ملا بن گیا اور اگر ہم مانگنے والے ہیں کیا تم نہیں مانگتے ہو......

مانگنے والا گدا ہے مانگے صدقہ یا خراج
کوئی مانے یا نہ مانے شاہ و سلطان سب گدا ہیں

تم ٹیکس کے نام سے مانگتے ہو کھیلوں کرکٹ کے میچوں کے ناموں سے مانگتے ہو اور تماشوں کے ذریعے سے مانگتے ہو پھر وہ خرچہ کرتے ہو تو یہ بھی تو بتلاؤ کہ وہ کیا کرتے ہو جو آپ کرتے ہو اس کا تو حساب دو ہم نے قوم سے ضرور مانگا۔

مدارس کے لئے چندہ مانگنا کارِ بے ثمر نہیں

لیکن کہا کہ خدا کے نام سے دو اور جب للّٰہیت کی وجہ سے دو گے وہ دنیا میں بھی کام آئے گا اور آخرت میں بھی کام آئے گا لیکن انکا دیا ہوا نہ دنیا کے کام کا ہے نہ قبر کے کام کا ہے نہ آخرت کے کام کا ہے مانگا تو انہوں نے بھی ہے اور اب کہتے کیا ہے کہ جو ٹیکس نہیں دے گا تو ہم فوج کے ذریعے وصول کریں گے ہم مجموعی طور پر ٹیکس کے خلاف نہیں ہیں حکومت چلانے کیلئے ٹیکس ہو لیکن ہمیں بتلایا جائے کہ ٹیکس جو لیا جاتا ہے کہاں خرچ ہوتا ہے وہ بھی تو ہمیں بتلایا جائے دن بدن ہم تباہ ہو رہے ہیں کسی کو کھانے کو نہیں ملتا، پہننے کو نہیں ملتا ہے، نہ رہنے کو ملتا ہے جو قرضے باہر سے آتے ہیں اربوں نہیں کھربوں کے قرضے تو یہ کہاں چلے جاتے ہیں اور کس طریقے سے خرچ ہو جاتے ہیں ہمیں وہ بھی بتلایا جائے اب یہ بات کہ ٹیکس لیں گے ٹیکس ضرور لو ہم ٹیکس کے نہیں غنڈہ ٹیکس کے مخالف ہیں اگر آپ ہمیں اس متعلق معلومات نہیں دیں گے ہمیں بتلائیں گے نہیں کہ یہ ٹیکس کہاں خرچ ہوا کیسے خرچ ہوا تو ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے یہ کہ غنڈہ ٹیکس ہے اگر غنڈہ ٹیکس بدمعاش وصول کرتا ہے تو یہ حکومت بدمعاشی کرتی ہے بہر حال میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس نظام کو مٹانا نہیں ہے ہم نے مدارس کیلئے چندے مانگ کر آپ کے بچوں کی پرورش کی ہے دفاتر کے اندر ہمارے لوگ نہیں انکے پڑھے ہوئے لوگ ہیں جن سے تمام لوگ جو دفتر سے نکلتا ہے گالی دیتا ہے دینی مدارس کون پیدا ہوئے ہیں کس طریقے سے پیدا ہوئے ہیں یہ ہمارے مدارس کے طلباء ان چٹائوں پر بیٹھنے والے طلباء ان شیوخ کرام کے سامنے دو زانوں بیٹھنے والے طلباء دفتروں میں نہیں کسی دفتر میں بھی نہیں ہیں سارے دفتروں کے اندر کون چھائے ہوئے ہیں یہ کالجیٹ ہیں، یونیورسٹی والے ہیں یہ جدید تعلیم والے ہیں ہمیں جو ترغیب دلا رہے

ہیں کہ ہمارا نصاب قبول کرو اس کی کوئی برتری تو بتلاؤ اس کی خوبی تو بتلاؤ جو بھی دفتر جاتا ہے تو جب نکلتا ہے تو گالی دے کر نکلتا ہے اور کہتا ہے کہ بدمعاشوں کے پلے پڑ گئے ہیں یہ کیا مصیبت ہے اقبال بیچارے نے ۳۶ میں کہا تھا......

تخم دیگر بکف آریم و بکاریم زنو
کانچہ کشتیم زخجلت نتواں کرد درو

جو کچھ ہم نے کاشت کیا تھا تو شرمندگی سے اس کو کاٹ نہیں سکتے ہیں کٹائی نہیں کر سکتے آج ہمارے دفتروں کے اندر جو لوگ بیٹھے ہیں وہ کون ہیں؟

مولانا قاسم نانوتویؒ نے مدرسہ کیوں قائم کیا؟

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے جب مدرسہ قائم کا تو پوچھا گیا کہ حضرات! اب اسکی ضرورت کیا پڑے گی آپ نے فرمایا اس وقت اسکی ضرورت کیا پڑے گی پھر تم اس وقت ان لوگوں کو سمجھ نہ سکو گے اس کی ضرورت پڑ جائے گی آج ڈیڑھ سو سال کے بعد اس کی ضرورت پڑھی ان نوجوانوں نے جو یہاں چٹائیوں پر بیٹھ کر پڑھا تھا جنھوں نے روس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا یہ نوجوان جو یہاں پڑھے ہوئے تھے یہ غالباً بلوچستان کے آخری حصہ مکران کے لوگ دارالعلوم دیو بند میں انہوں نے دورحدیث پڑھا دورحدیث پڑھنے کے بعد ان کو کہا گیا تھا کہ دہلی کے ساتھ ایک بستی ہے نظام الدین وہاں ایک بزرگ رہتا ہے مجذوب صاحب ان سے دعا بھی لے لو دیو بند کے اکابر علماء الحمدللہ دعاؤں کے قائل ہیں تو وہاں چلے گئے تو حضرت مولانا الیاسؒ سے ملے اور کہا حضرات ہم دعا لینے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہ دعا لینے کے لئے آپ تو آئے ہیں تو جب میری جماعت کے لوگ آپ کے پاس آجائے تو انکی نصرت کرنا......

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

وہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جو دیوبند سے دعا مانگنے کے لئے آئے تھے کہ یہاں تو کوئی ان کی بات نہیں سنتا اور ہمیں کہتا ہے کہ مکران میں جب میری جماعتیں آئے تو انکی نصرت کرنا اب وہ کہہ رہے تھے کہ ۸۰،۸۵ سال بعد لوگ آرہے ہیں بستر کندھوں پر اُٹھائے ہوئے اور کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت والے ہیں آج ان مدارس کے اندر پڑھے ہوئے لوگوں نے ایک ٹکڑے پر حکومت قائم کردی جس سے آج ساری دنیا لرزا براندام ہے کہ کیا مصیبت بن گئی ہے افغانستان کے اور ان لوگوں کی جماعت ہے ان لوگوں کی پروردہ ہے انکی تربیت یافتہ ہے آج دوست دشمن سب تسلیم کرتا ہے کہ افغانستان کے اندر مثالی امن قائم ہے لیکن آج میں کہتا ہوں کہ اکیسویں صدی میں داخل ہونے کا وقت آگیا ہے۔

ٹیکنالوجی سے کوئی نہیں بچ سکتا

ہمارے کالجیٹ ، یونیورسٹی والے یہ سب حضرات کہتے ہیں کہ ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے نئی صدی میں داخل ہورہے ہیں اس لئے اکیسویں صدی کے اندر ہم ڈسے گئے ہیں لہذا اسلحہ تیار کریں میں بھی کہتا ہوں کہ خدا کے حکم کے مطابق وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (الانفال) اسلحہ تیار کرو ضرور کرو لیکن اسلحہ کی بات نہیں ہے روس کو اسلحہ نہیں بچا سکا آج وہ حیران ہیں کہ بنے ہوئے ایٹم بم کس طریقے سے تباہ کرے انکو کیسے ختم کیا جائے؟ انکو جدید اسلحہ نہیں بچا سکا آسمانوں میں اڑنے والا اسے نہیں بچا سکا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بچانے کی بات کوئی اور ہے میں تقریر زیادہ لمبی نہیں کرونگا زیادہ مثالیں نہیں دوں گا۔

اکیسویں صدی میں ہم کیا کریں؟

اکیسویں صدی میں داخل ہونے کی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنا تشخص لے کر

جائیں ہم دنیا کے سامنے اپنا نظام لے کر جائیں اقوام متحدہ کی رپورٹ ہے کہ ایشیاء کے اندر ۸۰ فی صد آبادی وہ ہے جو ایک دن کے اندر ایک ڈالر کماتا ہے اسے وہ اپنی پرورش اور بچوں کی پرورش بھی کرتا ہے، کھانا بھی کھاتا ہے، لباس بھی پہنتا ہے، مکان بھی بناتا ہے، یہ غریب کہاں جائے گا روس کا نظام ختم ہو گیا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا امریکہ کے خلاف ابھی سے اسکے ملک کے اندر جلوس نکل رہے ہیں سرمایہ دارانہ نظام اس وقت ناکام ہو چکا ہے ابھی غریب دنیا کہاں جائے گی اس لئے وہ دھڑا دھڑ اسلام کی طرف آ رہے ہیں اور اسلام کی تعلیم کی طرف آ رہے ہیں لیکن افغانستان نے انہیں عملی نمونہ بھی دکھلا دیا کہ امن بھی اسی میں ہے، حقوق بھی اس میں ہیں جان و مال کی حفاظت سب کچھ اسی میں ہے اور عزت بھی اسی میں ہے اور مساوی حقوق ملنے کی ضمانت بھی اسی میں ہے افغانستان یہ دکھلا رہا ہے اب اس تشخص کے ساتھ ہم جب اکیسویں صدی میں داخل ہوں گے یہ ۸۰ فیصد آبادی جو ایشیاء کی ہے وہ ساری کی ساری آپ یقین کیجئے جس کو کھانا پہننا نہیں ملتا اور رہنا نہیں ملتا وہ اسلام کی بہار لے کر آئیں گے تو اسلئے انقلاب آپ کے ہاتھ میں ہوگا اور یہی وہ ہے کہ آج امریکہ لرز رہا ہے آج روس لرز رہا ہے ساری یورپی دنیا لرز رہی ہے جنہوں نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے ان کا حشر کیا ہے ہمارے پاس دولت کی کمی نہیں ہمارے پاس افراد کی کمی نہیں اسوقت دنیا میں چوتھا حصہ ہم ہیں چھ ارب آبادی میں ایک ارب پچیس کروڑ آبادی ہماری ہے اور دنیا کے دولت کے جتنے وسائل ہیں ان میں سے آدھے کے مالک ہم ہیں پیٹرول ہمارا ہے ڈیزل، سونا، گیس، بجلی، لوہا، ایلومینیم ہمارا ہے جس سے جہاز بنتا ہے، جس سے سارا اسلحہ بنتا ہے یہ سارا ہمارا ہے اور اسی پر قبضہ جمانے آج امریکہ ہم پر دباؤ ڈال رہا ہے امریکہ کی قومی سلامتی کونسل اس کی رپورٹ ہے کہ اکیسویں صدی میں دو جنگ عظیم ہوں گی ایک مشرق وسطیٰ میں اور دوسری کوریا

میں ان کی یہ رپورٹ ہے اب امریکہ وہ تیاری کر رہا ہے ہمارے نظام کو ختم کرنے کے لئے، دینی مدارس کیساتھ انکی دشمنی نہیں ہے بلکہ اس کی دشمنی دین کیساتھ ہے آج مدارس کیساتھ انکی دشمنی نہیں ہے دین کے ساتھ دشمنی ہے آج جوانہوں نے اپنا نظام بنایا ہے، اپنا نصاب بنایا ہے اسکو بھی تو دیکھو کہ اسلامیات میں سے کتنی آیات قرآنی نکال دی ہیں یہ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ ۸۸ء سے لیکر ۲۰۰۰ء تک جتنے مقدمات بنے ہیں اس میں دینی جماعتوں کا کوئی فرد شامل نہیں ہے، کوئی مولوی نہیں سب یہ چور ہیں اب چور اگر قانون بناتا ہے تو اپنے لئے راستہ کیوں بند کرے گا، دینی جماعتوں اور دینی مدارس کی اللہ حفاظت کرے گا۔

سکولوں کے نصاب سے قرآنی آیات کا اخراج

اس کو بھی تو دیکھو آٹھویں جماعت کا دسویں جماعت کا جو نصاب ہے اس سے بھی انہوں نے قرآن کو مسخ کر دیا ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ان کو جماعتوں سے نہیں ہے دینی مدارس سے نہیں ہے دین سے پھیر ہے اور تم نے تو اپنا نصاب بنالیا ہے اللہ کے قانون کو بھی چھیرتے ہو آپ نے اپنے نصاب کے اندر کیا بنایا ہوا ہے جو کچھ آپ نے بنایا ہوا ہے وہ سب کو معلوم ہے سب یہ چور ہیں جتنے بھی مقدمات بنے ہیں وہ تمام دینی مدارس والوں کے علاوہ لوگوں پر بنے ہیں الحمدللہ ان میں کوئی مولوی نہیں ہے۔

قرآنی علوم کی ترویج واشاعت

چین کے اندر کرپشن والا پکڑا گیا اور اسے سزائے موت ملی یہاں کیا ملا ہے کس کو ملا ہے بہر حال میں نے آپ کا وقت زیادہ لے لیا ہے انشاء اللہ جو دینی مدارس ہیں اللہ تعالیٰ کی حمایت ان کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ کی امداد کے ساتھ ہیں فقیر اللہ صاحب ساہیوال والے ان کے بیٹے ان کے پاس آئے کہ حضرت! اساتذہ کی تنخواہ نہیں ہیں توجہ

فرمایئے تو آپ نے پوچھا کہ ایسی کوئی مسجد ہیں جس میں حافظ نہ ہو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم بھائی ایک دوسرے کو دکھانے لگے ہم نے کہا کہ حضرت! ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اپنے مدرسین کی تنخواہ نہیں ہیں فرمایا کہ تم سمجھے نہیں ہو قرآن کی خدمت زیادہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ امداد زیادہ کرے گا مولانا شیخ الہند کا قول ہے کہ قرآن کو عام کرو اللہ تعالیٰ ان کی حمایت فرمائے اور دینی جماعتوں اور دینی مدارس کی حفاظت کرے۔

وآخر دعونا أن الحمد للہ رب العالمین

خطاب

مولانا زاہد الراشدی صاحب

مدیر ماہنامہ الشریعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

مولانا زاہد الراشدی صاحب

تعارف

برادر محترم ومکرم علم وفضل تحریر وتقریر تدریس وخطابت تصنیف وصحافت جیسے تمام صلاحیتوں سے آراستہ ہیں، زندگی بھر جمعیۃ علماء اسلام کے فورم سے اعلیٰ خدمات سرانجام دیتے رہے، دیگر دینی وملی پلیٹ فارموں سے بھی سرگرم عمل رہے، سیاسی اور جماعتی سرگرمیوں، قراردادوں اور رپورٹوں میں ان ہی پر نظر پڑتی ہے جماعت کے دھڑوں میں تقسیم کے بعد حضرت درخواستی اور ناچیز کے شانہ بشانہ کھڑے رہے اور بھرپور دفاع بھی کرتے رہے، جس کا ثبوت انکے خطوط میں مدلل تحلیل وتجزیہ اور مضبوط دفاع کے شکل میں موجود ہے اور ان مکتوبات کے ذریعہ تاریخ بھی محفوظ ہو رہا ہے اور یہ ایک طرح جمیعۃ (س) کے دینی جدوجہد شریعت محاذ عورت کی حکمرانی ''ملی یکجہتی کونسل ''شریعت بل کی تحریک وغیرہ کا ریکارڈ ہے، جمیعۃ کے موقف اور پالیسیوں پر انکی یہ خودنوشت خود ان پر اور انکے بعض رفقاء پر شاھد عدل اور سوالیہ نشان ہے کہ یکایک وہ اپنی جماعت سے شریعت بل کے معرکہ کے نقطۂ عروج پر ہمیں تنہا چھوڑ گئے بہرحال موصوف کی تگ وتاز میں کمی نہ آئی، دینی درد و جذبہ انہیں مغربی ممالک تک لے گئی اور دور جدید کے نئے تقاضوں کی طرف ساتھیوں کو توجہ دلاتے رہے۔ اس وقت الشریعہ کے نام سے ایک وقیع پرچہ چلا رہے ہیں اور بوقت ضرورت اب بھی ہماری ہر پکار پر تعاون سے دریغ نہیں کرتے۔

دینی مدارس میں
مداخلت بیرونی ممالک کی سازش

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وأصحابہ أجمعین أما بعد!

آغاز سخن

حضراتِ اکابر، علماء کرام، محترم بزرگو، دوستو، بھائیو اور ساتھیو! مفصل اور تفصیلی گفتگو کا موقع نہیں صبح سے مدارس کے تحفظ کے حوالے سے حکومت کے اعلانات کے حوالے سے بڑے بڑے اکابر اور علماء کرام نے تقریباً اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر لیا اور تمام باتیں کم وبیش کہہ دی ہیں کسی اور بات کی ضرورت نہیں ہے۔

مدارس میں مداخلت بیرونی جنگ کا حصہ

البتہ یہ جس تناظر میں موجودہ حکمران مدارس کی نظام میں مداخلت کی بات کر رہے ہیں اس تناظر کو تھوڑا سا واضح کرنے کیلئے میں دو حوالے دینا چاہوں گا کہ یہ اصل کش مکش کیا ہے اصل لڑائی کیا ہے؟ یہ پاکستان کی داخلی جنگ نہیں ہے یہ مسئلہ ہمیں بھی

درپیش ہے، یہ مسئلہ بنگلہ دیش کے مدارس کو درپیش ہے، یہ مسئلہ ہندوستان کے مدارس کو درپیش ہے، یہ مسئلہ برما کے مدارس کو درپیش ہے، یہ مسئلہ نیپال کے مدارس کو درپیش ہے اس پوری جنوبی ایشیاء کے مدارس کو یہ مسئلہ درپیش ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آج اسلام اور عالمی استعمار کی کش مکش دن بدن ایک واضح جنگ کی شکل اختیار کرگئی ہے اور کرتی جا رہی ہے اس میں عالمی استعمار، مغربی نظام امریکہ اور اس کی کیمپین اور عالم کفر یہ بات عالمی تجزیے کی بنیاد پر طے کر چکا ہے کہ اس کش مکش میں اسلام کا سب سے مضبوط مورچہ یہ دینی مدارس ہیں۔

مسجد مکتب اسکیم سے ورلڈ بینک کو بنیاد پرستی کا خطرہ

میں اس پر صرف دو حوالے دونگا ایک تو ہمارے ملک کا ہے آپ کو یاد ہوگا کہ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں ایک سکیم شروع کرنے کا اعلان کیا گیا تھا ''مسجد، مکتب سکیم'' کہ ملک میں خواندگی کا تناسب اور تعلیم بڑھانے کیلئے پرائمری سکول مسجدوں میں بنائے جائے اس میں بہت سی آسانیاں تھی کیونکہ مسجد موجود تھی کہ سکول پڑھیں گے سارا قرآن بھی پڑھ لینگے عمارتوں کی زیادہ ضرورت نہیں پڑے گی بجٹ کا مسئلہ بھی تھا اور یہ بہت بڑی سکیم تھی کہ ملک کے تقریباً تمام مسجدوں میں پرائمری سکول کھول دیئے جائیں کہ بچے قرآن پاک بھی پڑھیں اور پرائمری تک تعلیم بھی حاصل کریں لیکن کچھ عرصہ چلنے کے بعد یہ سکیم روک دی گئی تھی یہ سکیم کیوں روک دی گئی؟ یہ سکیم world bank ورلڈ بینک کے کہنے پر world bank نے باقاعدہ پاکستان کی وزارتِ تعلیم کو لکھا کہ یہ سکیم جو تم شروع کر رہے ہو ہم تو اس وقت سے اس بات سے پریشان ہیں کہ ملک میں مسلمان بچوں کا ایک بہت بڑا تناسب مسجد سے ہو کر سکول میں آتا ہے اور سکول سے ہو کر مسجد جاتا ہے اور اس کے ذہن میں بنیاد پرستی بیٹھی ہوئی ہوتی ہے وہ ان کے

نزدیک دس یا بیس فیصد بچے ایسے ہوتے ہیں جو مسجد سے ہو کر سکول میں آتے ہیں اور سکول سے ہو کر مسجد جاتے ہیں اور سب سے پہلے بنیاد پرستی کا سبق سیکھتے ہیں پھر آ کر دوسری سبق کی طرف آتا ہے اور تم ملک کے باقی سارے بچوں کو مسجد سے گزار کر سکول میں لا رہے ہو تو اتنے سارے بنیاد پرستوں کو کون کنٹرول کرے گا اس بنیاد پر world bank کے کہنے پر ''مسجد، مکتب سکیم ختم'' کی گئی کہ بچہ سکول کی تعلیم بھی مسجد میں حاصل نہ کرے تا کہ وہ نماز نہ دیکھے وہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل نہ کر سکے اور مولوی کے ساتھ مانوس نہ ہو خطرہ اس بات کا تھا کہ بچوں کا ایک بڑا تناسب مسجد کے ماحول سے گزر کر تین چار سال گزار کر زندگی کی دوڑ میں داخل ہوگا اور بنیاد پرستی ان کے دماغ میں بیٹھ جائے گی ہمیں اس قوم میں بنیاد پرستی کا تناسب کم کرنا ہے بڑھانا نہیں ہے اس بنیاد پر ورلڈ بینک کے کہنے پر ''مسجد مکتب سکیم'' ختم کر دی گئی آپ اس سے انداز کریں کہ مسجد اور مدرسہ قرآن پاک کے مکاتب اس کے معاشرتی کردار کے حوالہ سے بین الاقوامی ادارے اور ہماری ریاستیں کس قدر حساس ہیں؟

بینظیر کی نگاہوں میں تمام مسائل کا حل مذہب اور ریاست کی علیحدگی

دوسرا حوالہ ابھی میں عرض کرونگا ابھی گزشتہ ہفتے تقریباً دو ہفتے ہوئے ہیں آکسفورڈ میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں ایک مذاکرہ ہوا ہے اس عنوان پر کہ ''کیا اسلام اور مغرب آپس میں اکٹھے چل سکتے ہیں'' یہ عنوان ہے کہ ''اسلام اور مغرب میں بقائے باہم ممکن ہے'' اس میں پاکستان سے دانشور کے طور پر مہمان کے طور پر جو مقرر تھا جو مہمان تھیں محترمہ بینظیر بھٹو انہوں نے تجزیہ کرنا تھا ایک مسلمان اور مہمان مقرر کے طور پر کہ اسلام اور مغرب کے درمیان بقائے باہم ممکن ہے؟ اس میں بینظیر بھٹو صاحبہ نے جو بات کی اصولی بات وہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں صرف یہ بات بتانے کیلئے کہ جنگ کا

سر چشمہ کہاں ہے لڑائی کہاں ہے اس کا تناظر کیا ہے؟ محترمہ بینظیر بھٹو کہتی ہے ان مغربی دانشوروں کے سامنے صورتحال کی وضاحت کرتے ہوئے جو جملہ جنگ نے شائع کیا ہے کہ اصل قصہ یہ ہے کہ مغرب میں چرچ اور ریاست کی جنگ بہت پہلے جیت چکا ہے ہم ابھی یہ جنگ نہیں جیت سکے کہ ریاست کے معاملات میں چرچ کا کوئی دخل نہیں، پادری کا کوئی دخل نہیں، بائبل کا کوئی دخل نہیں، خدا کا کوئی دخل نہیں، ریاست کے معاملات ریاست ہمیشہ خود طے کرے گی بائبل ،گاڈ ، چرچ ،پادری یہ اپنے معاملات مسجد میں رکھے یہ لڑائی مغرب نے جیت لی ہے اور ہم ابھی ابتدائی مرحلے میں ہیں ہم یہ جنگ ابھی نہیں جیت سکے اور ہم یہ جنگ نہ جیت سکتے ہیں۔

ترکی کی ناکام کوششیں

ہمارے تمام تر مسائل کی اصل بنیاد ہے اور یہ بات ٹھیک ہے میں نے یہ بات اس لئے عرض کی کہ لڑائی کا اصل میدان کہاں ہے اور کیا ہے؟ یہ عالمی جنگ ہے جس کو کلچر وار کہتے ہیں اس میں پورا کفر ایک طرف ہے اور پوری دنیا کے مسلمان حکومتیں ایک طرف اور یہ دینی مدرسہ ایک طرف اب پھر پوزیشن سمجھئے میں نے محترم بینظیر بھٹو صاحبہ سے سوال کیا کہ ٹھیک ہے آپ کہتی ہیں کہ موجود مسائل کا بنیاد یہ ہے کہ ہم مسجد کو ریاستی کردار سے اور اجتماعی کردار سے بے دخل نہیں کر سکے اور ہمارے ملک میں اب بھی مسجد ہمارے تمام معاملات میں دخل دیتی ہے کہ حکومت ایسی ہونی چاہیے سیاست ایسی ہونی چاہے اب وہ اجتماعی کردار سے دستبردار نہیں ہوئی اس وجہ سے ہمارے موجود مسائل دنیا کے اندر مسلمان ترقی نہیں کر رہا ترقی میں پیچھے ہے، سائنس میں پیچھے ہے، تو میں نے اس سے سوال کیا کہ محترمہ! یہ بتائے کہ ترکی نے 75 سال ہوئے سن 24 میں ترکی نے مسجد کو شکست دے دی تھی ترکی نے مذہب کو ملک سے نکال لیا تھا مذہب کے اجتماعی

کردار کو ختم کر دیا تھا اور آج بھی ۷۵ سال گزرنے کے باوجود ترکی قوم معاملات میں مذہب کی بات سننے کو تیار نہیں ہے آج بھی کئی صدیاں گزرنے کے بعد بھی ترکی کا صدر علی الاعلان کہتا ہے کہ قرآن پاک کی 230 آیتیں منسوخ ہیں قابل عمل نہیں ہیں کیونکہ وہ آتاء ترک کے فلسفے (کمال ازم) سے ٹکراتی ہیں اس درجہ میں کہ قرآن پاک کی آیات کو منسوخ کر کے ترکی نے مسجد کو بے دخل کر دیا ہے اجتماعی معاملات سے مذہب کو نکال دیا سیکولر نظام کو نافذ کیا آپ بتائیں اس ۷۵ سال میں ترکی نے کتنی ترقی کر لی ہے سیاسی لحاظ سے معاشی لحاظ سے کون سی ترقی کر لی ہے ترکی کو تو یورپ ابھی تک اپنی یونین کا ممبر بنانے کو تیار نہیں اس ساری قربانیوں کے باوجود جو قربانی تم دے رہے ہو اور جو ہمارے حکمران دے رہے ہیں کہ مذہب کو سیاست معاشرت سے الگ کر دو تو یورپ ہمیں قبول کر لے گا یورپ نے ۷۵ سال میں ترکی کو قبول نہیں کیا ترکی نے قرآن پاک کو نکالا خلافت کو ختم کیا، جہاد کو ختم کیا، مسجدیں بند کیں، مدرسے بند کیے، دین کی ہر چیز کو اکھاڑ کر باہر پھینک دیا اتنی بڑی قربانی کے باوجود ۷۵ سال ہوئے ترکی درخواست لئے کھڑا ہے کہ یورپی یونین میں بطور ممبر شامل کیا جائے یورپ آج اسے بطور رکن شامل کرنے کو تیار نہیں ہے یہ باتیں میں نے اس لئے عرض کی کہ لڑائی عالمی پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور اس کا ایک بڑا مورچہ ہم ہیں اس لئے ہمیں اپنی صف بندی اس پوری صورتحال کو سامنے رکھ کر اپنے مقام اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنی صف بندی کرنی ہے تا کہ اپنی لڑائی کو صحیح طریقے سے لڑ سکیں یہ کوئی نئی بات نہیں یہ اجتماع تحفظ مدارس وفاق کی ذمہ داریاں حکومت کے اعلانات حسابات کی چیکنگ دینی مدارس میں مداخلت یہ آج کی بات نہیں ہے یہ ہر حکومت کرتی ہے۔

مدارس میں مداخلت ہرگز برداشت نہیں

آپ کو یاد ہوگا کہ بھٹو کے دور میں یہ اقدام صوبہ سرحد میں عملی طور پر کیا گیا تھا معراج العلوم پر قبضہ کرنے کا اعلان کیا گیا تھا اور پنجاب میں نصرت العلوم پر قبضے کا اعلان کیا گیا تھا اور اس وقت تمام مکاتب فکر کے تمام علمائے کرام نے متحدہ دینی مدارس محاذ بنایا تھا اور نصرت العلوم میں ہم نے مزاحمت کا اعلان کیا تھا گرفتاریاں ہوئی مزاحمت ہوئی مقابلہ ہوا میں خود اس تحریک میں ساڑھے تین ماہ گرفتار رہا ہوں مزاحمت کی پالیسی اختیار کی اور مدارس متحد ہو گئے بھٹو نے اعلان کیا کہ ہم مزاحمت قبول نہیں کرینگے بھٹو جیسی حکومت کو اپنا اقدام اور اعلان واپس لینا پڑا کہ وہی دوٹوک الفاظ میں اتحاد کا واضح اعلان کیجئے اپنی پالیسی گومگو میں نہ رکھیں بلکہ واضح اعلان کر دیں کہ ہم بالکل مسترد کر رہے ہیں ہم اپنے دینی مدارس میں حکومتی اداروں کی کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں کریں گے اور اس کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہیں دینی مدارس کے تمام مکاتب فکر کا ایک ملک گیر قومی کنونشن کا انعقاد کیا جائے۔

وآخر دعونا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب

قاضی نثار احمد حقانی صاحب

خطیب جامع مسجد گلگت

قاضی نثار احمد حقانی صاحب

تعارف

دارالعلوم حقانیہ کے فیض یافتہ ، جامعہ نصرت الاسلام گلگت کے مہتمم ،گلگت بلتستان کی معروف مذہبی وسماجی شخصیت ،ایک رسالہ کی ادارت کی ذمہ داری بھی باحسن طریقے سے نبھار ہے ہیں۔

سب سے مظلوم مدرسے کی آواز

کلمات تشکر

گرامی قدر، عزیزان ملت، مجاہدین اسلام، حاضرین محفل! میں اولاً دیو بند ثانی کے مہتمم جلیل القدر عالم دین مجاہد اسلام مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا دل سے ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے شمالی علاقہ جات کے اس خطے اور پسماندہ علاقہ سے ہمیں نمائندگی سے نواز میں ان کے اور آپ کے سامنے کچھ معروضات پیش کرسکوں جلیل القدر اکابر! میرا تعلق گلگت شمالی علاقہ جات سے ہے اور جامعہ نصرت الاسلام کے ایک خادم کی حیثیت سے یہاں حاضر ہوا ہوں۔

ایک مظلوم مدرسہ

برادران اسلام معزز ین اکابر! میرا تعلق اس خطے سے ہے جہاں پر اس وقت روافض اور آغا خانیوں کی یلغار ہے NGO نے اس علاقہ کو اپنی چراگاہ بنا رکھا ہے اور مدرسہ کے حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ اس وقت ہمارا مدرسہ پاکستان کے سب مدارس میں سب سے زیادہ مظلوم ہے گزشتہ چند مہینوں سے ایک اہل تشیع کے ایک دیوانے اور مجنون کو مار کر مدرسے کیساتھ پہاڑی میں پھینک کر رکھ دیا اور ہمارے مدرسے پر 302 کی دفعہ لگا کر ہمیں اور ہمارے طلبہ کو ہر وقت ہراساں اور پریشان کیا جا رہا ہے

بہرحال میں آپ حضرات سے اس میں آپ سے خصوصی دعاؤں کا طلبگار ہوں کہ اپنی مستجاب دعاؤں میں ہمیں نہ بھولیے ہماری رگوں میں ہماری رگ رگ میں دیوبند کی خون سرایت کرگئی ہے ہم کسی قسم کے طاغوت سے نہ دبے ہیں اور نہ دبیں گے میں آپ حضرات کی خدمت میں ایک گزارش کروں گا کہ وہ ملک جو آپ اور ہمارے اکابر نے بڑی قربانیوں سے حاصل کیا ہے اس میں بھی نام نہاد جمہوریت نام نہاد آمریت مسلط رہی ہے۔

کفری نظام کو جڑ سے نکال پھینکنا اصل ہدف ہے

وہ جمہوریت جس کے بارے میں علامہ اقبال گویا ہے جلیل القدر اکابر! ہمیں ان نظاموں کو جڑ سے نکال اور اکھاڑ کر پھینک دینا ہے جب تک ہم اصلی ہدف حاصل نہ کرلیں اس ملک میں فتنے اسی طرح آرہے ہیں، شعائر اسلام کی توہین کی جارہی ہے مساجد و مدارس پر حملے کیے جارہے ہیں اور آپ اور ہم سب کی فہرستیں بنی ہوئی ہیں اور آپ کے پاسپورٹ کے نمبر حکومت حاصل کرچکی ہے ان کے غلیظ اور گندے سے عزائم ہیں جن اکابر اور آپ حضرات نے خصوصاً امیر محفل مولانا سمیع الحق صاحب نے جس بصیرت کے ساتھ یہ نشست منعقد کی ہے میں ان کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ حضرات اپنی پوری توانیاں مسلح افراد اس عظیم مقصد کیلئے تیار فرمائیں میں اپنی اکابر کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ میں اپنے خطے سے آپ حضرات کی خدمت میں ایک ہزار افراد آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کل پاکستان تحفظ مدارس کے یہ اکابر جو فیصلہ دیں گے ایک ہزار افراد کا قافلہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا آپ حضرات سے گزارش ہے کہ شمالی علاقہ جات کے مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھئے گا اس طرح کے اجتماعات کا انعقاد بہت ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہمارا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب
مولانا فیروز خان صاحب ڈسکوی

مولانا فیروز خان صاحب

تعارف

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما اور جمعیۃ (س) پنجاب کے سینئر نائب امیر اور ڈسکہ میں ایک بڑا مدرسہ چلا رہے ہیں رکن مرکزی مجلس شوریٰ، نہایت معاملہ فہم اور دوٹوک جرأت مندانہ رائے رکھتے ہیں۔

حکومت مدارس دینیہ سے بے فکر رہے

حکومت کو دینی مدارس کی فکر کیوں ستارہی ہے؟

خطبہ مسنونہ کے بعد! ان الدال علی الخیر کفاعله(مسلم:ح ۲۹۶۵) انہوں نے جواجر سمیٹا ہے وہ انہی کا حصہ ہے علماء کرام نے جوتجاویز پیش کیں وہ مفید ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت ان دینی مدارس میں دلچسپی لے رہی ہے ان کو ہماری اصلاح کی فکر کیوں پڑی ہے؟ نہ ان سے ہم پیسہ لیتے نہ ہم روزگار کیلئے گئے ہیں اور نہ ملازمت کیلئے کوئی درخواست دی ہے کہ ہماری حالت پتلی ہورہی ہے ہمیں کوئی ملازمت دو روزگار کا سلسلہ پیدا ہی نہیں ہوتا ہے ہمارے پاس دھڑا دھڑ لوگ آتے ہیں کہ بھائی! ہمیں حافظ اور قاری دے دیں ہمارے پاس اتنے آدمی ہی نہیں کہ انکو دے دیں آخر ان کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ ہمارے مدارس میں یہ لوگ دلچسپی لے رہے ہیں؟ انکو مصیبت یہ پڑی ہے جب پاکستان بنا علماء نے انکا ساتھ دیا اس وجہ سے کہ یہاں اسلام قائم ہوگا لیکن یہاں دوسرا فرقہ منافق تھا اس کا مقصد ہی نہیں تھا بلکہ مقصد یہ تھا کہ وہاں ہندوں لوٹے اور یہاں ہم لوٹیں؟ اور آج تک یہی سلسلہ قائم ہے اور چلا آرہا ہے اور مدارس کو ختم کرنے کی کوشش ہورہی ہے۔

مدارس کے تحفظ کے لئے مستقل کمیٹی بنانے کی ضرورت

اسلئے میری ایک تجویز ہے وہ یہ ہے جتنے دینی مدارس ہے جمعیت طلباء اور علماء کے مختلف ڈروں میں آپ بلا لحاظ عربی مدرسے کے طلباء کی ایک جمعیت تیار کرے اور اسکے بعد ہمیں وثوق کیساتھ کمیٹی تیار کرکے مشرف صاحب سے کہا جائے کہ ہمارے مدرسوں میں مداخلت نہ کرے آپ اپنا کام کرے ہم اپنا کام کریں گے آپ سے ہم کچھ نہیں مانگتے اگر کوئی دہشت گرد ہمارے مدرسے میں ہے آپ نشاندہی کرے ہم خود پکڑ کر دینگے لیکن یہ جو بدمعاشوں کی فوج کالجوں میں پیدا ہورہی ہے امتحانی سینٹر کے سربراہ کو قتل کیا جارہا ہے وہاں دہشت گردی نہیں اور یہاں دہشت گردی ہے؟ جی ہاں یہاں یقیناً دہشت گردی ہورہی ہے اور اس صورت میں ہورہی ہے اگر آپ اس گروپ میں شامل ہے جن کے بارے میں تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ اگر اللہ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں میں آپ موجود ہیں تو ہم آپ کیلئے ڈرانے والے ہیں آپ ہمارا کیا بگاڑ دینگے جنرل مشرف صاحب! آپ نے پہلے دن کہا تھا اتاترک کی آپ نے بات کی تھی دنیا میں سب سے بڑا بے ایمان اور نقصان پہنچانے والا آپ فوجی ہے آپکے پاس طاقت لیکن آپ کی طاقت اللہ کی طاقت کے سامنے کچھ بھی نہیں بہت بڑے بڑے فرعون گئے وہ گئے آپ بھی چلے جائیں گے ہم واضح طور پر کہتے ہیں کہ اگر آپ نے مدارس میں مداخلت بند نہیں کی تو تنگ آمد بجنگ آمد کے طرز کو ہم اپنائے گے ہم ہتھیار اٹھالیں گے اس کے لئے کہ مومن اگر مرجائے بھی کامیاب اگر زندہ رہے تب بھی کامیاب اسلئے کہ ہمارا مقصد اللہ کی رضا ہے جس میں زندگی اور موت دونوں ہی کامیابی ہی ہوتی ہے۔

آپس کے اختلافات کو ہوا نہ دینا

علماء کرام سے میری درخواست ہے کہ آپس کے اختلافات کو ہوا نہ دے خدا کیلئے اب ہم سیاسی طور پر کچھ نہیں کر سکتے ہماری سیاست یہی ہے کہ اپنے آپ کو تیار کرو افغانستان کی طرح انقلاب کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو اسکے سوا کوئی چارہ کار نہیں کسی الیکشن کے ساتھ نہ اسلام آسکتا ہے نہ آئیگا اور نہ قیامت تک کبھی اس سے پہلے آیا جہاد کے ذریعے سے، تبلیغ سے، دین آیا ہے انگریز کو افغانستان و ہندوستان سے جہاد کے ذریعے ان مدارس والوں نے نکالا آج بھی اس بات پر آپ لوگ اتفاق کریں انشاء اللہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے ایک صاحب نے کہا کہ یہ مولوی کہتے ہیں مگر کرتے کچھ نہیں تو میں درخواست کرونگا جو ہم کہتے انشاء اللہ جب وقت آیا ان مولویوں نے ان مسجدوں میں پلنے والوں نے خدا کی قسم وہ وہ کارنامے سرانجام دیے ہیں کہ دنیا خیرت زدہ ہے یہ دین بہت کچھ کرادیتا ہے یہ اندر جب لا إلہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ بس جائے تو کسی کے سامنے جھکنے نہیں دیتا انشاء اللہ ہم پورے طور پر قائدین کی حمایت کرتے ہیں اور انکے ساتھ ہیں اور یہ بات کر کے دیکھے بصورت دیگر پھر تنگ آمد بجنگ آمد کے قاعدے پر عمل کیا جائیگا ہم قائدین کو بھرپور تعاون کی یاددہانی کراتے ہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب

مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب

بانی جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی صدر

مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب

تعارف

قاری صاحب میرے ہمدم و ہم ذوق ایسے محبّ ومحبوب جن کی رفاقت میں مَیں نے نصف صدی کا سفر طے کیا، یہ خطبہ زیر تسوید وتبیض تھے اور میں صدق و وفا خلوص ومحبت کے اس طویل دور کو چند سطروں میں سمیٹنے سے اپنے آپ کو عاجز پا رہا تھا کہ وہ اچانک اپنی نا پائدار زندگی کا چراغ یکا یک گل کر گئے اور ہماری محافل زیست کی شمعیں بجھا کر چلے گئے۔ اس تعلق و یگانگت کیلئے راقم کے نام لکھے گئے ان خطوط کی ہر ہر سطر شاہد عدل ہے، یہ دوستی ہم عصر احباب و اقارب اور ہر شناسا کیلئے ایک قابل رشک نمونہ تو تھا ہی اجلہ اکابر بھی اسے مثالی قرار دیتے، اسیر مالٹا مولانا عزیر گل کا کاخیل علامہ سید محمد یوسف بنوری اور علامہ مولانا عبدالحق نافع گل کا کاخیل جیسے اساطین ثلثہ (احقر اور قاری سعید الرحمان اور مولانا عبداللہ کا کاخیل) آپس میں ان اصدقاء ثلثہ کے تعلق کو رشک آمیز نظروں سے دیکھتے اور تینوں کی دوستی کو جاہلی شاعر کے شعر ثلث الاثافی والدیار البلاقع کے ثلث الاثافی کا مصداق قرار دیتے تھے، اب اس چھولے کے دو پاؤں تو بکھر گئے اللہ کے علم میں ہے کہ تیسرا کب تک اجڑے ہوئے صحرائے عشق کی بادیہ پیائی میں حیران و سرگردان حیات فانی کے لمحات پورا کرے گا، آج تینوں کا تعلق ماضی کا ایک خواب اور افسانہ بن کر اور كَانْ لَمْ يَلْبَثُوٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ کا مصداق بن چکا ہے۔ گویا کبھی اکٹھے ہی نہ تھے متمم بن نویرۃ کا اپنے محبوب بھائی کے بارہ میں مرثیہ اس صورتحال کی تصویر کشی کر رہا ہے............

وکنا کندمانی جزیمة حقبةً من الدهرحتی قیل لن یتصدعا

فلما تفرقنا کانی وما لکاً لطول اجتماعٍ لم نبت لیلةً معا

اس تقارب ارواح وقلوب کو مرحوم قاری صاحب نے ایک مکتوب میں کسی عرب شاعر کے اس شعر میں اشارہ کیا ہے: ...... نحن الذا ن تقاربت اروا حنا من قبل خلق اللّٰہ طینة آدم

قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے صبر وضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے اور اکتفاء ان الفاظ پر کی کہ......

انا بفراقك يا سعيد لمحزونون

تغمدك اللّٰه يا سعيد الحبيب برضوانه ورحمته

اسلام کے قلعوں کیلئے ناسازگار حالات

مدارس کے خلاف خطرناک مہم

نحمدہٗ ونصلیٖ علیٰ رسولہٖ الکریم اما بعد! میں تو مولانا اسعد تھانوی صاحب سے اور دوسرے بزرگوں سے ذکر کر رہا تھا کہ اس وقت تقریروں کی کوئی ضرورت نہیں ویسے بھی گرمی آگئی ہے اور اتنی گرما گرمی کافی ہے تو وقت بھی کافی گزر چکا ہے اب جو اصل تجاویز ہیں ان کو سامنے لانا چاہیے اس وقت میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت مدارسِ دینیہ میں جو تحریک اٹھ رہی ہے جس طریقے سے انگریز نے ہندوستان میں اپنے اقتدار کے وقت مدارس اسلامیہ کے خلاف جو مہم چلائی تھی پھر اس کے بعد یہ برصغیر پاک و ہند تقسیم ہوا اس کے بعد چاہے یہ مہم ہندوستان میں ہو وہاں کی مقامی حکومتیں مدارس اسلامیہ کے خلاف جو کچھ کر چکی ہیں وہ آپ حضرات علمائے کرام سے تفصیلاً سن چکے ہیں۔

سب سے خطرناک بات

لیکن اس وقت جو سب سے خطرناک بات ہے جس کی طرف ہمیں اور آپ کو بڑے ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچنے کی ضرورت ہیں اس وقت صرف پاکستان یا اس کی حکومت یا جو موجودہ حکومت قائم ہے صرف یہی نہیں آج اس کی پشت پناہی میں امریکہ جیسے عفریت کی قوت اور طاقت ہیں یہ آج اپنی زبان نہیں بول رہے بلکہ یہ ان کی زبان بول رہے ہیں ہمیں اس وقت اپنے صفوں میں اتحاد و اتفاق قائم کر کے مدارس دینیہ کو بچانے کی جدوجہد کرنا ہوگا اس کو صرف اپنے ملک کے برسراقتدار طبقے سے ہی نہیں بلکہ جو بین الاقوامی سازشیں امریکہ، یورپ یا اس وقت روس جو دوبارہ اپنے آپ کو زندہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے ہمیں ان طاقتوں سے اپنے انداز سے نمٹنا ہے اس لئے ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا یہ کوئی سرسری سی بات نہیں آج جو بھی بات آتی ہیں لوگوں نے کہا بھی اور معلوم بھی ہے آپ کو گزشتہ حکومت کے سربراہ نواز شریف کا چھوٹا بھائی شہباز شریف جب وہ وہاں گیا اس نے واپس آ کر یہاں پر جو کچھ مدارس کے خلاف بات کی یا طالبان کے خلاف بات کی، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَہْزِءِیْنَ

اسلام کے یہ قلعے

اللہ تبارک وتعالیٰ کی غیرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے یہ قلعے ہیں ظاہر بات ہے کہ گزشتہ زمانوں میں جب دشمن کسی دشمن کے اوپر حملہ آور ہوتا تھا تو سب سے پہلے اس کے قلعے کو قبضہ کرتا تھا ان کو بھی معلوم ہے کہ مدارسِ دینیہ یہ اسلام کے قلعے ہیں جب تک ان قلعوں کو قابو نہ کیا جائے گا اس وقت تک ان کی کارکردگی صفر ہوگی اس لیے پاکستان ہی نہیں بین الاقوامی سطح پر اسلام کے خلاف جو قوتیں اور طاقتیں ہیں وہ آج مدارس دینیہ کے خلاف متحد ہو چکی ہیں آپ کو معلوم ہوگا آپ ابھی مجھ سے پہلے حضرات

ذکر فرما رہے تھے اس نئی تعلیم کے بارے میں آپ کو شاید معلوم ہوگا نواز شریف نے حکومت کے حصول میں اپنی انتخابی مہم میں بڑا پروپیگنڈا کیا کہ جب ہم برسر اقتدار آئینگے تو سکولوں میں قرآن کے ترجمہ کو جاری کرینگے لیکن شاید آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ جب وہ پالیسی بنی اور بیوروکریسی کے پاس گئی سیکٹریوں کے پاس گئی انہوں نے پورے ملک کے سکولوں کا اندازہ لگایا تا کہ اگر ایک ایک سکول میں بھی صرف ہائی سکول میں بھی ایک ٹیچر رکھیں گے ایک عالم کو رکھیں گے تو اس پر تو اربوں روپیہ خرچہ ہوگا اور جہاں اربوں روپیہ کی بات آئی تو اس ملک میں فحاشی کیلئے بے حیائی کیلئے کھیل کود کیلئے ابھی پچھلے دنوں کسی نے خبر دی کہ جناب! گلی گلی کوچے کوچے کرکٹ کے میدان بنائے جائیں تو قوم ترقی کرے گی جس ملک کا بجٹ ان چیزوں پر لگتا ہے تو وہ بیوروکریسینے کہا کہ قرآن کیلئے پیسے کہاں سے لائیں؟ منصوبہ فوراً بند کر دیا گیا ان سے مطالبہ یہ کریں کہ دینی مدارس کی آپ فکر نہ کریں دینی مدارس کی حفاظت کرنے والا اللہ ہے مدد دینے والا بھی اللہ ہے اور یہ عام مسلمان ہیں عام مسلمان جو ایک روپے کا چندہ بھی دیتا ہے اس کو حق ہے کہ ہر مدرسے کے آمدنی اور خرچ کے رجسٹر کو چیک کرے لیکن ان حکومتی اداروں کا کوئی حق نہیں میری تو یہ گزارش ہے اور یہ جو اعلامیہ آنے والا ہے اس میں بھی اگر اضافہ کریں کہ اگر حکومتی ادارے کا کوئی شخص بھی آپ کے پاس آئے اور کہے کہ آپ اپنا حساب کتاب پیش کریں میں تو سمجھتا ہوں کہ اس ادارے کی طرف سے اور اس اجتماع کے طرف سے یہ بات پاس ہو جانی چاہیے کہ کوئی بھی مدرسہ ان کو کوئی حساب پیش نہ کرے ان کا کوئی حق نہیں حق اس غریب آدمی کا ہے جو ایک روپیہ مدرسے کو چندہ دیتا ہے اس لئے اس موقع پر جو تجاویز آچکی ہیں ان پر صبح تفصیلاً بحث ہو چکی ہے۔

دینی مدارس کی ایک خاص برکت

ہمیں اس نازک وقت میں ملت اسلامیہ پر اور خصوصاً مدارس دینیہ پر اللہ کی ذات پر توکل اور اعتماد کرنا چاہیے دین آج جو قائم ہے وہ انہی مدارس کی وجہ سے قائم ہے ابھی ابھی ہم بعض ملکوں کے دورے پر گئے ہوئے تھے مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم ساتھ تھے آپ یقین فرمائیں کہ جب مسجدوں میں نماز پڑھنے جاتے تھے تو امام تازی تازی داڑھی مونڈ کر آتا تھا اور وہ نماز پڑھاتا تھا ہم سوچتے تھے کہ آج ہمارے ملک میں ایک داڑھی منڈہ مقتدی اس کے ساتھ بھی اگر داڑھی منڈہ امام محراب چلا جائے گا تو وہ بھی اس کو پیچھے سے کھینچ لے گا داڑھی منڈہ بھی یہ گوارہ نہیں کرتا کہ میں نماز داڑھی منڈے کے پیچھے پڑھوں یہ کردار مدارس دینیہ کا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس اجتماع کی برکت سے کوئی خیر و برکت والی بات نکالے انشاء اللہ امید ہے کہ یہ کتنا بڑا اجتماع اور میری گزارش یہ بھی ہوگی کہ جو چیزیں اس اجتماع میں پاس ہوں ان پر سختی سے عمل کیا جائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

خطاب
مولانا قاضی عبدالرشید صاحب

مولانا قاضی عبدالرشید صاحب

تعارف

وفاق المدارس پنجاب کے صوبائی مسئول، جامعہ فاروقیہ راولپنڈی کے بانی
ومہتمم وشیخ الحدیث۔ جمعیۃ اہل سنت کے رہنما

عصری نصاب میں تبدیلی کیوں نہیں؟

تمام دینی کاموں کا منبع ومحور دینی مدارس ہیں

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہٖ الکریم أما بعد !

قابل صدر اکرام وتکریم ! مجھ سے پہلے حضرات علمائے کرام اور اکابر اپنے خیالات کا اظہار فرما چکے ہیں اس وقت دنیا کی ساری کفریہ طاقتیں اس بات کو سمجھ چکی ہیں کہ دینی مدارس ہی ہماری راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں اور ساری دنیا میں جتنی دینی تحریکیں ہیں خواہ وہ جہاد کی صورت میں ہو یا تبلیغ کی صورت میں ان سب کا منبع ان سب کا محور ومرکز دینی مدارس ہیں لہذا وہ اپنی تمام قوت و طاقت کے ساتھ اس وقت میدان میں اتر چکے ہیں تا کہ دینی مدارس کے خلاف کاروائیاں کی جائیں اور مختلف طرح سے دینی مدارس کے خلاف آوازیں اٹھتی ہیں جن میں سے ایک آواز یہ ہے کہ دینی مدارس کے نصاب کو تبدیل کیا جائے اور ان کو ختم کرنے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔

عصری نصاب تعلیم میں تبدیلی کیوں نہیں؟

میں عرض کرتا ہوں کہ تمام سکولوں اور کالجوں کا نصاب جو لارڈ میکالے نے بنایا ہے تم اس نصاب کو تبدیل کرنے کیلئے تیار نہیں جو دس کلاس پڑھنے کے بعد ایک بچہ

انگریزی میں درخواست لکھنے کے قابل نہیں ہوتا بقول ہمارے ایک دوست کے کہ اس کی مثال ہے، شتر مرغ سے کہو کہ تم بوجھ اٹھاؤ تو کہتا ہے میں تو مرغ ہوں میں کیسے بوجھ اٹھاؤں جب اس سے کہو کہ اُڑ تو کہتا ہے میں تو شتر ہوں کیسے اُڑوں تو جب اس سے کہا جائے کہ انگریزی میں درخواست لکھ تو کہتا ہے کہ میں تو صرف میٹرو کلیٹ ہوں کیسے درخواست لکھوں جب اس سے کہا جائے کہ ہل چلاؤ تو کہتا ہے میں تو پڑھا لکھا ہوں میں کیسے ہل چلاؤں؟

تمہاری گھسی پٹی ڈگری کیلئے دس سال لگتے ہیں تم اس نصاب کو جب ایک کلرک بنانے کے قابل نہیں تو آپ اسکی تبدیلی کیلئے تیار نہیں ہوتو میں اس نصاب کو کیسے تبدیل کروں جو میرے رب نے آسمانوں سے نازل فرمایا ہے اور پھر یوں کہا جاتا ہے کہ ان کو تھوڑا سا کمپیوٹر پڑھاؤ ،ان کو تھوڑا سا الیکٹریشن بناؤ ،ان کو تھوڑا سا درزی بناؤ، ڈاکٹروں کو نہیں کہتے کہ ڈاکٹر تو انجینئرنگ پڑھاؤ میڈیکل والوں کو اردو ادب پڑھاؤ اور لاء والوں کو سائنس پڑھاؤ وہاں تو کہتے ہیں کہ ہمیں سپیشلسٹ چاہیے تو ہمیں بھی یہاں سپیشلسٹ چاہیے محقق کی ضرورت ہے اس لئے بجائے اس نصاب کو چھیڑنے کے تم وہاں اپنا نصاب ٹھیک کرو ان کی خبر لو جو اپنے پروفیسروں کی پتلونیں اتار دیتے ہیں ان کو تم انسان بناؤ دینی مدارس جس میں ادب ہے، جس میں تقویٰ ہے، جس میں احترام ہے جس میں اتباع سنت ہے ان کے نصاب کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں۔

دینی مدارس کے حوالے سے بیداری اور آگاہی

اس سلسلے میں جو اکابر حضرات کی آراء ہیں ان میں سے اتفاق کرتے ہوئے یہ بات عرض کرونگا کہ آج کے اس بھرپور اجلاس سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور صرف آمدند ورفتند نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے ایک ملکی سطح کی رابطہ

کمیٹی بنائی جائے اور یہ ملکی کمیٹی اور صوبائی کمیٹی مل کر ایک لائحہ عمل طے کرے ہر مسجد کے خطیب کی رہنمائی کرے اور اس کا پابند کرے کہ آپ نے جمعہ کے اندر کیا کہنا ہے اور اسی طریقے سے جو ہمارے قومی اخبارات ہیں یا ہمارے اپنے جو جرائد ہیں جیسے ضرب مومن ہے الہلال ہے دیگر اس طرح کی جو جرائد ہیں ان کے اندر ایسے مضامین دیئے جائیں عوام کو آگاہ کیا جائے کہ ان مدارس کا کردار کیا ہے اور مدارس کے ختم کر دینے کی صورت میں یعنی نقصان پہنچانے کی صورت میں اثرات کیا ہونگے؟ بخاری اور سمرقند کا حال انہیں بتایا جائے اور پھر یہی کمیٹی ہر خطیب کو بتائے کہ اس نے ہر جمعہ میں کیا کہنا ہے تا کہ پورے ملک کے ہر منبر سے ایک ہی آواز بلند ہو اور ایک انتظامی کمیٹی بھی تشکیل دی جائے جو ملکی قانون کے اندر دفعہ نمبر 22 اور دفعہ نمبر 121 جو کہ اسلامی دفعات ہیں ان دفعات کو لیکر قانونی ماہرین کے پاس جا کر رٹ دائر کرے اور کیس کیا جائے کہ ہمارے بنیادی حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے ایسے موقع پر جب دشمن مدراس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتا ہے تو ایسے حالات میں اتحاد اور اتفاق کی اشد ضرورت ہے اللہ رب العزت ہمیں اتحاد و اتفاق نصیب فرمائے اور صحیح رخ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا أن ألحمد للہ رب العالمین

خطاب

مولانا جاوید ابراہیم پراچہ صاحب

مولانا جاوید ابراہیم پراچہ صاحب

تعارف

جمیعۃ طلباء اسلام کے سابق مرکزی صدر، جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن پراچگان کوہاٹ کے سرپرست، مذہبی رہنما اور قومی اسمبلی کے رکن بھی رہے۔

دشمن کے عزائم اور منصوبوں سے واقفیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدارس کے مسئلہ کو غیر سیاسی بنانے کی جدوجہد

میرے قابل صد احترام صدر مجلس حضرت مولانا سمیع الحق صاحب محترم علماء کرام! وقت کی قلت کے باعث میری سب سے پہلی تجویز یہ ہوگی کہ برائے مہربانی آپ تحفظ مدارس کے اس مسئلے کو غیر سیاسی بنانے کیلئے ان جید اکابر علماء کی کمیٹی وفاق المدارس کیساتھ ملکر رابطہ کرتے ہوئے باقی مسالک کے وفاقوں کے ساتھ ملکر ایک ٹھوس لائحہ عمل مرتب کریں جہاں تک تعلق ہے امریکہ کی پالیسیوں کا حکومت کا تو یہ بات طے شدہ ہے جو بھی حکومت آئیگی تو لازماً یہ امریکیوں اور یہودیوں کی تابعدار حکومت ہوگی اور حکومتوں سے ویسے بھی اسلام اور تحفظ اسلام کی امید رکھنا اپنے آپ کو دھوکہ دینے والی بات ہے دشمن جس قوت کے ساتھ اور یہودی سرمایہ جس فراوانی کیساتھ یہاں دین اور دینی مدارس کے خلاف پھیل چکا ہے تو میری درخواست ہوگی کہ اسی قوت کیساتھ اپنے سوچ اور فکر اور سمجھ کو بروئے کار لاتے ہوئے اور جذبات کو پیچھے رکھ کر ہمیں بھی قائم کرنا چاہیے اور مقابلہ کرنا چاہیے یہ کوئی سیاسی جلسہ نہیں کہ جذبات میں آکر ہم باہر نعرے

لگاتے ہوئے نکلے اور بغیر سوچ وسمجھ کے اور دشمن کے عزائم کو معلوم کیے بغیر منصوبہ بندی کریں تاکہ ہم کسی اور ہاتھ نہ چڑھ جائیں۔

یہود انٹیلی جنس کی رپورٹ

یہودی انٹیلی جنس کی رپورٹ ہے جسکے بارے میں ہم نے قومی اسمبلی میں بھی ڈس کس کی ہے کہ پاکستان کے سو سے زائد مذہبی لیڈر و قائدین لاکھوں ڈالر یہودیوں سے وصول کرتے ہیں اور ایک لاہور کے نامی گرامی کا نام بھی انہی لوگوں میں شامل ہے شکر ہے کہ اس کا تعلق مسلک دیوبند سے نہیں اور اسکے جائیدادوں کا بھی نام ہے جہاں اتنے ڈالر خرچ ہورہے ہیں کیا وہاں پر علماء دیوبند کے ذمہ داریوں میں اضافہ ہوتا ہے یہ میں ان حالات میں مرزا طاہر نے آج سے ایک سال پہلے ڈنر کرتے وقت لندن سے یہ اعلان کیا تھا کہ مفتی محمود اور شاہ احمد نورانی وغیرہ جن کے بیان سے 1973ء کے آئین میں ہمیں کافر قرار دیا گیا تھا وہ 2000ء میں ختم ہوگا اور جس ملک نے ہمیں نکالا ہے وہ تو دو ہزار سے پہلے ہی ختم ہوگا۔

صوبہ سرحد نشانے پر کیوں؟

تو میری درخواست ہے کہ دشمن جس طرح بین الاقوامی قوت کیساتھ پہنچ چکا ہے اور جسکی ابتداء صوبہ سرحد سے ہوئی اب صوبہ سرحد کے اخبارات دیکھئے گذشتہ چار دن کے دوران صوبہ سرحد کا کوئی ضلع اور تحصیل ایسی نہیں ہے جہاں عوام نے، ڈاکٹرز نے، انجینئرز نے، تعلیمی اداروں نے نصاب تعلیم، دینیات اور ختم نبوت کے مسئلے پر جلوس نہ نکالا ہو اور کوئی قیادت نہیں ہے ورنہ جلوس نکال رہے ہیں علماء بھی جلوس نکل رہے ہیں اور طلباء بھی جلوس نکال رہے ہیں سرکاری لوگ بھی جلوس نکال رہے ہیں تو صوبہ سرحد کو اس لئے نشانہ بنایا جارہا ہے کہ طالبان کو اور انکے نظام کو خراب کرنے کیلئے انکے مراکز کو

نشانہ بنایا جاسکے میری ایک تجویز جو میں پہلے بھی دے چکا ہوں وہ یہ ہے کہ برائے مہربانی آج کے اس اجتماع کو سنجیدہ بنانے کیلئے اور جذبات اور اشتعال سے ہٹ کر وفاق کے تنظیم کو مضبوط بنانے کیلئے دشمن کے مقابلہ کرنے کیلئے کیونکہ ہمارے اپنے صفوں میں وفاق کو خراب و تباہ کرنے کی تجویزیں اور اس پر قبضہ کرنے کی خواہشات ابھر رہی ہے جہاں تک بات ہے کہ مدارس پر اڈیٹ ہوگا اور ان کے اندر مداخلت کی جائے گی یہ خواہش نہ بے نظیر کی پوری ہوئی نہ نواز شریف کی نہ مشرف کے باپ کی پوری ہوگی یہ بات ناممکن ہے اور وہ خود بھی جانتے ہیں لیکن بیرونی دنیا سے جون کے بجٹ سے پہلے ٹیکسز کے نظام اور سودی نظام کو تقویت دینے کیلئے اور جون کے بجٹ کو آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے مالیاتی اداروں سے جوڑانے کیلئے یہ تجویز رکھی گئی ہے کہ مدارس کے مائنڈ دیکھے جائیں اور دہشت گردی دیکھی جائے۔

عالم کفر کو مدارس سے خطرہ

یہی ایک مسئلہ کلنٹن نے یہاں چھیڑا ہے کہ افغانستان سے دہشت گردی کیسے ختم ہو اور مدرسے مولوی اور داڑھی سے کیسے جان چھوٹے گی میری درخواست ہے کہ جو یہ روحانی و نورانی شخصیات آئے ہیں حضرات! اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اور پاکستان کی سلامتی کیلئے دیکھیں کیونکہ یہودیوں نے نقشہ کے اندر 2002ء میں ہمارے ملک کو نکال دیا ہے جیسا کہ پڑھے لکھے لوگوں کے علم میں ہے تو میں مفتی زین العابدین صاحب اور مولانا سمیع الحق سے درخواست کرونگا کہ وہ دیگر حضرات کو بھی ساتھ لیکر کمیٹی بنائیں اور قوت کا مظاہرہ کریں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، فاضل حقانیہ

خلیفہ شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب

تعارف

مولانا عزیز الرحمان ہزاروی فاضل حقانیہ شیخ الحدیث کے خدام خاص ومقربین میں سے ہیں مولانا غلام غوث ہزارویؒ اوران جیسے اکابر کا خصوصی قرب حاصل رہا بعد میں حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کے فیض صحبت اور خلعت خلافت سے بھی سرفراز ہوئے اس وقت مشائخ میں شمار ہوتے ہیں، راولپنڈی میں دینی ادارے چلا رہے ہیں اور جذبۂ اظہارحق سے بے حد سرشار ہیں ان کے صاحبزادگان نے بھی حقانیہ ہی سے کسب فیض حاصل کیا۔

مکاتیب قرآنیہ کا جال بچھانا اور اتحاد امت

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہٖ الکریم وعلیٰ آلہٖ الطیبین الطاہرین الیٰ یوم الدین أمابعد أعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اللّٰھم صلیٰ علی سیدنا ومولانا محمدٍ نبی الا می وعلیٰ آلہٖ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا۔

حضرت شیخ الہند کی دو وصیتیں

معزز محترم حضرات علمائے کرام! میں اسی دارالعلوم کا ادنیٰ پڑھا ہوا ہوں اور میں دارالعلوم کی تعریف میں کچھ نہیں کہنا چاہتا نہ حضرت مکرم مخدوم حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم یہ دارالعلوم خود اپنی تعریف کروا رہا ہے چند باتیں آپ علمائے کرام سے ایک دو مشرف صاحب سے عرض کرنا چاہتا ہوں اللہ کرے ان کے نام سے پرویز کا نام ہٹ جائے اور صرف مشرف رہ جائے ان سے دو باتیں عرض کر دیتا ہوں وقت بھی تنگ ہے آپ سے تو حضرت شیخ الہندؒ کی وصیت کی یاد دہانی کراتا ہوں جب مالٹا سے حضرت شیخ الہندؒ رہا ہوئے تو حضرت نے دو وصیتیں تاکید سے فرمائی جو مطلوب ہیں

ایک یہ کہ مدراس دینیہ کو مکاتیب قرآنیہ کو عام کرو یہی سے عزم کریں کہ یہ مدرسے مٹانا چاہتے ہیں اور ہم مدارس اور زیادہ بڑھائینگے انشاء اللہ جگہ جگہ مدرسوں کا جال بچھادیں یہ بڑی ناکامی ہے ان کی انشاء اللہ۔

اتحاد کی ضرورت عصر حاضر کا تقاضا

دوسری درخواست حضرت نے اتحاد کی بات فرمائی تھی کہ انگریز کی سازش ہے لڑاؤ حکومت کرو اس کی سازشیں ناکام بناؤ میں اپنے ان بزرگوں سے درخواست کرونگا کہ ہم اپنے تھوڑے نہیں ہیں الحمد للہ علماء دیو بند ایک ایسی قوت ہے جس نے عملی طور پہ دنیا بھر کے کفار کو ہر محاذ پر اور ہر فتنے کو شکست دی ہیں الحمد اللہ اسکی ایک تاریخ ہے اس یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے تو سارے آپس میں اتحاد کرے کیونکہ اتحاد سے بڑی کوئی قوت نہیں اور اس کے لئے قربانی کریں، ایثار کریں ہر آدمی خادم بنے امیر المومنین ملا عمر مجاہد حفظہ اللہ کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ انہوں نے کبھی بھی اپنے آپ کو پیش نہیں کیا بلکہ وہ پیچھے بھاگتے رہے لیکن دوسروں نے زبردستی ان کو آگے کیا اور اللہ پاک کی تائید ان کے ساتھ ہیں اسی طرح ہم سارے مل کر باہم ایک ہو کر اتحاد کریں اور اس کا حتمی فیصلہ کریں خدانخواستہ وہ وقت نہ آجائے کہ ہم اتحاد کی بھی کوشش کریں اور پانی سر سے گزر چکا ہو دشمن کے، یہود و نصاریٰ کے منافقین کے ناپاک عزائم اب آشکارا ہو چکے ہیں اسی لیے اتحاد کی میری درخواست ہے اور اس سلسلے میں ہمارے مخدوم مکرم حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب جو ایک غیر متنازعہ شخصیت ہے ان سے بھی درخواست ہے کے وہ سرپرستی فرمائیں۔

دینی مدارس قیامت تک قائم رہیں گے

اور ایک بات حکومت سے مشرف صاحب سے کہنا چاہتا ہوں جنرل صاحب

آپ کو اللہ نے بچایا ہے بقول آپ کہ آپ کہ آپ فضا میں لٹکے ہوئے تھے چاہیے تھا کہ آپ اللہ کے دین کی حفاظت کرتے اور یہ سبق آپ اور آپ کے ساتھی بھول جائے کہ دینی مدارس کو مٹا دیا جائے گا دینی مدارس قیامت تک قائم رہینگے اور اسی طرح پھلے گے پھولے گے اور میں ان بزرگوں کو کہتا ہوں جو کارکن ہے آپ تنہا نہیں ہیں کہ آپ ہمیں حکم کرے کروڑوں مسلمان آپ کے ساتھ دین کے تحفظ کیلئے تیار ہیں وہ آپ کی آواز پر لبیک کہنے کو تیار ہیں یہ مارکیٹوں کی سودے بازی نہیں ہوگی یہ دین حق کی بات ہے اللہ کی قسم اپنی جانیں قربان کرینگے لیکن دین پر آنچ نہیں آنے دینگے نہ ناموس رسالت پر نہ مدارس پر قرآنی آیات تم تبدیل کرو مدارس کہ خلاف تم سازشیں کرو تم یہود و نصاری سے لڑو ادھر کا رخ کرو مدارس دینیہ کو مت چھیڑو یہ مدارس قائم رہینگے اللہ کی مدد آپ کے ساتھ ہے آپ سے درخواست ہے کہ ہم ہر طرح سے آپ کے خادم ہیں اللہ تعالیٰ آپکو مزید توفیق عطا فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

خطاب

حضرت مولانا عبدالرحیم نقشبندی، چکوال

جانشین شیخ وطریقت مولانا غلام حبیب نقشبندی

حضرت مولانا عبدالرحیم نقشبندی صاحب

تعارف

مولانا غلام حبیب نقشبندی مرحوم کے فرزند اپنے بھائی مولانا عبدالرحمان قاسمی مرحوم کی وفات کے بعد مسند نشین ہوئے، اپنے عظیم والد اور مخلص بھائی کی طرح ایک عرصہ تک جمعیۃ اور ناچیز کے ساتھ وابستگی قائم رکھی مگر ایم ایم اے (مجلس عمل) کے بعض ہائی جیکروں کے نرغے میں آکر ورثہ میں ملی جمعیۃ سے تعلق کو نباہ نہ سکے۔

اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہٖ الکریم أما بعد فأعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا وَ کُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ (ال عمران:۱۰۳)

ذاتی اختلافات کو بھلا کر یکجہتی کا مظاہرہ کرنا

میرے قابل صد احترام علمائے کرام و حاضرین مجلس! بالخصوص قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم لائق صد مبارک باد ہے اور آپ سب جنہوں نے اس نازک موقع پر ایک عظیم الشان اجتماع کو ہم سب کو ذریعہ ملاقات بنایا اللہ تعالیٰ علمائے کرام کو جزائے خیر نصیب فرمائے کہ انہوں نے اس نازک وقت پر حالات کو بھانپتے ہوئے یہاں تشریف لا کر ایک عظیم ذمہ داری ادا کی بہت سے

اکابرین تشریف فرما ہیں میں کوئی ایسی ضروری بات نہیں کرنا چاہتا علمائے کرام اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرما رہے ہیں میں تمام حضرات سے فقط اتنی اپیل کرتا ہوں کہ تمام حضرات اپنے ذاتی اختلافات بھلا کر اس نازک وقت میں یکجہتی کا مظاہرہ فرمائے اور جب بھی وقت اور موقع آئے وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح امت کی رہنمائی کا فریضہ ادا کرے مولائے کریم سے دعا ہے کہ ہمیں یکجہتی کے ساتھ، اتحاد کے ساتھ اس امت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق نصیب فرمائیں انشاء اللہ العزیز میرے اکابرین جو بھی حکم فرمائے گا انشاء اللہ عزیز ان کی تابعداری میں انشاء اللہ العزیز ہر قسم کی قربانی دینے میں پوری کوشش کی جائے گی اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ ہماری اس قیادت کو مزید بابرکت بنائے اور تمام مدارس دینیہ کی مدد فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

خطاب

مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب

مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب

تعارف

مولانا عبداللہ درخواستی کے کاموں کو اپنے بھائیوں مولانا شفیق الرحمان درخواستی اور مولانا سیف الرحمان درخواستی کے ساتھ جاری رکھنے میں مصروف ہیں تینوں ان کے بھانجے اوران کے علمی روحانی دعوتی کاموں کو بڑھارہے ہیں، جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور جیسا وقیع تعلیمی ادارہ بھی ان حضرات کے محنتوں کا نتیجہ ہے، اللھم زد فزد اپنے عظیم بزرگ مولانا درخواستی کے سیاسی مشن سے میرے ساتھ تعاون کرتے ہوئے جمعیت کے فلور سے وابستہ ہیں اور حال ہی میں پنجاب کے صوبائی امیر منتخب ہوئے ہیں۔(س)

رابطہ کمیٹی کی تشکیل اور اجلاسوں کا تسلسل

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین
وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین أما بعد !

ٹھوس رابطہ کمیٹی کی تشکیل

تجاویز اور بیانات کا سلسلہ ماشاء اللہ بہت طویل ہو چکا ہیں میری تجاویز بھی اسی سلسلہ میں یہ ہیں کہ ایک تو ٹھوس رابطہ کمیٹی تشکیل دی جائے اور دوسرا یہ کہ تمام مدارس کو با قاعدہ ہدایت نامہ جاری کیا جائے کہ اگر کسی بھی مدرسے میں مداخلت یا حساب کتاب لینے کے سلسلے میں طلباء کی معلومات میں یا کسی قسم کی بھی معلومات حکومت کو نہیں دینی چاہیے جب تک کمیٹی مستقل طور پر کوئی فیصلہ نہ کر لے اور وہ کمیٹی وفاق المدارس کے حضرات پر ہی مشتمل ہوگی اور ان کے ساتھ دوسرے بزرگ بھی دیئے جائینگے اور اس کے ساتھ ضلع بھر میں باضابطہ طور پر تحفظ مدارس دینیہ کے عنوان سے کانفرنسیں بھی منعقد کرانا بھی ضروری ہیں تا کہ عوام کے ساتھ ہمارا رابطہ ہو اور حالات سے آگاہ ہوں اور اس تسلسل کو باقی رکھا جائے تمام مکاتیب فکر سے رابطہ کریں قائد جمعیت سرپرستی فرمائیں

گے اور ہماری جماعت اور مدارس سے محبت رکھنے والے لوگ بھی اس بات کے منتظر ہوتے ہیں کہ مدارس کا جو مسئلہ ہوتا ہے اس کو علماء ذرا ہمیں سمجھائیں کہ حکومت کیا چاہتی ہے اور علمائے کا موقف کیا ہے اپنے موقف کو واضح کرنے کیلئے ضلعی سطح پر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دی جائے تاکہ وہاں پر علماء اور طلباء ملکر اس قسم کی کانفرنسیں منعقد کریں۔

اجلاسوں کا تسلسل بھی جاری رکھنا چاہیے

اور اس کے ساتھ جس طرح آپ بزرگوں نے کہا ہے کہ تسلسل کو باقی رکھا جائے آج کے اجلاس تک اس کو محدود نہ رکھا جائے بلکہ اس کوشش کو پوری حکمت عملی کیساتھ اور پورے جوش و جذبے کیساتھ بھی آگے چلانے کی کوشش کی جائے اور تمام مکاتب فکر کے لوگ بریلوی اور اہل الحدیث سے رابطہ کرنے کیلئے ٹھوس کمیٹی تشکیل دی جائے بس دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اور دوسرے اکابرین کی سرپرستی کی اشد ضرورت ہے پورے ملک کے مدارس کے اراکین آپ حضرات کے ساتھ ہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب

مولانا بشیر احمد شاد صاحب

مہتمم جامعہ محمودیہ چشتیاں بہاولنگر

مولانا بشیر احمد شاد صاحب

تعارف

مولانا بشیر احمد شاد ہماری جماعت کے باہمت سرگرم عمل رہنما اہم عہدوں پر فائز رہے،اس وقت صوبہ پنجاب کے امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جوش عمل کے ساتھ ولولہ انگیز خطابت سے بھی نوازا ہے، جمعیۃ (س) کے ابتدائے تاسیس سے استقامت کے ساتھ جماعت کے ساتھ کھڑے ہیں' اپنے شہر چشتیاں بہاولنگر میں جامعہ محمودیہ قائم کیا، چند سالوں سے دعوت وخطابت کے سلسلہ میں برطانیہ وغیرہ کا بھی دورہ کرتے ہیں۔

مدارس کا خاتمہ
حقیقت میں ایمان اور جہاد کا خاتمہ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم أما بعد فأعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اللّٰہ خیرحافظاً وھو ارحم الراحمین ۔

مدارس اسلامیہ کے خلاف مغرب کی سازش

قابل صد احترام صدر اجلاس اور معزز علمائے کرام ومشائخ عظام! دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں ایک بات حکومت سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور ایک بات آپ حضرات سے پہلی گزارش تو یہ ہے کہ جنرل مشرف صاحب! آپ اور آپ کے کابینہ کے ارکان کان کھول کر کے میری یہ گزارش سن لیں کہ مدارس عربیہ کا نام لیکر جو ایک تحریک اور ملک میں ایک سازش چلائی جا رہی ہے یہ حقیقت میں مدارس عربیہ کے خلاف نہیں بلکہ یہ پاک فوج کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔

مدارس کو ختم کرنا دراصل جہادی فوج کا خاتمہ ہے

یہودی لابی نے پاکستان میں یہ بات باور کرالی ہے کہ پاکستان کا وجود پاک فوج جیسے مضبوط ومقدس ادارے کی وجہ سے ہیں اور اس ادارے کو اس ملک سے کیسے ختم کیا جائے اس لیے مدارس عربیہ کو ختم کرنے کا منصوبہ بن رہا ہے کیونکہ پاک فوج کا (ماٹو) ہیں ایمان ،تقوی، جہاد فی سبیل اللہ اور یقین محکم اور ایمان تقویٰ جہاد فی سبیل اللہ اور یقین محکم کی تعلیم ان مدارس دینیہ میں دی جاتی ہے اگر مدارس ختم ہوگئے خدا نہ کرے اگر ان مدارس پر ہاتھ ڈال دیا گیا تو اس کا مقصد یہ کہ پاک فوج کا وجود اور اس کا ماٹو اس ملک سے ختم ہوئے جنرل مشرف! اگر یہ مدارس نہ رہے تو تیرے ایمان کا ماٹو ختم ہو جائے گا اگر یہ مدارس نہ رہے تو جہاد، یقین محکم کا موٹو ختم ہو جائے گا اگر یہ مدارس نہ رہے تو تقویٰ کا موٹو ختم ہو گا اس لیے جو علماء جمع ہو چکے ہیں ہم نے فیصلہ کرلیا ہے کہ مدارس کا تحفظ اس لیے ضروری ہیں کہ اس ملک کا تحفظ ان مدارس کے تحفظ پر موقوف ہیں اور جو آواز مدارس کے خلاف اٹھتی ہیں جیسے پاک فوج کے خلاف بات کرنے والا ملک کا غدار ہے اسی طرح مدارس دینیہ کے خلاف بات کرنے والا بھی ملک کا غدار ہے ہم نے اس ملک کے تحفظ کی قسم کھائی ہے اس لئے اگر یہ مدارس عربیہ موجود ہیں تو پاکستان موجود ہے خدانخواستہ مدارس عربیہ قائم نہ رہے تو پاکستان قائم نہیں رہ سکتا اور یہ دونوں لازم وملزوم ہیں اس لئے میرے عزیزو! ہم نے اس ملک کو بچانا ہے اور آیئے میدان عمل میں نکلیں۔

مدارس کے تحفظ کے لئے متحدہ پلیٹ فارم کی ضرورت

اور دوسری گزارش میری قائدین اور آپ حضرات سے یہ ہے کہ وہ مدارس

کے تحفظ کے لئے اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کریں جیسے آج کراچی سے لیکر گلگت کاغان، کشمیر تک کے علماء مشائخ یہاں جمع ہیں دوستو! میری آپ سے گزارش ہے کہ مولانا سمیع الحق صاحب یہ بھی حقانی ہے اور مولانا فضل الرحمان یہ بھی حقانی ہے دونوں حضرات نے مدارس دینیہ کیلئے اپنا اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے میری درخواست ہے کہ مدارس دینیہ کی تحفظ کی خاطر دونوں حقانی بزرگ ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر حکومت کو للکاریں انشاء اللہ پوری قوم متحد ہوگی اور فتح تمہارے قدم چومے گی میں ایک ہی بات کہونگا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مولانا سمیع الحق صاحب کی ان کاوشوں کو قبول کرتے ہوئے تمام دینی مدارس کو تمام فتنے وفساد سے محفوظ فرمائیں مولانا نے جو اجلاس بلایا یہ ان کی ذمہ داری تھی کیوں؟ اس لیے کہ وہ ہمارے قائد ہیں ہر اعتبار سے دین کے اعتبار سے بھی اور سیاست کے اعتبار سے قیادت ان کے ساتھ ہے اور اگر وہ نہ بلاتے تو کون بلاتا

مولانا سمیع الحق کی قیادت پر سب کا اعتماد

ملک کے چاروں کونوں سے علماء موجود ہیں مدرسین حضرات مہتمم حضرات ویسے بھی مہتممین حضرات ذرا نازک مزاج کے ہوتے ہیں لیکن کمال یہ ہے کہ ملک کے چاروں کونوں سے دور دراز کے علاقوں سے علماء کے نمائندے دینی مدارس کے نمائندے تمام کے تمام موجود ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہے پورے ملک کے علماء وطلباء مولانا سمیع الحق کی قیادت پر پورا پورا اعتماد کرتے ہیں اور ان کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔

وفاق کے صدر کی عدم موجودگی پر دکھ اور افسوس

لیکن مجھے ایک چیز کا دکھ بھی ہوا دکھ کی بات کہہ دوں ویسے لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑا گڑ بڑ کرتا ہے لیکن بات میں موقع پر کہہ ہی دیتا ہوں پنجابی زبان میں اکان ہیں

اردو تو مجھے آتی ہی نہیں ......

بارات بوئے تے
بوندے گلی دے وچ

یعنی بارات دلہن کیلئے آئی اور دلہن گلیوں میں اجلاس تحفظ دینی مدارس کیلئے ہے اجلاس تحفظ دینی مدارس کیلئے ملک بھر کے علماء شیخ الحدیث مہتمین حضرات سب موجود ہے کیا وجہ ہے کہ وفاق المدارس کا صدر اس اجلاس میں موجود نہیں وجہ کیا ہے؟ ارے! مدرس موجود، شیخ الحدیث موجود تمام اکابر موجود جو چل نہیں سکتے وہ وعلماء موجود، پیادہ چل کے آنے والے موجود، اپنے خرچے سے آنے والے موجود۔

ارے! وفاق المدارس کے صدر تو تو وفاق کے خرچ سے آتا تو نے تو ٹکٹ وفاق کے خرچے سے لیتا پھر کیوں نہیں آتا یہ سوال ہے یہ وفاق المدارس کی تنظیم یہ وفاق المدارس کی قیادت یہ وفاق المدارس کی کمیٹی پانچ چھے ماہ پہلے بھی میں نے خط لکھا تھا کہ مولوی سلیم اللہ خان صاحب قیادت کے قابل نہیں ایک اپنی بیماری کی وجہ سے اور دوسرا اپنی مصلحتوں کی وجہ سے اس کو وفاق المدارس کی قیادت سے ہٹایا جائے ملک کا اتنا بڑا نمائندہ اجلاس اور وفاق المدارس کا صدر موجود نہیں افسوس کی بات ہے میں اس پر افسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا ارے! میں پوچھتا ہوں اے وفاق المدارس والو! ہر مدرسے کے اندر ایسا دن خالی نہیں کہ ایجنسیاں فوج کی پولیس کینہ آتے ہو۔ اے وفاق والو! تم نے آج تک ہمارے لیے کوئی پالیسی ساز بیان جاری کیا طلباء کیلئے کوئی پالیسی ساز بیان دیا ہے وہ طلباء کے ناموں کی لسٹیں مانگتے ہیں ان کے ملکوں کے نام مانگتے ہیں ایک بھی پالیسی ساز بیان جاری نہیں کیا گیا۔

وفاق کی قیادت دلیر اور جرأت مند ہونی چاہیے

میری درخواست ہے سب علماء سے کہ حکومت کی کڑوی آنکھ دکھانے سے پہلے اپنے وفاق المدارس کی اصلاح کرو مضبوط قیادت لاؤ دلیر قیادت لاؤ شجاعت والی قیادت لاؤ اور ایک غلطی پاکستان کے اندر جو کہ ہم خود اس مدرسے والے انگریزی میں بڑی تقریریں کریں بڑی تقریریں صاحب! انگریز کی یہ سازش ناکام یہ سازش ناکام لیکن میں آپ سے عرض کروں گا۔

کہ ایک انگریز نے سازش چلائی تھی کہ دین علیحدہ سیاست علیحدہ نظام اسلام علیحدہ نظام حکومت علیحدہ تو کیا اس کا شکار ہم نہیں ہوئے ہم نے کہا کہ اس سیاست کو دین سے علیحدہ رکھو سیاست کو دینی مدارس سے علیحدہ رکھو کیا ہم نے خود اس فرق کو قائم نہیں کیا کہ سیاست والے مدارس میں نہ آئیں تو بتاؤ نفاذ اسلام کیسے ہوگا آج سیاست کا دور ہے تو آج میں تمام مدارس سے کہنا چاہتا ہوں کہ آج جو معیار ہم نے قائم رکھا ہوا ہے وفاق کے عہدہ دار ایسے ہوں کہ وزیر نے بلایا تھا جاننے والے علماء موجود ہیں کہ آپ آیئے! میں آپ سے ملاقات کرتا ہوں ڈیڑھ دو گھنٹے باہر بٹھائے رکھا جی وزیر صاحب کب آئینگے جی وزیر صاحب کب آئینگے وفد پہنچا ہوا ہے بلایا وزیر داخلہ نے ہے گئے اپنے پیسوں سے ہیں کیا اگر مولانا سمیع الحق صاحب ہوتے اور اگر مولانا فضل الرحمٰن ہوتے اور وزیر داخلہ کے ساتھ ملاقات کرنے کیلئے جاتے تو مجال تھی کہ پانچ منٹ بھی انتظار کرواتا اس کی طاقت تھی مولانا سمیع الحق ہوتا۔

دو بھائیوں کا اتحاد علماء سرحد کی ذمہ داری

سرحد کے علماء ہو، سندھ کے علماء ہوں، پنجاب کے علماء ہوں، بلوچستان کے علماء ہوں عملاً ہم آپ کے زیر سایہ ہیں پورے پاکستان کی قیادت سرحد والوں کے پاس ہے

کچھ حصے کی قیادت مولانا سمیع الحق صاحب کے پاس ہے اور کچھ حصے کی قیادت مولانا فضل الرحمٰن کے پاس ہے آپ سے گزارش کرونگا صوبہ سرحد کے علماء حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور شیخ ، استاد ، والد کی جگہ پر آپ کے تابع ہیں لیکن اللہ کیلئے سرحد کے اکابرین اُٹھو اور ان دونوں بھائیوں کی ملاقات کروادو تا کہ اتنی قوت آجائے کہ سارے باطل ہماری ایک ہی آواز سے دَب جائیں یہ سرحد کے علماء کی ذمہ داری ہے کہ اتحاد کروائیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

مولانا مفتی محی الدین صاحب

جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی

مولانا مفتی محی الدین صاحب

تعارف

مہتمم جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی، مجلس صوت الاسلام کے بانی

اپنی اصلاح کی ضرورت

مولانا سمیع الحق کی مساعی جمیلہ

خطبہ مسنونہ کے بعد! میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا سمیع الحق کی ان مساعی کو قبول فرمائیں اور دینی مدارس کو ان تمام سازشوں سے محفوظ فرمائے مولانا نے یہ اجلاس جو بلایا یہ ان کی ذمہ داری تھی کیونکہ وہ قائد ہیں، ہر اعتبار سے قائد ہیں دین کی قیادت ان کے پاس ہے سیاست کی قیادت ان کے پاس ہے ایسی مشکلات میں یہ اجلاس نہ بلاتے تو اور کون بلاتا یہ مولانا سمیع الحق کا اجلاس جس میں ملک کے چاروں کونوں سے علماء موجود ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان بھر کے دینی مدارس کے علماء اور خطباء کو مولانا سمیع الحق کی قیادت پر پورا اعتماد ہے۔

وفاق کی اصلاح

ایک بات افسوسناک ہے کہ اجلاس دینی مدارس کا ہے لیکن وفاق المدارس کا صدر موجود نہیں ہے دوسری بات یہ کہ ہر روز ایجنسیوں کے لوگ مدرسوں میں جاتے ہیں وفاق والوں نے کوئی نوٹس لیا ہے؟ طلباء کے لئے کوئی پالیسی ساز بیان جاری نہیں کیا

ہے آخر کیوں؟ میں علماء سے درخواست کروں گا کہ سب سے پہلے وفاق کی اصلاح کریں پھر حکومت کا مقابلہ کریں۔

سیاست اور دینی مدارس

تیسری بات آپ علماء سے سنتے ہیں کہ انگریز نے یہ سازش کی کہ سیاست دین سے الگ کر دیا اور لوگوں کے اذہان میں یہ بات ڈال دی کہ دین اور سیاست دو الگ الگ چیزیں ہیں لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا ہم اس سازش کے شکار نہیں ہوئے ہم جو کہتے ہیں کہ دینی مدارس کو سیاست سے علیحدہ رکھو مدارس کے لوگ سیاست میں نہ جائیں اور سیاسی لوگ مدارس میں نہ آئیں بتاؤ ایسے حالات میں اسلامی نظام کیسے نافذ ہوگا آج سیاست کا دور ہے سیاسی قوت کا دور ہے میں تمام مدارس کے ذمہ داران سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس پالیسی کو ترک کر دیں۔

خطاب

شیخ الحدیث مولانا

حمد اللہ جان ڈاگئی صاحب

شیخ الحدیث مولانا حمد اللہ جان صاحب

تعارف

بقیہ السلف نمونہ اکابر مولانا حمد اللہ جان شیخ الحدیث ڈاگئی مدرسہ تا حال اللہ نے طویل زندگی خدمت دین کیلئے دی ہے میری جماعت کی اول تا آخر سرپرستی فرمارہے ہیں سینئر نائب امیر صوبہ اور دیگر عہدوں پر فائز ہیں طالبان و جہاد افغانستان میں بڑا مقام تھا، طالبان کی حکومت قائم ہوگئی تو امیر المو منین ملا محمد عمر کی خواہش پر افغانستان کے شہر کابل میں تدریس حدیث کا کام سنبھالا اور ردِّ بدعات یا تعبیر عقائد میں سلف صالحین کے روایات وتعبیرات پر سختی سے کاربند رہے اور دوسرے مکتب فکر سے محاز آرائی رہی (س)

دوسروں کا سہارا بنو تماشائی نہیں

الحمد للّٰہ و کفیٰ و الصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ أما بعد فأعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:۹)

آغاز سخن

محترم علماء وطلباء اور مسلمان بھائیو! یہ موجودہ اجتماع، موجودہ کانفرنس مولانا سمیع الحق صاحب کی دعوت پر ہم اور آپ سب یہاں آئے ہیں دینی مدارس کے تحفظ کے بارے میں اس کے متعلق آپ کے سامنے کئی مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا یہ کافی ہے۔

حصول علم کا مقصد عمل ہی ہے

علم حاصل کرنے کا مقصد عمل ہے امام شافعیؒ کو اپنے استادؒ نے کہا تھا یا شافعی اجعل العلم ملحاً و عملك دقيقاً کہ علم کو نمک کی طرح کرو اور عمل کو آٹے کی طرح علم کم اور عمل کو زیادہ کرو جیسے آٹا زیادہ اور نمک کم ہوتا ہیں کسی فارسی شاعر نے کہا ہے......

در رہے منزل لیلیٰ کہ خطرها است بجان
شرط اوّل قدم آنست کہ مجنوں باشی

لیلیٰ کہ راستے میں بہت خطرے ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ تم کو مجنوں بننا پڑے گا۔

اتفاق میں برکت اور لذت ہے

اس معاملے میں ہمیں مختلف قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن ان مشکلات کو حل کرنے کیلئے ہم سب کا اتفاق ضروری ہوگا......

زِ اتفاق مگس شہد می شود پیدا
خدا چہ لذت شیریں در اتفاق نہاد

شہد کی مکھیوں کے اتفاق سے شہد پیدا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اتفاق میں بہترین لذت رکھا ہیں لیکن یہ یاد رکھیں ہم یہ حکومت سے بھی کہتے ہیں کہ علماء اور طلباء کو مت چھیڑو لحوم العلماء سموم من شمها يمرض ومن أكلها يموت

علماء کے گوشت زہر ہیں اگر کوئی سونگ لے تو بیمار پڑ جائے گا اور کھالے تو مر جائے گا چاہے کچھ وقت گزرنے کے بعد ہو من جرّب المجرب حلت بهما الندامه

علماء اور طلباء کو نہ چھیڑو!

آپ دیکھ لیں گزشتہ حکومت (نواز شریف کی حکومت) کو دس منٹ پہلے ملک کا حوالدار اور دس منٹ بعد قیدی اور پھر کہا کہ یہ کیا تھا تو یہ طلباء کی بد دعاؤں کا اثر تھا عبدالرحمٰن باباؒ فرماتے ہیں کہ......

پہ آزار د چا راضا مہ شہ رحمانہ
آزار نہ چا بازار موندلے نہ دے

وہ بد دعائیں ان کے پیچھے لگی اور اس نے اپنے باپ کی نصیحت کو بھی نہیں مانا

تھا کہ فوج کو مت چھیڑو ہم بھی کہتے ہیں کہ طلباء اور علماء کو مت چھیڑو اس سے بڑے نقصان پڑ جائیں گے بڑے بڑے خطرات پیدا ہو جائینگے تو میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا تھا کہ یہ چیز مفت نہیں ملتی بلکہ اس کیلئے محنت کرنی پڑے گی قربانی دینا پڑے گی۔

دوسروں کا سہارا بنو

افغانستان سے ایک فارسی گو شخص ہمارے ملک آیا ہوا تھا تو دیکھا کہ لوگوں نے ایک شخص کو گھیر رکھا تھا اور اس کو مار رہے تھے کیونکہ اس نے مٹھائی چرائی تھی ہمارے ہاں لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ جب چور کو پکڑتے ہیں تو اس کا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کر کے اور ڈھول والے کو ڈھول دے دیتے ہیں اور بچوں کو پیچھے لگا لیتے ہیں اور آوازیں نکالتے ہیں چور! چور! اس نے جب یہ تماشا دیکھا اور اپنے وطن واپس لوٹ گیا تو کہا کہ وہاں تو ہر چیز مفت ملتی ہے۔

گدھے کی سواری مفت ڈھول بجانا مفت

تو ہم بھی یہاں اتفاق کریں گے اتحاد ہوگا ہمارے درمیان ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کریں گے یہ نہیں کہ ایک مدرسے پر مصیبت آن پڑی اور دوسرے دیکھتے رہیں گے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی کوئی شخص ساحل پر کھڑے ہو کر ڈوبنے والے شخص کو دیکھ کر ہنستا ہے تو اس کو ہنسنا نہیں چاہیے اس وجہ سے میں آپ سے عرض کر رہا تھا کہ اکابر ان قراردادوں کو پیش کریں اور تمام مدارس میں بھجوایا جائے اور ان قراردادوں کی خلاف ورزی کوئی بھی نہیں کرے گا انشاء اللہ یہ آپ کی کامیابی ہوگی۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

الوداعی خطبہ

از

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب

اضیاف کرام کا تشکر

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہٖ الکریم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حق میزبانی ادا نہ کر سکنے کی معذرت

معزز اکابر، مشائخ عزام! میں اپنی گزارشات ابتداء میں خطبہ استقبالیہ کے شکل میں پیش کر چکا تھا میں صرف اس لئے کھڑا ہوا ہوں تا کہ آپ سب حضرات کا شکریہ ادا کروں کہ آپ حضرات نے نہایت سکون سے اور اطمینان سے پوری کاروائی میں حصہ لیا اور ایسے اکابرین جو عرصہ سے ضعف اور بیماری کی وجہ سے تقریباً صاحب فراش تھے انہوں نے بھی اس موضوع کی اہمیت کو محسوس کیا اور اس گنہگار ناچیز کی دعوت پر یہاں پر تشریف لائے اور اس مجلس کی روحانی برکات کو بڑھایا یہاں حقیقت یہ ہے کہ آپ کے شایان شان انتظام نہیں کیا جا سکا اور بعض وقت بدنظمی بھی پیدا ہو جاتی ہے اور ہماری پوری کوشش تھی کہ آپ حضرات کو دال ساگ میسر کرایا جائے پھر بھی بعض حضرات کو انتظار کرنا پڑا اور بعض حضرات ایسے ہیں جن کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقع دیا جاتا اور ہم ان سے مستفید ہوتے کیونکہ صورتحال آپ کے سامنے تھی کہ تقریباً 1000 یا 900 کے قریب علماء موجود ہیں اور ہم نے کوشش کی کہ نمائندگی اکابرین کو دی

جائے لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے بعض ایسے مشائخ کو بیان کا موقع نہیں دے سکے
چاہیے تو یہ تھا کہ ہم ان کے فیض سے سیراب ہو جاتے اور جو حضرات نہیں آسکے یا ان
سے رابطہ نہ ہوسکا تو ہماری کوشش یہ رہے گی کہ ان کو بھی اس ساری کوشش میں شریک کیا
جاسکے ان سے بھی کہیں کہ وہ اس کمیٹی کیلئے ہمیں جتنے نام دے سکیں دے دیں اور اگر وہ
چاہیں اور ساتھی ذمہ داری سنبھالیں تو میں خلوص دل کے ساتھ اور انتہائی محبت کیساتھ
دینا چاہوں گا کیونکہ اس مشن میں کسی قسم کی تفریق وغیرہ نہیں ہو۔

اس جدوجہد میں سب کو شرکت کی دعوت

میں ابھی سے اعلان کرتا ہوں کہ ہم اس جدوجہد میں مولانا فضل الرحمٰن اور ان
کے ساتھیوں کے ساتھ ان کے شانہ بشانہ بلکہ ان کے پیچھے ان کی قیادت میں جانے کیلئے
تیار ہیں اس لئے میری بھی خواہش تھی کہ یہ جنگ اکیلے نہیں لڑی جاسکتی بلکہ اس میں ملک
کے تمام مکاتب فکر اور ملک کے دیگر لوگوں کے ساتھ لے کر چلنا ہوگا مسئلہ دارالعلوم کا ہے
دینی مدارس کا ہے اور دشمن کی نظر میں بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث کے درمیان کوئی تفریق
و امتیاز نہیں حقیقت تو ایک ہے کیونکہ جو بھی مدارس ہیں وہ سب اس فتنے کے زد میں آئینگے
کشتی ڈوبتی ہے تو کوئی نہیں بچتا تو میں ان کی بھی خدمت میں کہنا چاہوں گا کہ یہ آواز
متفقہ طور پر پہنچ جائے دشمنان اسلام کو کہ اس مسئلہ میں ہمارے درمیان کوئی سیاست اور
کوئی سیاسی تعصب اور کوئی مسلک و مکتب کا امتیاز نہیں ہے مدارس کے تحفظ کے بارے
میں ہم سب ایک ہیں تو انشاء اللہ پہلے بھی جب ہم نے آغاز کیا تھا۔

جہادی عمل کا جہادی مرکز حقانیہ سے آغاز نیک شگون

بینظیر کے زمانے میں لاہور میں تو تمام مکاتب فکر کو بلایا تھا حضرت مولانا
مفتی محمد حسین نعیمی مرحوم کے مدرسہ میں دو ڈھائی ہزار علماء جمع ہوئے تھے اور اس مرتبہ

مشورہ یہ تھا کہ کام کے ابتداً میں اپنی مسلک دیو بندی علماء کو اکٹھا کر کے شروع کیا جائے تو انشاء اللہ یہ ایک نیک آغاز ہے اور دارالعلوم حقانیہ میں آپ کا جمع ہونا ایک نیک شگون ہے کہ یہ ایک جہادی عمل و شغل کے طور پر اس کام کا آغاز ہوگا اور انشاء اللہ اللہ تعالیٰ ہمیں منزل تک پہنچائے گا اپنا تحفظ ضروری ہے جہاد کا تحفظ ضروری ہے افغانستان کا تحفظ ضروری ہے طالبان افغانستان کا اور اسلامی نظام کا اس وقت پاور ہاؤس ہیں مدارس اور اگر پاور ہاؤس گرا دیے جائے تو سارا نظام ٹھنڈا پڑ جائے گا، اگر ہم اس کو جہاد سمجھے تو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں میں ایک بار پھر آپ سے معذرت چاہتا ہوں کہ ہم ہر گز آپ کی خدمت نہ کر سکے ہمارے دارالعلوم کے طلباء بیچارے بڑے مخلص ہیں اور وہ دو دنوں سے لگے ہوئے تھے کہ آپ کے آرام میں کوئی کسر نہ ہو لیکن وہ بھی آپ کے بچے ہیں طالب علم ہیں تو آپ درگزر فرمائیں یہ ہمارا مشترکہ ایک گھر ہے اور اس میں الحمد للہ بڑی تعداد ایسے علماء کی ہے جو حقانیہ کے فارغ التحصیل ہیں تو اپنے مادر علمی میں آکر سب کو راحت محسوس ہوئی ہوگی۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

تحفظ دینی مدارس کانفرنس
کا متفقہ اعلامیہ اور قراردادیں

منعقدہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ

متفقہ اعلامیہ اور قراردادیں

نحمدہٗ تبارك و تعالیٰ ونصلی علی رسولہ الكريم وعلیٰ آلہ
واصحابہ اجمعين

دینی مدارس میں مداخلت پر گہری تشویش

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں ملک بھر کے دینی مدارس کے نمائندگان کا یہ بھرپور اجتماع، دینی مدارس کے بارے میں بین الاقوامی سیکولر لابیوں اور میڈیا کی مسلسل منفی اور کردار کشی پر مبنی رپورٹوں کے پس منظر میں حکومت پاکستان کے طرف سے دینی مدارس کے نصاب و نظام کی اصلاح اور انہیں اجتماعی دھارے میں لانے کے خوشنما عنوان کے ساتھ دینی مدارس کے معاملات میں ان کی مداخلت کے مبینہ اعلانات کو گہری تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس پر شدید اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان قومی حلقوں اور رائے عامہ کو اس سلسلے میں چند فوری حقائق کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے۔

دینی مدارس کے خلاف عالمی استعمار کا منفی رویہ

دینی مدارس کا یہ نظام، برطانوی استعمار کے ہاتھوں برصغیر پاکستان، بھارت

اور بنگلہ دیش میں مسلم اقتدار کے خاتمہ اور 1857ء کے جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد اس خطہ میں دینی علوم کا تحفظ، اسلامی تہذیب وتمدن کی بقاء اور ماضی کے سانحہ مسلمانوں کا فکری وعملی رشتہ قائم کرنے کی غرض سے چند مخلصین اور اہل اللہ کی کوششوں سے وجود میں آیا تھا اور ان مدارس نے کسی قسم کی سرکاری سرپرستی اور امداد کو قبول کئے بغیر باہمی تعاون اور رضا کارانہ مشن کی بنیاد پر عام مسلمانوں کی امداد کے ساتھ اپنے مقاصد کی طرف ایسی کامیاب پیش رفت کی ہے کہ آج پوری دینائے کفر بھی برصغیر کے جنوبی ایشیاء کے دینی مدارس کے اس کردار پر تلملا رہی ہے اور عالمی استعمار ان مدراس کے ہاتھوں اپنی عبرت ناک تہذیبی وثقافتی شکست پر بدحواس ہوکر ان مدارس کے آزادانہ کردار اور جداگانہ تعلیمی تشخص کے خاتمہ کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔

ایمان وعقیدہ کے تحفظ میں مدارس کا کردار

ان مدارس دینیہ نے نہ صرف یہ کے عام مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کا تحفظ کیا ہے بلکہ معاشرہ میں مسجد ومدرسہ کے وجود کے تسلسل کو قائم رکھا ہے اور ارتداد والحاد کے فکری حملوں کا مقابلہ کیا ہے اسلامی طرز معاشرت وتہذیب وتمدن کو اپنی اصلی شکل میں نئی نسل تک منتقل کیا ہے مغرب کے سیکولر فلسفہ کا راستہ روکا ہے مسلمانوں کی آزادی فکر اور آزادی کردار کی پشت پناہی کی ہے جنوبی ایشیاء میں برطانوی استعمار اور وسطیٰ ایشیاء میں روسی استعمار کے خلاف ناقابل شکست جنگی مورچے کا کردار ادا کیا ہے اور مغربی ایشیاء میں امریکی استعمار کو اپنے فوجی تسلط، وحشیانہ معاشی استحصال کو برقرار رکھنے میں سب سے زیادہ خطرہ انہی مدارس سے ہے حتیٰ کے اس خطہ میں دینی مدارس کے اس فیضان، دنیا کے ہر خطہ کے مسلمانوں کو پہنچا ہے دنیا بھر میں اسلامی عقائد واعمال تہذیب وثقافت اور اسلام کے اجتماعی معاشرتی کردار کے جو مظاہر ایک بار پھر ابھرتے ہوئے نظر

آرہے ہیں تو ان کے پیچھے جنوبی ایشیاء بالخصوص پاکستان کے ان دینی مدارس کا ڈیڑھ سو سالہ کردار واضح طور پر جھلکتا دکھائی دے رہا ہے۔

جہاد افغانستان میں مدارس دینیہ کا کردار

جہاد افغانستان میں ان مدارس کے لاکھوں فیض یاب علماء وطلباء کے قربانی کے نتیجہ میں سوویت کی عظیم قوت، ریت کی دیوار کی طرح بکھر کر رہ گئی اور نہ صرف یہ کہ افغانستان کو آزادی نصیب ہوئی بلکہ وسطی ایشیاء کی مسلمان ریاستوں اور دوسری مسیحی ریاستوں کو بھی آزادی حاصل ہوئی، امریکہ کو اپنے روایتی حریف کے مقابلہ میں فتح حاصل ہوئی مشرقی یورپ کو روسی تسلط سے نجات ملی، جرمنی ایک بار پھر متحد ہوا، پاکستان کی شمالی مغربی سرحد ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوگئی اور یہ بھی ان دینی مدارس کے طلباء و علماء کے خون کا صدقہ ہیں کہ یورپ کے ممالک آج ریاست ہائے متحدہ یورپ کی عملی شکل کو اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں جس کا تصور وہ کبھی خواب میں بھی اپنے ذہنوں میں نہیں لا پاتے تھے لیکن یہ بھی دنیا کی پوری تاریخ نے احسان فراموشی اور نمک حرامی کا سب سے بڑا مظاہرہ ہیں کہ افغان مجاہدین اور دینی مدارس کے طلباء و علماء کی قربانیوں کے ثمرات سے جھولیاں بھرنے والے لوگ، انہی علماء وطلباء ومجاہدین کے خون کے پیاسے بنے ہوئے ہیں اوران کے خلاف گھناؤنی سازشوں میں مصروف ہو گئے ہیں۔

دینی مدارس کا جداگانہ تعلیمی تشخص اور حکومت کا رویہ

دینی مدارس کا یہ آزادنہ نظام اور جداگانہ تعلیمی تشخص اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سابقہ حکومتوں کو بھی کھٹکتا رہا ہے اور کم وبیش ہر حکومت کے دور میں یہ کوشش ہوتی رہی ہے کہ ان مدارس کے جداگانہ نظام کو ختم کر کے ان کو ریاستی کنٹرول میں لایا جائے اور مدارس کے معیار کو بہتر بنانے اور انہیں اجتماعی دھارے میں شامل کرنے کے خوشنما

نعرے کے ساتھ ان کو ان کے امتیازی کردار سے محروم کر دیا جائے لیکن ہر دور میں دینی مدارس نے متحد ہو کر ایسی ہر کوشش کو ناکام بنایا ہے اور آج جب کہ امریکہ اور دیگر بین الاقوامی قوتوں کے اشارے پر دینی مدارس کے گرد سازشوں کا ایک نیا حصار قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور حکومت پاکستان کے ذمہ دار حضرات نے دینی مدارس کے نظام کے متعلق الٹے سیدھے بیانات دینے شروع کر دیئے ہیں ایک بار پھر یہ ضروری ہو گیا ہے کہ دینی مدارس اپنے موقف کو برقرار رکھنے کیلئے متحدہ ہو جائیں اور دینی مدارس کے آزادانہ نظام اور جداگانہ دینی تشخص کے خلاف ہر سازش کو ناکام بنادیں دینی مدارس کے نظام میں مداخلت کے جواز اور ان کے آزادانہ کردار کو ریاستی کنٹرول میں لانے کے بہانے کے طور پر جن امور کا تذکرہ کیا جاتا ہے ان میں سے کوئی مسئلہ بھی نیا نہیں ہے ان مسائل پر حکومت اور مدارس کے مابین بیسیوں بار گفت وشنید ہو چکی ہے اور مدارس نے کبھی کسی جائز بات کو قبول کرنے سے انکار نہیں کیا اور نہ ہی اب کسی جائز اور معقول بات کو قبول کرنے سے ان کو انکار ہے۔

فیصلہ کن قراردادیں

لیکن اس سلسلہ میں ہم اس اصولی اور فیصلہ کن موقف کا ذکر کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

۱) دینی مدارس کے جداگانہ تعلیمی تشخص کے خلاف کوئی بات قبول نہیں کی جائے گی۔

۲) دینی مدارس کے آزادنہ کردار و نظام پر کسی قسم کی کوئی پابندی برداشت نہیں کی جائے گی۔

۳) سیکولر ریاستی مشنری اور اداروں کی کسی ڈکٹیشن کو قبول نہیں کیا جائیگا دینی مدارس کی حسابات کی جانچ پڑتال کا مسئلہ ہو نصاب و نظام کی اصلاح یا

اس کی بہتری کا مسئلہ ہو یا غیر ملکی طلبہ کی تعلیم اور ان کے داخلہ کا معاملہ ہو ہم دینی مدارس کے دینی تشخص اور آزادانہ نظام اور ریاستی اداروں کی عدم مداخلت کے تین بنیادی اصولوں کے دائرے میں رہتے ہوئے کسی بھی حلقہ کی ہر جائز تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن ان تین بنیادی اصولوں میں سے کسی ایک کی نفی ہمارے نزدیک دینی مدارس کی تاریخی کردار سے دستبرداری کے مترادف ہے جس کے لئے ہم کسی بھی صورت میں تیار نہیں ہیں۔

حکومتی اعلانات کا استرداد

ان حقائق کی روشنی میں دینی مدارس کے ارکان کا یہ منظم اجتماع مدارس کے بارے میں حکومتی عہدہ داروں کے حالیہ اعلانات کو قطعی طور پر مسترد کرنے کا اعلان کرتا ہے اور اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہے کہ اگر حکومت نے ناعاقبت اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دینی مدارس کے معاملات میں دخل اندازی کی کوشش کی تو اسے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا اس کے ساتھ ہی یہ اجتماع تمام دینی مکاتب فکر کی دینی مدارس کے ذمہ دار حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ میں مکمل یکجہتی اور اتحاد کا مظاہرہ کریں۔

رابطہ کمیٹی اور ان کے اراکین

لہٰذا تمام دینی مکاتب فکر حضرات سے رابطہ قائم کرنے کیلئے ایک رابطہ کمیٹی بنائی جارہی ہے جس کے درجہ ذیل کنوینز اور اراکین ہونگے۔

کنوینر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ممبر صوبہ سرحد سے قاضی عبداللطیف صاحب، حضرت مولانا حمد اللہ صاحب (ڈاگئی) پنجاب سے حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مولانا فضل رحیم صاحب اور مولانا زاہد الراشدی صاحب گوجرانوالہ سے سندھ

سے حضرت مولانا زرولی خان صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب ، بلوچستان سے رضا کاکڑ صاحب مولانا عبدالغنی صاحب چمن، شمالی علاقہ جات سے قاضی نثار احمد صاحب، راولپنڈی اسلام آباد سے مولانا اشرف علی صاحب، مولانا قاری سعید الرحمان صاحب، آزاد کشمیر سے مولانا محمد یوسف خان صاحب یہ کمیٹی تمام دینی مکاتب فکر کے دینی مدارس کے ذمہ دار حضرات سے ملاقات کر کے انہیں مشترکہ موقف اور حکمت عملی کے ساتھ ساتھ تمام دینی مدارس کے مشترکہ تحفظ دینی مدارس قومی کنونشن کی راہ ہموار کرے گی تاکہ دینی مدارس کے تشخص اور نظام و آزادی کے خلاف اس نئی سازش کو ناکام بنایا جاسکے یہ اجتماع دینی مدارس کی تمام وفاقوں کے سربراہ حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ وہ فوری طور مل بیٹھ کر ملک بھر کے دینی مدارس کے کارکنوں اور مذہبی اداروں کی راہنمائی کا بروقت فریضہ سرانجام دیں اور مدارس کے خلاف اس عالمی سازش کا نوٹس لیتے ہوئے اس کے بارے میں واضح اور دوٹوک پالیسی کا اعلان کرے یہ اعلامیہ تو دینی مدراس کے حوالے سے تھا۔

دینی اور آئینی ذمہ داریوں کی طرف حکومت کو متنبہ کرنا

اس کے ساتھ ساتھ یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان کو اس کے آئینی و دینی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہوئے اس کے اس افسوس ناک طرز عمل پر احتجاج کرتا ہے کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے ضروری اقدامات کرنے کی بجائے حکومت نے پہلے سے نافذ شدہ اسلامی اصلاحات کو غیر مؤثر بنانا شروع کر دیا مثلاً

(۱) دستور پاکستان کی معطلی کے بعد دستور کی اسلامی دفعات بالخصوص عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی شقوں کے بارے میں ابہام کی فضاء قائم ہو چکی ہے اور دینی حلقوں کے مسلسل مطالبہ کے باوجود چیف

اس بارے میں کوئی بھی Chief Exuective ایگزیکٹو وضاحت کرنے سے گریز کر رہے ہیں

(۲) سود کے بارے میں سپریم کورٹ کے واضح فیصلہ کے باوجود ملک کے سودی نظام کے خاتمہ کیلئے حکومت کوئی بھی کوشش نہیں کر رہی

(۳) توہین رسالت پر موت کی سزا کے قانون کے نفاذ کے طریقہ کار میں تبدیل کا اعلان کر کے، اس قانون کو غیر مؤثر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے

(۴) خواتین کے حقوق، خلع اور دیگر حوالوں سے نکاح و طلاق اور وراثت کے اسلامی قوانین میں رد و بدل کر کے ایک اسلامی ملک کے مسلمانوں کے پرسنل لاء کو ختم کیا جا رہا ہے

(۵) ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور ثقافتی پروگراموں کے ذریعہ حکومتی عہدہ داروں کی سرپرستی میں فحاشی اور بے حیائی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

(۶) حکومتی حلقوں کے علم میں اور ان سرپرستی میں جوا کے غیر شرعی کاروبار ہر سطح پر مسلسل فروغ ہو رہا ہے اور حکومت اس کی روک تھام کرنے کے بجائے اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے

(۷) قادیانیوں کی کھلم کھلا سرپرستی کی جا رہی ہے اور قادیانیوں اور NGOs کے کارندے حکومتی صفوں میں اپنی کیمپس گاہیں قائم کر چکا ہے حال ہی میں چناب نگر میں مسلمانوں کی ایک مسجد کو شہید کر کے اس کا ملبہ غائب کر دیا گیا ہے

(۸) ملک کے تعلیمی اداروں میں اسلامیات کو مسلسل کم کیا جا رہا ہے حتیٰ کہ حکومت اسکولوں میں ناظرہ قرآن کریم کی ذمہ داری قبول کرنے سے بھی انکاری ہے صوبہ سرحد کے مختلف حلقوں سے یہ احتجاج عوامی سطح پر سامنے آچکا ہے کہ اسکولوں کے نصاب کی متعدد کتابوں میں قرآن کریم کی آیات کی واضح تحریف کی گئی ہے اور یہی تحریف شدہ نصاب طلباء کو پڑھایا جا رہا ہے

(۹) مجوزہ ضلعی حکومتوں اور بلدیاتی اداروں میں خواتین کو مردوں کے مساوی نمائندگی دینے کا اعلان کر کے اسلامی تشخص کو مجروح کیا جا رہا ہے حتیٰ کہ یہ مساوی نمائندگی دنیا کے کسی ملک میں حتیٰ کہ امریکہ اور یورپ میں بھی حاصل نہیں ہے

ان حالات میں یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک کے حالات بہتر بنانے اور قومی نظام کی اصلاح کیلئے بین الاقوامی ملکوں اور سیکولر ایجنڈے پر عمل کرنے کے بجائے اسلامی ایجنڈے اور آزاد مقاصد اور دستور کے تقاضوں پر عمل کرنے کا اہتمام کرے ورنہ ملک کے دینی حلقوں کے لیے اس کی پالیسی کو زیادہ دیر تک گوارا کرنا مشکل ہو جائے گا۔

وفاق المدارس العربیہ اور
کراچی کے جید علماء کرام کی دارالعلوم آمد

وفاق المدارس العربیہ اور کراچی کے جید علماء کرام کی دارالعلوم آمد اور طلباء سے خطاب

۲۷۔اپریل ۲۰۰۹ء کی رات کو کراچی کے جید علماء کرام کا ایک وفد شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے بغرض ملاقات جامعہ دارالعلوم حقانیہ پہنچا، وفد کا بنیادی مقصد ملک کے نامساعد حالات خصوصاً سرحد اور سوات میں فسادات کے سدباب کیلئے غوروخوص کرنا تھا، وفد کی قیادت استاذ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب' صدر وفاق المدارس اور مفتی اعظم مولانا محمد رفیع عثمانی صدر دارالعلوم کراچی کررہے تھے، دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث ایوان شریعت (ہال) میں ایک مختصر مگر پرنور اجتماع منعقد ہوا، تمام شیوخ و اکابر سٹیج پر جلوہ گر تھے، ان میں نوجوان عالم دین جرأت و شجاعت کے پیکر مولانا عدنان کاکاخیل بھی موجود تھے، جنہوں نے سابق صدر جنرل مشرف کے منہ پر کلمہ حق کہہ کر اپنے عظیم خاندان کی روایات کو برقرار رکھا، طلباء کرام نے مہمان علماء کرام کے قیمتی جواہر پاروں سے استفادہ کیا اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ نے اجازت حدیث بھی مرحمت فرمائی، ذیل میں ان علماء کرام کی مختصر مگر جامع اور پُرمغز ارشادات افادہ عام کی خاطر شامل خطبات کیا جارہا ہے۔

دارالعلوم حقانیہ کے لئے ایک تاریخی دن

خطبہ استقبالیہ از شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ العالی

حقانیہ میں جبال العلم کی آمد

حمد وثناء کے بعد: میں طلباء کرام اور اساتذہ کرام جامعہ حقانیہ کی طرف سے ان تمام علماء کرام اور مشائخ عظام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے بے پناہ عوارض و مشکلات کے باوجود ہمیں اپنی ملاقات سے مشرف فرمایا، عزیز طلباء کرام! آج یہ دارالعلوم حقانیہ کیلئے ایک تاریخی دن ہے کہ یہاں ایسے اہل اللہ کا اجتماع ہورہا ہے جو اپنی اپنی جگہ پر جبال العلم اور نابغہ روزگار ہیں، یہ مہمان اکابر ایک عظیم مقصد کیلئے تشریف لائے ہیں کہ سوات اور اس کے متعلقہ علاقوں میں نظام عدل اور امن کیسے برقرار رہے؟ کیونکہ حالات حاضرہ ان الدین بداء غریباً وان الدین سیعود کما بدأ (شرح مشکل الآثار: ح ٦٨٩) کا مصداق اتم ہیں، ستم بالائے ستم یہ کہ بعض نام نہاد عاشقان رسول بھی حکومتی ہتھکنڈوں میں پھنس چکے ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ نفاذ اسلام تمام مذہبی جماعتوں کا ایک مشترکہ فیصلہ ہے۔

علماء کرام کی اصلاحی کوششیں شیخ الہندؒ کی مشن کی تکمیل

لہٰذا شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ' حضرت مولانا اسفندیار خان صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی رفیع عثانی صاحب مدظلہ اور دیگر علماء کرام کی تشریف آوری اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ سوات میں نہ طالبانائزیشن ہے نہ دہشت گردی بلکہ وہاں کے لوگوں کو ایک حق کے نظام کا نفاذ مطلوب ہے، ان حضرات کا ایسے کٹھن حالات میں سوات جانا اور یہاں آنا ہمارے اور آپ کیلئے ایک درس عبرت ہے کہ معاشرے میں جب کبھی بگاڑ پیدا ہو تو علماء حق اس کی اصلاح کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ لہٰذا ان حضرات کی یہ جدوجہد شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ کے مشن کی یاد تازہ کرتی ہے، شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب، والد مکرم حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے خصوصی شاگرد رشید ہیں، حضرت والد محترم آپ سے انتہائی محبت کرتے تھے، مولانا سلیم اللہ خان صاحب انتہائی بڑھاپے اور بیماری کی حالت میں تشریف لائے ہیں، اللہ تعالیٰ ان حضرات کی جدوجہد و مشقت کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

دارالعلوم حقانیہ سے علمی وقلبی تعلق

خطاب: شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حضرت الشیخ سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ نے طلباء کرام کی دیرینہ آرزوں کی تکمیل فرماتے ہوئے ان کو اجازت حدیث سے سرفراز فرمایا، حدیث شریف کی عبارت سننے کے بعد فرمایا:

جامعہ حقانیہ دیوبند کی روایات کا امین

عزیز سامعین! حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ نے دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ دارالعلوم حقانیہ دیوبند ثانی ہے، ان کا یہ فرمانا بالکل بجا ہے، اپنی خدمات، روایات اور طلباء کی تعداد کے لحاظ سے دارالعلوم حقانیہ حقیقت میں آج پاکستان میں دیوبند ثانی کی روایات زندہ کئے ہوئے ہے۔ اس سے ہمارا علمی اور قلبی تعلق ہے۔ حضرت مولانا عبدالحقؒ میرے استاد ہیں۔

اجازت حدیث

میں حدیث شریف کی تشریح نہیں کرتا البتہ چند باتیں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں، عزیز طلبا کرام! میں آپ سب کو صحاح ستہ کی تمام روایات کی اجازت دیتا ہوں، میں نے سندِ حدیث کی اجازت اور احادیث پڑھنے کی سعادت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے حاصل کی تھی، لیکن یاد رکھو! شرط یہ ہے کہ اس سند کی لاج رکھو اور ہر ایسے کام سے اجتناب کرو جو ہمارے اکابر کے دامن پر دھبہ نہ بنے، اللہ تعالیٰ آپ حضرات کا شرح صدر فرمائیں اور دینی فتوحات کا دروازہ کھول دے۔ آمین

مدرسے کا سب سے قیمتی اثاثہ

طلبہ اور اساتذہ

خطاب: مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہٗ
مہتمم دارالعلوم کراچی

حقانیہ سے گہری وابستگی وتعلق

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد ۔ عزیز حاضرین کرام!

جامعہ حقانیہ میں بندہ کی کوئی نئی آمد نہیں بلکہ عنفوان شباب سے یہاں آنے کا تعلق ہے۔البتہ اس دفعہ بہت طویل عرصے کے بعد آنا ہوا دارالعلوم حقانیہ کا پرانا نقشہ جدید بلند وبالا تعمیرات کی وجہ سے تبدیل ہو چکا ہے ماشاء اللہ نئی نئی تعمیرات وجود میں آئی ہیں، لیکن عزیز طالبعلمو! مدرسے کیلئے سب سے قیمتی اثاثہ طلباء اور اساتذہ ہیں البتہ اگر اللہ تعالیٰ تعمیرات بھی عطا فرمائیں تو یہ اس کی مہربانی ہے۔

طلباء کے درمیان جینا اور مرنا

عزیزو! میں خود ایک طالب علم ہوں اسلئے طلباء کے درمیان بیٹھتے ہوئے مزہ آتا ہے اوران سے باتیں کرنے میں لذت محسوس کرتا ہوں، لہٰذا اگر گفتگو کا سلسلہ شروع کروں تو آپ حضرات سننے سے اکتا جائیں گے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں طالب علم بنائیں، میرے والد ماجد مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع ؒ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ ''میرا جینا بھی طلباء کرام کے ساتھ ہو اور میرا مرنا بھی'' دراصل یہ دعا ماخوذ ہے دعا نبوی ﷺ سے، اس لئے کہ ایک حدیث شریف میں رسول ﷺ کی یہ دعا منقول ہے: اللھم أحینی مسکینا وأمتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین. یہ طلباء کا مجمع بھی مساکین کا مجمع ہے اور حدیث شریف میں اس کا اولین مصداق یہی طلبا کرام ہیں۔

علمی پختگی، قوت مطالعہ اور استعداد

عزیز طالب علمو! یہ طالب علمی کسی مخصوص زمانے تک محدود نہیں ہیں بلکہ طلب علم من المھد الی اللحد یعنی رسمی فراغت سے کوئی عالم، فاضل یا علامہ نہیں بنتا بقول حضرت شاہ صاحبؒ (کشمیری) کہ اصل چیز علم کی پختگی، قوت مطالعہ اور استعداد ہے۔ جب یہ چیز حاصل ہو جائے تو پھر درساً درساً پڑھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ امین۔

حقانیہ نصف صدی کی جدوجہد کا نتیجہ

خطاب: پیرطریقت حضرت مولانا اسفندیار صاحب مدظلہ
مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ دارالخیر کراچی

مرکز علم وعرفان

محترم طالب علمو! آپ اور ہم جو چمنستان علم جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں دیکھ رہے ہیں یہ کوئی راتوں رات نہیں بنا بلکہ اس کی آبادی وآبیاری میں ایک شیخ کبیر، ولی کامل حضرت مولانا عبدالحقؒ کی شب بیداری اور اللہ کے حضور میں گریہ وزاری شامل ہے یہ مرکز علم وعرفان جامعہ حقانیہ نصف صدی سے زائد جہد مسلسل اور عمل پیہم کا نتیجہ ہے۔

ہم سب کا مادر علمی

عزیز طالبعلموں! یہ جامعہ مولانا سمیع الحق صاحب کا کوئی ذاتی اثاثہ نہیں بلکہ یہ ہم سب کی مادر علمی ہے اس کی اینٹ اینٹ کی حفاظت ہمارا اولین فریضہ ہے، عزیز طالب علمو! میری مخلصانہ نصیحت آپ سب کو یہ ہے کہ راتوں کو اٹھ کر تہجد پڑھ لیا کریں امن وامان اور جامعہ ہذا کی بقا اور سالمیت کیلئے دعائیں مانگا کریں، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

طلب علم انتخاب الٰہی

خطاب: حضرت مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر

ایک منتخب جماعت

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا: میرے معزز طلباء کرام! اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو علوم نبوت کیلئے منتخب کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے کیونکہ یہی وہ فرقہ اور جماعت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے امتیازی طور پر مذکورہ آیت میں ذکر کیا ہے اور اس انتخاب میں ہمارا ذاتی کوئی کمال نہیں جس طرح کہ ایک خادم کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے مقرر کرتا ہے تو خادم کو بادشاہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ بادشاہ کی خدمت کو ہر ایک باعث عزت گردانتا ہے اب بادشاہ کا تمام لوگوں سے صرف نظر کر کے اس کا انتخاب کرنا یقیناً خادم پر احسان ہے۔

صحابہ کرام اور حصول علم

سوا لاکھ کو صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی ہر ہر ادا کو محفوظ کیا، ابو ہریرہؓ نے

دنیاوی معاملات کو خیر باد کہہ کر اپنے آپ کو اس لئے وقف کردیا تھا اور ہر ہر حدیث کا حفظ شروع کردیا' دوسرے صحابہ تو دوسرے کاموں میں بھی مصروف رہتے تھے لیکن واما ابوھریرۃ رضی اللّٰہ فھو ملصق بباب رسول اللّٰہ ﷺ اسی وجہ سے ابوہریرہؓ کو علوم نبویہ میں ایک امتیازی شان حاصل ہوگئی تھی۔

ابوہریرہؓ اور حصول علم میں ان کا امتیازی شان

آپ خود سوچئے درجہ اول کی احادیث کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہیں، صرف ابوہریرہؓ سے ۵۳۷۴ احادیث مروی ہیں، علامہ سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ ''جب میں نے سیرت الرسول ﷺ پر احادیث کو دیکھنا شروع کیا تو ایسا محسوس ہوا کہ سوا لاکھ صحابہ انسان نہیں بلکہ ویڈیو کیمرے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ہر ہر ادا کو محفوظ کردیا اور یہ صحابہ ایسے طالب علم نہیں تھے کہ زبان رسول سے کوئی جملہ نکلا ہو اور انہوں نے محفوظ نہ کیا ہو۔''

شاید صحابہ کرامؓ کو ایسا خراج تحسین کسی نے پیش نہ کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین۔

حصول علم میں انتھک محنت کی ضرورت

خطاب: شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب
جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

حقانیہ سے علمی ربط و تعلق

میرے محترم اور عزیز طالب علموں! جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو دیکھ کر اور آپ حضرات کی زیارت کر کے میری خوشی کی انتہا نہ رہی، ویسے بھی دارالعلوم حقانیہ کیساتھ میری ایک گونہ علمی تعلق ہے کیونکہ یہاں کے سابق استاذ صدر المدرسین متکلم وقت حضرت مولانا عبدالحلیم صاحبؒ یہاں میرے مشفق استاذ تھے۔

حصول علم میں ہر وقت لگے رہنا

عزیز طلباء! حصول علم میں کوئی بھی موقع فروگزاشت نہ کریں کیونکہ عجم کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اگر علم ثریا پر ہوتو یہ اہل عجم اس کو وہاں سے بھی حاصل کرلیں گے۔ اسلئے اس ارشاد پاک کا مصداق بننے کیلئے حصول علم میں انتھک محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

گلستان علم کی نگہبانی

عزیزو! جس گلستان علم میں تم پل رہے ہو اس کے ایک ایک درخت ایک ایک شاخ اور پتے کی نگہبانی تمہاری ذمہ داری ہے کیونکہ تم ہی اس باغیچے کے پھول اور ثمرہ ہو، اسلئے خوب محنت کر کے اس سے فائدہ اٹھاؤ خشک اور خراب درخت نہ بنو جس کو باغبان جڑ سے اکھاڑ کر پھینکتا ہے، کیونکہ اس پر کوئی ثمرہ مرتب نہیں ہوتا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں اس باغ میں علم و عرفان کے چشمے جاری کئے ہیں، خدانخواستہ ہم آوارہ گرد ثابت ہوئے اور وقت کی قدر و قیمت نہیں کی، خطرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس نعمت عظیمہ سے محروم نہ فرمائے۔

جنت میں اجتماع کی دعا

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ خدا تعالیٰ جنت میں ہم کو اکٹھا فرمائے جس طرح یہاں جمع کیا ہے کیونکہ ہماری یہاں تو ملاقات ہوگئی لیکن کچھ وقت بعد پھر فراق آجائے گا' البتہ اصل اجتماع جنت کا ہے پھر وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فراق نہیں اس لئے اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو جنت کی دائمی نعمتوں سے محروم نہ کرے اور ہم سب کو وہاں اکٹھا فرمائے۔

جامعہ حقانیہ میں ایمانی حلاوت

خطاب: حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب مدظلہ
جامعہ فاروقیہ کراچی

آغاز سخن

عزیز طلباء کرام! ہم یہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی زیارت کی غرض سے آئے ہیں، طلباء کا اتنا بڑا اجتماع دیکھ کر خوش اور حیران ہوا ہوں، یقیناً یہ ایسی مجلس سے ہے جس سے لوگوں کے ایمان کی طراوت اور روح کو بالیدگی ملتی ہے۔

آمد کے اہم مقاصد

ان اکابر علماء کا صوبہ سرحد آنا دو اہم مقاصد کی بنیاد پر تھا، ایک یہ کہ ایم کیو ایم کے سوات میں نظام عدل کے متعلق اعتراضات کا دفعیہ کیا جائے اور دوسری یہ کہ مولانا صوفی محمد سے ملاقات کر کے وہاں کے نظام عدل کا جائزہ لیں۔

محترم سامعین کرام! یہ مملکت خداداد پاکستان بڑی کوششوں اور قربانیوں کے بعد ہمیں

ملا ہے، لیکن افسوس! کہ ساٹھ سال گزرنے کے باوجود بھی ہم نے کوئی خاطر خواہ ترقی نہیں کی، جلسوں، جلوسوں، ہڑتالوں اور زندہ باد مردہ باد کے نعروں نے ہماری سیاست کو آلودہ کیا نظام حکومت بھی برباد ہوا اور تعلیم کا بھی خاتمہ ہوا، یہ تو اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ یہ علماء طلباء اور دینی مدارس موجود ہیں، آپ حضرات کی ذمہ داری ہے کہ اس مملکت کی حفاظت کریں اور عادلانہ نظام کو کامیاب کرنے کے لئے کوشش کریں ورنہ قیامت کے دن میں ہم سے باز پرس ہوگی۔

تقویٰ، ورع اور جدوجہد

عزیز طلباء! باطل حیران ہے کہ ہم کتنی مخالفت کرتے ہیں لیکن اتنی شدید مخالفت کے باوجود بھی مدارس رو بہ ترقی ہیں، لیکن ان کو سمجھ نہیں جب علماء طلباء میں یہ تقویٰ اور ورع ہو اور اپنی جدوجہد کرتے رہیں تو دنیا کی کوئی طاقت مدارس کی ترقی میں رخنہ نہیں ڈال سکتی بلکہ دن بدن ان کی ترقیات میں اضافہ ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

نفاذ اسلام کا آغاز اپنی ذات سے

خطاب: حضرت مولانا مفتی محمد صاحب مدظلہ
جامعۃ الرشید کراچی

طلبہ کی قربانی رنگ لائے گی

عزیز طلباء! ان تمام بیانات کو سن کر یقین ہو گیا کہ جب تک مدارس اور علماء طلباء موجود ہوں گے، تو باطل کبھی بھی اپنی ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہوں گے، اوران طلباء کی قربانی ایک دن رنگ لائے گی جس سے اسلامی نظام کا مکمل نفاذ ہوگا ان شاء اللہ۔

ملک کی اینٹ اینٹ سے محبت

عزیزو! ہم سب کو اس ملک کی ایک ایک اینٹ سے اتنی محبت ہے جس طرح دین کے ایک ایک نقطے سے، لہٰذا ہم کو ایسے رویے اور بیان سے اجتناب کرنا ہوگا جس سے اس ملک کے مخالفین کو نقصان پہنچانے کا موقع ملے، کیونکہ جب یہ ملک ہوگا تب اس پر اسلامی نظام کا نفاذ ہوگا، جب مملکت نہ رہے تو نفاذ کس چیز پر ہوگی......؟

علم صرف معلومات نہیں

عزیز طلباء! علم صرف معلومات کی حد تک نہ ہو بلکہ اس پر عمل کیا جائے کیونکہ علم نور ہے اور گناہ ظلمت، نور آئے گا تو ظلمت نہیں رہے گی اگر خدانخواستہ ظلمت آئے گی تو نور نہیں رہے گا، اس لئے بدرویہ سے، ترش لہجہ سے، بداخلاقی اور اکابر کی بے احترامی سے اجتناب کرنا ہوگا، لہٰذا کوشش یہ کرنی چاہیے کہ پہلے اپنے جسم میں اسلام نافذ کرکے دنیا کو دکھادیں کہ ہم اپنے دعویٰ میں صادق ہیں پھر تمام دنیا میں اسلامی نظام کی حقانیت کا ثبوت دیں گے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ امین

ضبط وترتیب: ضیاء الرحمٰن حقانی متعلم دورہ حدیث جامعہ ہذا
ماہنامہ الحق مئی ۲۰۰۹ء